

چھوٹی کی چادر

ریاضی مہاجر

کلکٹر وارثی

شتوتی بینہ جمل
منظوم سوانح عربی

حاجی وارث علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

منصنف

فقیر بیدم شاہ وارثی اشاوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الْحُكْمُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ

(ریاض مطہر)

گلزارِ سهمِ وارثت کوہ

(تدریغِ بُز و از)

مصنف:

قیریم شاہ وارث اڈاوی

شائع کردہ

خورشید بکھڑ پو ایمی ہاؤں متصل ڈاکخانہ این آباد

لکھنوہا

طبوعہ دستانی بکھڑ پو آنسٹ ٹیویرن لکھنؤ

۱۹۹۱ء

حضرت سید نصیر الدین
 معروف بیان بالکارچہ
 اللہ عزیز کی جانب سے
 کب وارثہ کی ہے
 سمجھنے کا وہیں تھیں اگر جو
 کہ ایک سنبھلہ یوں
 کرواتے ہیں ایسے دھت کیے
 کامل درجہ عالم با حصل
 والی صور جوہر اعلیٰ
 ملکہ حضرت علامہ
 حافظہ مسیحہ اللہ
 طہ سے ہیں لکھ لیار
 صور کو اپس سے لے کا
 سراویں
 ہے کام وارثت پاک علام
 بولار مظہر اللہ ذکرہ کیے
 حکم ہو کا کیاں کام کو
 کوئی داریں ایسے جلت
 سوچ کر کیے توہین
 حکم مرشد کا ارتکاب نہ
 کرے اگر کوئی میں
 شخص ہے کیسے کیجے اس
 نے ہیں دوں لفڑیں مانیں
 مل لیجیے تاکہ ہے
 جھوٹ بول ہیں علام کا
 کام علاوہ کرنا ہے بعض
 مرشد کیے حکم کی
 تعصیل کرنا ہے ناکہ
 معزیف اور وادا والیں وصول
 کرنا

مردیہ میریاں سب
 دارشیف ہے حکم مرشد کی
 اشاع لازم ہے جھوٹ
 ہولیے اور وادا والیں سے ہے
 بیز کرس شکرہ



حضرت سید نصیر الدین علام مسیحہ اللہ طہ علیہ السلام



معرضہ مختصر

ختم کل بھائی و ختم

لئے احمد جبران حبیر کر رکھا است لم
و پورہ دی پیغمبیر مخدیں سے کالم
سال میں ختم شد و ایش خدم
و فتح القدر محبوب اپنی افقر

مشکل تر ایجاد کے پڑھتے پڑھتے پڑھتے طریق پر مبارکہ اکامیاں بیان
خداوت پڑھتے پڑھتے کوہاں پر افسوس کوہاں ہون کر دلی بیان تو دشمنوں نے پڑھتے
روات پڑھو اپنے کو تکمیل کر دیتے ہیں اور اون تکمیل شادی کو جو مدد را کہ مدد اور قیمت
پڑھو اپنے دشمنوں کے بیان سے ایجاد کر کے عقول اسی کو کام عمدی کوہاں تو تکمیل کیا
عقول ایجاد کو ختم شد و ایش خدم
جذبات اللہ فی الدار غیرہ تھی

و پڑھو اپنے سمات کو کوہاں نہ لے سی سعادت کل کر دیا تو قیم و بیان دلے
پڑھو اپنے اولی سکھان سے اپنی مادہ سے ایجاد کل کو جو پیار کر قیمتی دلے
اور دوسرے طبع نہادوں اپنی بھی سکھی آفرین ہیں لہبہت اپنی کامیز و رکھ کہ اخلاق خدا کر کے کم پڑھو
پڑھو اپنے سمات خوبیوں کو پڑھو کیا اور اس سمات خلائق ضریب و اوقیان کوہاں سوت کی ایک بیوں کیلے
خداوت پوچھ علی الحرام کا پڑھو ایک خداوت کی مازو کوہاں گرفتہ کو صاف پیر بیدم کی خداوت
خواہ کیا جیا تو اپنا ایکت کل اور در پیغمبیر مخدیں کیا جاہی کیا جو خدا ایسا شایدی ایسا تھی اور دل جو بگی
خواہ کیا اور اسے ایسا ایسا تھا کہ ایسا جن بھکر ایسا جس دل کیلے خلائق بیجا بیٹھیں کوہم حکیم ہے جو دل
پا اندھا پر ملیں خداونکہ ایسا تھا کہ ایسا ایسے سوت کو سعادت کی سوت خداونکہ ایسا تھا

لکھتے ہیں وہ اس سوت کا پھل و کام سوت
لکھن اور سمجھو اپنی کامیز کو جو ایسا ایسا کام ایسا ایسا کام
لکھن اور سوت سمات خواہیں کی سکر

کو خداوت کا سوت لے رہا سوت میرے پیاس موتیہ تھا کہ اوس کا اظہار یعنی کام ایسا ایسا
خیز پڑھو ایسا ایسا کام کیا جو ایسا ایسا کام میں کے شدید نہ طاقتی خلیل المعرفت، پیاویوں کی میاد و ریشیں زرما ہوئے
اکتھلیں ہو جائے۔ بے قسم سہ شامان پر پیکھے گر بتوہ زندگی کا رہا۔ زرائم من ہوں فیر جسیم و دل آئے

الشِّعْمُ اَشْدَى الْجَنَانِ الرَّجْنَمُ

بندھے کیا موقوف اک عالم ترا گریہ ہر
دیدہ دیدار جو تیرے ملے نعم دیدہ ہر
و سروں کو دیکھتا ہر آپسے نادیدہ ہر
و رسمی کیا دیدہ دیو تیری ہے دیستے نامہ دیدہ ہر
کچھ تباہ پیا کر اپنے آپکے پام شیدہ ہر
جسکو دیدہ بھما ہوا یا ہر بھی نادیدہ ہر
گھن گریبان پا کش نہم اک طرف نعم دیدہ ہر
اب قمار دیدہ قبائے نصیہ ہے دیدہ ہر

بندھو دیکھایا رتیرا ناشق نادیدہ ہے
بستلا ہر دل تو جان ناتوان گروہہ ہر
اپنے هستی کی خبرے ہر دم دیدہ نہ بن
دل ہی کیا وہ دل کے بعد میں ہو لفت
بے جواب یہ کہ ہر خدا میں ہر جلوہ گری
ماشق ناکام جلوہ میں بھی ہر خدا نسب
غسل خدا آپکے جلوسے کی زگن مانع میں
روح سے ہر دم یہ رہتا ہر انسان میں ہر

دیکھ کر مجہکا بپشتیاں نہ کے ہتھ کا
کونسا دہبہم ہے سیدہم ہونا بپشتیدہ

بیس تو پوشیدہ نہیں تم تھے دیو شیدہ ہر
شرم سے آنکھوں کے پر دوئیں اور دیدہ ہر
آنکھ والوں کی رسمی و بیان بھان شیدہ ہر

دیدہ دیدار جو ہر عالی میں نادیدہ ہے
دیکھتا ہر جلوہ لکن سب تو پوشیدہ ہر
بیشم نامیا سے پر دہ ہر تو کچھ رہیا نہیں

کیا میری کشت تنا سبزہ ر دیکھے ہو آجی پوشیدہ نہ اب دست تری ناریہ ہو	جنکا ود کھوہ گڑی بمال کرتا ہونگے نرہ نرہ ہے ترا آئینے حسن جمال
کون تو پھر غر اوکس کوئی پوشیدہ ہو اگلے لیں لیں اتنی بات پر نہیں ہو	جب سنجاک ف ات طاق دوسری دین اے وہ کہنا کی کا بزمین سچالا کرنا تھا

جستجو ہے او سکل پیدھم دل ہزار جلوہ گدا
وہ چھپا ہکتے جو آنکھوں کا نور دیدہ ہو

انٹھیں لعنتیہ بر عزل حضرت جامی علیہ الرحمہ

اے عین کمال بالکمالی	اے زینت بزم جیشانی
اے شان تمیل بزم جمالی	اے منہ حسن لا میزا لی
مرأتِ جمال ذوالجلالی	
با خاطر لیش ذخیر حالی	در پر پے کثرا ترے سوالی
بشد نہ پھر او سکو خالی	اے منظر حسن لا میزا لی
مرأتِ جمال ذوالجلالی	
چھر جلبے کمان تمہارا سیل	تے نہ وجہ مراد حاصل
در شان کمال تست نازل	اے مہر عطا و ماہ کمال
آیاتِ مکارم و معالی	
واللیل ہے زلف کی اشارا	والشس ہے رخ کا استغفار

شناہ المکا تممال آرا	النوار تقبل قدم را
رخسار تو جسون المبالي	
آزاد کھان کھان یہ پانڈا لے ساتی علیس حنداوند	ناکارہ کھان کھان ہر مند احرام حیرم تو نہ بند
جزور دکشان لاو بالی	
بیدم بے جو کچھ مرا تو رع پر ذاتے او سکی ہر تو قع	
ماں بریا ہے یا تفعع جامی بو ظالع تضرع	
اشغول بود علی التوالی	
بیتی شین رباعی حضرة فضیحت شاد حکماء وارقی	
دن سکا تو یار رسول اللہ	ادیدہ جائے تو یار رسول اللہ
جان فنڈائے تو یار رسول اللہ	من گدائے تو یار رسول اللہ
خاک پائے تو یار رسول اللہ	
شت دل فضیحت تو	بیدم و بیدم فضیحت تو
انت دل حشیم فضیحت تو	انت عاصیم فضیحت تو
سبت لایے تو یار رسول اللہ	
بیتی شین بیانے حالت بہت روی ہوا	وقت دریک سورا اب جی پڑا جی ہو
کوئی نہ ساختہ آیا سبئے ہی منح جپا	غربت میں سرخی ساتھی کچھ ہو تو سکی ہو

<p>سبت بیجا دیا دل ب تجھے لوگی ہو مشکل کشا علی ہر مشکل کھٹا علی ہو</p>	<p>میں کسی دن دہانی تیر سیوا الی مشکل میں کیسا رونا کچھ بھی نہیں ہو گا</p>
<p>عالم کا باہر اونٹھا تین نو پانی کھڑہ ہا ہو اون باز دن میں بیدھم ز در بیاللہی ہو</p>	
<p>سو لائی مر لصی حیدر دشی مشطفی آل عبا کا دا سلط صدقہ رسول اندر کا گو تو کے لا اق نہیں شہود ہوں پر آپ کا آنکھوں جسکے پر کی اوڑگر تھاری فاہ</p>	<p>لے با دشاد الا فراست تجدار میں ان دیکھ شراب معرفت متوا لا کر دیجئے مجھے اوارہ و گبراد ہوں ناگا رہ ہوں بیکار ہوں تا بینا جینا ہو گیا بینا کو سوچی دو دکی</p>
<p>بیدھم تھارا متلا ہے سخت مشکل میں بپنا مولاعلی مولاعلی مشکل کشا شکل کشا</p>	
<p>خواری مرے مشکل کشا غرب نواز ثڑھا دیا ہے مرا جو صلاح غرب نواز امیر و خواجہ گلگوں قباغرب نواز تھارے در کا تھارا گدا غرب نواز کبھی اوہر بھی نجما ہخطا غرب نواز تھارے ہوتے گھون کس سیا غرب نواز تھارے نام کا ہر آسر اغرب نواز</p>	<p>بجز تھارے کھون کس سے یا غرب نواز تھارے دا ان عالی نے ہاتھ آئے ہی تعین دین و مخطائے رہا دل والی ہنا کمان تک پھرے در در کی ٹھوکریں کہا کسی ہر آپکی بندہ نوازیوں کی دہوم تھارا ہون یعن تعین سے ہر الیجا میری لحمن روز قیامت میں دین و دنیا میں</p>

<p>تھاری دید مرا معاشریب نواز خدا کے گھشن اتنی انا خریب نواز</p>	<p>تماری درگی گدائی ہو آور زد میری نیا ملی علی قانع گاں عالم قدس</p>
<p>کپا پنے بیدم خستہ کو بھی عطا کجے سُنی ہے کپ کی سر کاریا غریب نواز</p>	
<p>شمع الیان رسالت دارث رونق بزم دایت دارث مشعل را حقیقت دارث فرش پر عرض کی صورت دارث تیرہ ج حقیقت دارث گلہن باغ رسالت دارث دل چوستہ اس شہادت دارث بڑی شرط مبہت دارث جان کر تیری امانت دارث تیر کوچہ مری جنت دارث دیکھے لوں چاندی صورت دارث</p>	<p>رسانی رسالت دارث بادی و خضر طریقت دارث دو شہر پاک ترا الفع لوز گوہر سلزام اسرار نہان نوبار چینستان رسوان تیغ ابر و کلا اوہ بھی اک ار طالب پڑھ پ کر من پائے ول کوئی سے اگر کہا ہے راحت بان شی دیوار تیرا برق پھریے اوٹھا دو لشکر</p>
<p>جان جائی بیدم کی مگر نگیا شوق زیارت دارث</p>	<p>جان جائی بیدم کی مگر نگیا شوق زیارت دارث</p>
<p>شمع پاک تیریف ناتوان بکی بن آئی ہو دل حسرت زده پرشکر غم کی جڑی بان ہو</p>	

پہنچا یعنی سخت سکال میں مم شکل کشانی ہے
درست و دست کو سون الگت ان دا زندگانی
مرت آتا مرت ہے لامرے والی مرے وارث
پرستی ہو تو رہو کوئی ہو آنکھوں نہیں کجتا
یہ آخر کس خطاب آج قتل عام کی شیری

ن تخت و تات کی خواہشی بکھر کی بے وارث
مری شاہی تو پیدم کوے وارث کی گدائی ہے

جان ہو فدای وارث ایں تبلاؤ وارث
حالم کی تاجداری بھین کر آج پالی
لکھی نیال جائے اور کون یار پائے
بیساخہ زبان سے نکلا کہ ہے وارث

وہ وہ ہیں جن چہیدم مفتون ہی سارا عالم
توہی نہیں الا ذکر ایک مبتلاے وارث

بودی تھی شبیلی و منصور کوہی تھی لا
غمبار قیس سے چھوٹا جو دامن لیا
غمبار قیس نہ چھوپا پایا دامن لیا
نہیں ہم مئے نو تلمذ ہیں مجھکو کافی ہے

زیادہ دیدہ دیار جو نہ منہ بھیسا
جو تیرے ہوتے گرے ہونی ناپسلے
کئے کئے اسی عقل کو کوئی سیدا
سمجھ کے قیس تے کبھے اتمھل سیے
اوخار و ہامستی جست کب اسیا
پنکار اتمھل سیا اسمجھ کے یا پسلے
میث کرنا لار و فریاد و آزاد رواویلا
و شجد پڑھ دیسیا زمانہ سیلے
تو نہ قیس سے ہو تو نہیت سیلے

نقاب و نجی توقیات کا سامنا ہو گا
جنون ہر مجاہین مجنون ہون پڑہ و مجنون
اوڑی جو خاک شیدان نازکی تو کما
کبھی ہوا فکر بھی بجہدہ اوہ سلام کیا
تناخے دفع سے میں فی عمر فرنٹ کے
چکو دشمن میں دلہ تر فرنٹ دیوانہ
دو کچھ لکھ اتنا مقص دین سامن آیا
نسانے دھنگئے مجنون کو پکان مجنون
جو سینا صل کی تھیت بنت تھیں منظور

اوشا شناسون سے جھپٹا اول جو بعد
و شکل قیس میں ہوں یا ایموبٹ سیلے
ڈھونڈہ کر حسن ماحست بھی کہاں لے جلا
حسرتی ساتراپتے ہارے کر کھ صہان لے جلا
روشنی گنجھٹ لے لے کر روئے تامان لے جلا
دھمیان وہ ان کی میں تار محربان لے جلا
بے سر و سامنہ میں پر بھی یہ سامان لے جلا
پھر اسی کوچے میں ہکو دشمن جیان لے جلا

فیض ماست کیلے بیٹھو سامان لے جلا
دل کو ساتھ اپنے خیال دید جاناں لے جلا
تیرگی چھائی خیا کا ساز و سامان لے جلا
بعد مجنون کے جنون و نشت کا سامن لے جلا
حسرت دیارہ وال غیر امید و معامل
لے مل بیتاب کل کی دستیں بھی دیکھیں

یاں حسرت لیچا غمہ اے ہجران لھلا بھر کے آنکھوں میں غبار کوئے جاناں لیچا میں دل مجروح اور حشمت گر یاں لھلا	لیپا کیا بزم ہتی سے دل ہرمان فضیب داے محرومی کہ مین یدار جاناں کو عرض بارگاہ عشق میں نذر انہ حسن و جمال
--	---

دیکھ بدلیم اشتیاق دید بھی کیا چڑھے خدا - غرما براہ نجسے زارونا تو ان کو پاہ جو لان لیچا	۲۔ بھی پاہ جو لیچا
--	--------------------

یا رب میں کس بلا میں گرفتار ہو گیا سر ہنسنے دید یا وہ ہی سردار ہو گیا زارہ کا گھر بھی غانہ خستار ہو گیا سرابتون میکوتون پر گرانس بار ہو گیا	ملقہ بکوش گیسوئے خدار ہو گیا مو قوں ایک حضرت منصور پر نہیں ساقی نے آکے ستونیں کہ ہوم ڈالدی تائل تو پایتی تیخ کا صدقہ او تارے
--	---

لبھنے فضیب حضرت بدیم کے کمل کئے ستے ہیں آج وصل کا انتار ہو گیا	
---	--

تیرے سنجوار و مکا صدقہ تیری خیرات مجھے اب تو فضل میں ہو موکم بر سات مجھے لیکے آیا تھا جان شوق ملقات سمجھے ہاتھ آبائے اگر وصل کی اک ات نجھے حضرت عشق نے بھی ہر یہ سونات مجھے دان ہر عید اور شب قدروں درات مجھے	پنے سے کام ملے پیر خراہات مجھے کام ہوا شک بانے ہی سر دزرات مجھے ہے نا کامی قستے نے کہاں سے سپیرا صحبوٹے جی نہ دن لا کھ تیامت ہو جا در دل سوز بگ حضرت و ہرمان تلق جن بے رائیں تیرے عارض دیکسو وارت
--	--

بیوں کن ٹور کے انداز ہلقات نجھے بجھتی بجھتی اے قباد جا بات نجھے اسیں آئیں ماں بندی افاقت نجھے	آپکی مددگار سرگرمیں اور مان کروں کوچہ ماریں ثبت کی سلا جیں زرا بد یعنی دسکش ہوں کجب ملگئی پی میتا ہوں
---	---

مر قصہ دامق و فرما و میں بھولابیدم
جستے عالم ہوئے ہیں تیرکوہ ایت نجھے

دہ دکن ان بخشیں جنم کی تھے بخل کی بیڑا ایوں خاپ روح ہڈا مہ جبار جا انفرزا	کیا ان بخشیں جنم کی تھے بخل کی بیڑا تو جا کے نبیم یہیں ہم فرزد و کیا کام کیا
--	---

من عاشق دیوانہ اصر ویراث باید مرنا

باتی ہاں عتل سکے تھوتن مجیسے روکنے سیری نظر من ایک کو اپنے خیال جو بودھ	آنکھ سکلی اخوانی تھی تھی دینہ التھیہ از دولت عشق و تون آزادم از تند فردا
--	---

اکتوں برے سرمی دیوانہ باید مرنا

اہم غرذ دوچی ہوت کیا اہم کیا ہماری زندگی بس تحریکی شہرت ہواہ توں لگان بن رک	بس تحریکی زندگی بمحنتی شیرینیاں تھنست بہن زندگی
--	--

اہ جان بے قل آمد و لمب پہنہ باید مرنا

فراسی پیالی میں گرفتے زیادہ اسلامت رہ کر تیر میٹا وہاہ	کہاں لمحلی چشت اوں کی گلی سے کہیں بیٹھے بیٹھاے کہاں کھاڑا کہ کیون قبریں پاؤں پھیلائی کر سوون
---	--

<p>جسے بزمِ زندان پلے دور بادہ یہی خاندان اور یہی خانوادہ اکوئی شسوار اور کوئی پاسا دہ</p>	<p>مبارک مبارک بچارائی ساقی محبت ہی ہب محبت ہی مشرب اوشنین کلین کلین سپلے جانی ہیں</p>
<p>تجھے ایک دو دن کا روزنا ہے بدیم ارے زندگی ہی گذر جائے سادہ</p>	
<p>جانبِ شیخ ہم سمجھتے تھام سی پا سال کو تری خاطر سے ایسے ہنسی چھوڑا ہر فدائی کو فرمیں بھی تو دیکھوں آپکی مشکل کشائی کو جیسیں پیدا ہوئی تھیں نکے در پر جب سائی کو</p>	<p>تو پیر مر ٹھے دہوکا دیا ساری خدائی کو زمانہ پھر گیا پھر جاے یہ تو تمہارا ہو ہری شکل میں آڑ ہے آئی آسان کر دیجے خدائے دل یا تحا صدقے کر غلکو جسیوں پر</p>
<p>بجاے تاجِ نظرِ وارث سر پر ہے ای سیدم شہنشاہی سمجھتا ہوں میں سوہنگی گلائی کو</p>	<p>- رد -</p>
<p>کر دیا اور پیشان کو پیشان تھے کبھی دیکھا ہے مدینہ کا بیا بان تھے تھے عجب بندے اے شخوبان تھے کیون جی دو روزہ بھی رکھا نہیں ہاں تھے وہ چلی چال مرے سر و خرامان تھے کو دیا مجبو مرے حسرتِ رامان تھے</p>	<p>یاد آگر مجھے آے گیسو جاناں تھے پیغمبرِ دی خلدگی ای حضرتِ خسروں تھے کر سئے دیوانہ کیا۔ مجبو مری جان تھے تیر کو دلے نکلا اتو وہ منہ کر بولے فتے رقارکی لینے کو بلا میں اوٹھے نہ فلک سے مجھے سکا کوہ نہ قیسیوں کیا گلا</p>

بھائی سے تین مرے لامان و خمین لائیکے نے	ایسے دیکھئے میں کہیں بے سرو سامان تھے
شام کے گرد یا اس شادی کا	شام کے گرد یا اس شادی کا

- حفل	وہ چلے آتے تین ٹھنڈن تنا پیدم
= ڈاکٹر گولدا	ویکھو دیکھو نہون گربنڈہ احسان تھے

بھی میش نظر ہیں قلب میں خاتم کا جلوہ کو	مری آنکھیں مدینہ اور صیراں پی کر رک
یہ طوبی جسکی ثہرت ہر ترمی میش کا پوہنچ	خشت جسکے چیزیں ہن تھیں ہر ترمی میش کا اندازہ
بتعلیٰ میری آنکھوں کی ترمی ماں نے کچ پر تو ہر	یہ طوبی جگہاں ہر ترمی علوبہ تیرا جسا پوہنچ
کوئی پردازشیں ہر جلوہ فرما فائد اس نے	خیالِ قلم سات آنا ابھی پرداز ہر پوہنچ

یہ ماناز شستی بھیان سے خستہ نسل کی پیدم	فدا یار جنم کر آمنہ تو دہ تیرا ہی بند بیو
لطفیں ببر باغی حضرت فرز	

ہر گھر می جاری ہر آنکھوں سے لہو	رٹ گلی رکنار کو آن یا رکو
سر من پکر دیں درد آرزو	آئے سیا جان من ہیارا و

سو د مندم یک سمجھو دیارا و	
دکھیان اپنا شیریم خم	

دکھیان اپنا شیریم خم	بھم ہیں اور مغرب بروہی صنم
تو بھی جا پیدم سو سے بیت الزم	قرد راچھ حاجت خلد دارم

راحت اندر سایہ دیوارا و	

انکارِ محل نہ کیجیا نکل گی
تیری نظر کے ساتھ زمانہ بدل گیا
حضرت نکل گئی مرا ادمان نکل گیا
جب میکدیکے سامنے آیا پھل گیا
اتدیکے نامہ قطہ ک دریا نکل گیا
گیسو کا تم گیانا وہ ابرد کا بل گیا
یہ جزو دی میں من سے ترے کیا نکل گیا
ساقی نے جب کہا کہ بہمن میں نہیں بدل گیا

تیمور چڑھائے اوس نے مراجی بدل گیا
تو پھر گیا تو ساری خدائی پٹھ گئی
صدست کردم نکلنے سے پھلے تم آگئے
چکا تھا سیکشی کا راکپن سے شیخ کو
دل بوند بھرا ہوئے مگر او میں آپ میں
محشر میں بھی دہ آتے اوسی آن بان سے
پاں دب ضرور ہی خدور ہوش کر
اینی خبر نہیں کہ نہ ہو تو بُوش ہے

بندل بھی حضرتہ بیدم پھر آئے
آپ گئے تو آج مراجی بدل گیا

لخص میں

چلے تھے لوں تو دل نا تو ان پے وار کئی	اگر بھا بیکی جپی جگر کے پار گئی
در دن سینے من زخم بے نشان زدی	ستم تو یہ ہو کہ کی دل کے ساتھ اور کی

بیسم کو عجب تیر بے کمان زدی

کراہتا ہو کچہ اس درد سے دل پغم	اگر آدآہ کے نالوں سے تنگ ہی بیدم
معقامِ رحم ہے اسے رشک عینی مریم	اچار و مہ کو یہ گاؤچ چارہ کنم

کہ تیر عشقی مرا اندر دن جان زدی

اونکو جب پایا تو خود گرہ ہو گیا پھر نہ آیا اوس ٹھلی میں چوکیا سخت بائگے پانوں میرا سو گیا اور وہ کہتے ہیں کہ جانے دو گیا حضرتِ دل آپ کو کیا ہو گیا جاگ کر میں یہ امقدار سو گیا	جستجو کرتے ہی کرتے کھو گیا کیا خبر ماراں رفتہ کی ملے جب اوٹھا یا اوس نے اپنی بزم سے بجاو ہجہ کھوئے دل کی تلاش فیرتے کیون اسقدر بتا بیٹیں وہ مری مالین سے آکر پھر گئے
---	---

آج پھرِ میدم کی حالت غیرہ
میکشو لیں اڑا دیکھو گیا

جادہ و ہجری نگاہوں کی تاشیز کیتے والیل اڑا کھی کی بے تغیر کیتے شاہدین اسکے نال شکر بیڑ کیتے تصویر دیکھتے کہ یہ تغیر دیکھتے یہ ملوق ہر یہ علاقہ زندگی دیکھتے بل کماری ہڈی لفٹ گرہ گیر دیکھتے	لتے ہی انکھوں اٹھی تھویر دیکھتے پھر وہ شرج سوارہ دشمن تو زلف میں آپ ہی کے نام کو ٹھارہ ہاؤں لات آمنہ خلائی میں تحریر ہے جشم شوق آواز گلان عشق کا کیا پوچھتے ہو گھر ہنسنے کو لا کھوئے مگر دل میں فرق ہر
--	---

میدم غبار بک رہا کوئے یار میں
ٹھی میں مل کے پائی ہو جاگیر دیکھتے

لتصویں

<p>حسین حبیل مسیح و وجہی طبل اللہ قدت کلام کلیم خست کلام است</p>	<p>میں کیا بتاؤں کہ تم کیا ہو یا جب شد تو بدر حیرہ تو واللیل ہر زلف سیا</p>
<p>چھ خط چھ رخ چھ جیں لا الہ الا شما</p>	<p>جھوٹیگا ہے نماشر گوشہ شہد کر جان دیکے یہ پائی ہے دولت هر عجیش علاج میں بیدھ کے ہی یہ جو کدا قیل خنجر عشق تو بر نبی خیزد</p>
<p>اگر سیح بھوید کر قسم باذن تند</p>	<p>مل گئے جب تو فرقہ ہی کیا تھا ہوش میں آگئے جناب سعیم حال نصیر و دزار کیا کئے آپ جو چاہیں بھکار کہاں اور کون بیست کا تھار و زوالست خوب کہاگر لوپیا سرا</p>
<p>وہ ہی بیدھ متحا آپ پھیلنے چپکا بیٹھا جو منہ کو نکھ ساتھا</p>	
<p>خخور وارثت نالی بنا ب کیا کنا میں صدقے جاؤں مرکہ اتبا کیا کنا صد آفین دل خانہ حناب کیا کنا</p>	<p>فروغ حسن رُخ بو تراب کیا کنا تجھا ایک پانڈے لا کو کے گر کے روشن ادھر تواب وٹھی اور ادھر شار جوا</p>

ہناب عشق کی قصیدہ ہی نہالی ہو
بحق انوکھا انوکھی کتاب کیا کہنا

خداونکے دامن زین سے جدا ہوا پیدا
فبار بسکے رہا ہر کتاب کیا کہنا

تضمین

وہ جیسین خدا کے جیسا مص بنی
وہ باشی و نتیری شی جو ان طلبی
وہ جس کو دیکھ کے ہوئی کوتاپ ہیاری
رو دعقل و دلم راجمال آن عربی

وہ دن غزہ مستش مزارہ بوالعجمی

آئیں سنی نہیں سرخوں ایسی مت خواجہ
پلاس جام مجھے جسکے پئے پے خواجہ
حوالہ بیش اوڑا لگای وہ شی خواجہ
ہزار علم و ادب داشتم من اے خواجہ

اکنون کرست خرابم حملات بے ادبی

ستے ہیں کہ مجھ سفر میچ جلوہ گری ہوگی
کیا شاخ تمنا پھر اکبار ہرمی ہوگی
اقام شر اونکی ست پونچہ پلائے جا
سماں میں تیر کو تو ہو گی کھری ہوگی
اک جام کے پتے ہی ہوش اوڑنے کو سر کر یعنی تو تھی ساق شیشے میں پری ہوگی
پلائی ہو بہانیا کو کچھ ہر سے سنا نیکو ار منہ سے وہ ہی بکھلی ہے دین بھری ہوگی

اک عبارہ ہستی کے موتاڑ ہوتے بدھم

کیا کوئی سیسی اسکا کیا بخیہ گری ہوگی

بخی سے یو جھتے ہو میں ہی تباہ اڑا کم کیا ہو
تجھی نور سینا کی مر سے گمرا کا او جا لا ہو

<p>وہی اچھا ہے اسی جان جو مری نظر و شیعیں جیا ہے کیسا کوئی عیسیٰ ہو مری تو تم سیجا ہو مگر کسی سو بانان نہ تیرا بال بیکا ہو وہ آتا ہے نظر باب اثر لے نا تو ان ہو اونکھی بات ہے بیمار سے بیمار اچھا ہو کے شلود رہنا اور شرمن اک حشر برا ہو سم جوں آنکھوںی آنکھوں میں جو میری تھا ہو کرنے کب کھاتا تھا ہم میں ہیں تم ہیں پو ہیں اس سے غرض کیا ہے وہ کجھ نہ ہے بلکہ</p>	<p>سلمان نہ اسلام گبر ہو کافر ہو تو سا ہو تھارا تو ادا سے ما زنا بھی زندہ کرنا ہے تین شہ ہوں اہم بر کی ساری بلا من سے غیر ذر اپکھے اور بھی صہت نکل جائے مری حرث اسکی خوبی نظر و ان نے کیا کام بھی جائی کیسے کہ دیا تم بے نفع آب و قیامت میں میں کو سکتا ہوں لیکن آپ سر انتہا کل میں وہ سنکر شکوہ خالم و تمہر بنا کے کہتے ہیں تھار بھی تو جس حس مل جو بیجاے جائیگے</p>
---	---

<p>✓</p>	<p>وہ دلدار بیکا وعدہ کر کے ہیں بدیم قسم کہا کر تصدق کر دو ستم بھی جان کو اپنے کیتے کیا ہو</p>
----------	--

لتضیییت

<p>عمر سبز روا آنوز کی عبارتی پی ربی کا سایہ ہے مجہ پر زہن کی آنکھ پر پی</p>	<p>نظر میں پھر آئے ہر وقت سادگی اونکی ربی کا سایہ ہے مجہ پر زہن کی آنکھ پر پی</p>
--	---

	<p>در وہ غریہ مستش ہزار بوالعبی</p>
--	-------------------------------------

<p>بھری ہے کانوں میں اب تک ویکی لئے خواجہ ہزار علم دادر داشت میں اے خواجہ</p>	<p>ٹھن تھی عالم شاہی میں جو نے خواجہ بعلہ ہے خود ہر نہ موس مے خواجہ</p>
---	---

کنوں کے سوت و خرابم مصالے بے اولی

پھر سا سنت آ کے مارڈا لہ	اپنے شرمکے مارڈا لہ
ترسات رسماکے مارڈا لہ	سات نرپلائی تو نے آذ
تنے تو جملکے مارڈا لہ	عیش تھے تو مرنے پری نرخ
سچا سمجھا کے مارڈا لہ	بیدارم کو تو نے ناسع
ترپت پاٹ پاکے مارڈا لہ	خبر کیسا فقطاً دا سے
اوہما اوجھا کے مارڈا لہ	یادگیر نے بھر کل ش
تمہانے پاکے مارڈا لہ	فرقین تب غرہ الملنے
آنکھیں دکھلا کے مارڈا لہ	خبر نہ ملتا تو اوس نے بیدم

التضليل

انہیں بھاہوں کے بھرپڑے ہوئی بات بھی دروں سینہ من رخیم بے نشان زدی	اسی نظر نے کمال بے ڈو بی کشتی گرگی سے نکی تھی جو سر ساتھیں کی
بھیر تم کو محب تیر سکیاں نر دلی	
حیرم خاص کے پر دو تکو تھام کر بیدم فناں یہ ہتے کہ جیسی و مسیوناں م	

کہ تیرستی مرا اندر دوں جان زدی

کسی کے کامل دفعہ رشارہم بھی ہیں

<p>کر تیری طرح غریب ا دیار ہم بھی ہیں وہ آپ دیدہ ہیں اور شکار ہم بھی ہیں غلام وارث گردون وقار ہم بھی ہیں کر تیر سے بندوں نہیں پر در دگار ہم بھی ہیں تو بول اوٹھا دل اسید وار ہم بھی ہیں</p>	<p>نیم بمح لے چل ہیں بھی ساتھ اپنے یعنی دل میں بیغ سحر نے کیا کھدی بکاہ گرم سے اے افتاب تشرش و کچھ بجلو نکے بھدروں پر بھی اکن بکاہ کرم دراز وست کرم جب ہوا غریبوں پر</p>
---	--

شراب پتے ہیں میکن نا اس طرح تبلیم

ک بکیں اور کمیں بادہ خوار ہم بھی ہیں

تضمین

<p>ہر اک اہل دل آج باہشم پنجم یہ کہتا تھا بکتے ہیں بادار میں ہم</p>	<p>جو تو ستری ہو تو اے جانوالہ نہ ک سنانت جبکہ سینرو شم</p>
---	---

بر قش اداے تو سرفرو شم

<p>تو پھر کئے کس سے کے دلکی جاگر اس سیری ز پر واڑ گلزار بہتر</p>	<p>سن جب نہ بدم کل تم بندہ پرور کہاں جائے اب پیور کر آپ کا وہ</p>
--	---

بنج قش س بال و پر سرفرو شم

<p>اک کون میرا بخوب تھے بے نیاز مرے سخی بمرے مرے دا آگدا نواز مرے جب و مٹھے گئے مری بائیں چارہ ناز مرے</p>	<p>اوٹھاے گوں مو ایرے او ناز مرے پا دے خیر تری ساقی جماز مرے وہ آگے چھین گل کیل ہے جلا دینا</p>
--	---

الجی بار گھا حسادی میں شام و سحر
کبھی نہ صحیت درمان کو ترکیا دا ان
خدار کئے تجھے ایم کر تو غنیمت ہو
سلام او سبے ہاں بھرے بعد نیاز گئے

سدا فرنی تھئے اے درد پاک باز مرے
ترے ہی دم سے ہین یہ ساری سزا درمرے

بنی اور آل بنی کا ہوان صبح خوان بیدم
سفنتے جاتے ہیں سب نب جماز مرے

لضمیں

پستانہ روشن بھولے ہوئے بالا قی لوپتی
ارے لی سی سبھی بولتی ہو کی کوپی کو رستی
گرفتی شیشہ دل راشکتی باختی رفتی

حمد اہمی شندم جا بجا اذاختی رفتی

تلار خاک میں بیدم کو بیجا ہو سر بر قد
مبت ای سخنیں عاشق نواز می سخنیں بید
ابھی بھولے غمین تم تھنہ منصور اور سرحد

زوہی کشی شکستی بختی اذاختی رفتی

کھاتھا تایخ ادا بے نیام ہو جائے
خیے کھاتا کر یون قتل عام ہو جائے
جو پاساں نے سے لفت ہو گھو غرب کے پاس
اوگا ہو سبزہ اسی آرزو میں تربت پر
سحر ہو شہبے گمراہ یاد رہے جانا نہیں
آسید و جل پہنچے تو دل لگا یا تھا
نہ یہ غرض تھی کہ جینا حرام ہو جائے

یہ سکیدہ تر ادارا سلام ہو جائے اسی میں روز قیامت تمام ہو جائے جو شیشہ بنکے بھی ٹوٹے تو جام ہو جائے	زمانہ نبلہ و کعبہ کے تجھے ساتی میں دن سے شکوہ کروں اور وحی کو جہنم نہ سکیدیں ہوئی خرابت دن کی
--	---

وہ آئین آئین نہ آئین تو جان دو بیدم یہ روز روز کا قصر تمام ہو جائے	
---	--

جانان مرتضیٰ ہوبندہ نواز وارث میں کیا کہون کہ کیا ہوبندہ نواز وارث ایتو مجھے نباہوبندہ نواز وارث پلشد کچھ عطا ہوبندہ نواز وارث	تم جان مصلحتے ہوبندہ نواز وارث بچوں میں بنا شواںے مردے جانوںے اپھا ہوں یا بُرا ہوں جیسا ہوں آپکا ہوں حسنیں کا تصدق خیرالنا کا صدقہ
---	---

جانان جیب اہم ادارے درہنڈاں بیدم کا مٹا ہوبندہ نواز وارث	
---	--

پاھرت و آرزو نے کھویا ہوا دھکی تلاش تونے کھویا سوکی تھیں گفتگو نے کھویا تکھو ترمی آبرو نے کھویا ہر وقت کی ہاڑ ہوئے کھویا	ہر کھو ترمی سمجھوئے کھویا رکھا نہ کہیں کاہتے عجیب مُن نوار فی بے لسترانی اگر کوہر قلندر و نادل بیدم رہ فری کوئی تھا
--	---

وہ واقع اسرار حقیقت ہی نہیں ہی	اکثرت میں ہو چکا ہی کو حدت ہی نہیں ہی
--------------------------------	---------------------------------------

<p>بیمار محبت کی وہ تالیت ہی نہیں کہ اے مردِ خدا اکی بات جسے فیرست ہی نہیں کہ خلوت میں سبی تقدیر سے غلوت ہی نہیں کہ پھر خلوت میں باشکنی خود رست ہی نہیں کہ کیا اب بھی بنت شوق شہادت ہی نہیں کہ بس باتے سنی تین فرست ہی نہیں کہ بدل سے نکل جائے وہ سترت ہی نہیں کہ محصور ہے زادہ کہ وہ سیرت ہی نہیں کہ اس وقت انہیں پاس نزاکت ہی نہیں کہ</p>	<p>تم آئے تو وہ رنگ طبیعت ہی نہیں کہ الشد کے ہوتے ہوئے بندوق کی پرتش میں ڈوانِ مردار مان ڈھن اونکی حیا ہو پڑ رہنے کو مل جائے تو وہ سایہ دلوار سر کھدیا خود پڑ کے ترمیٰ تین ادا پہ مhydrف جفا میں کبھی مشغول ستم تین پورا ہو تو عاشق کا وہ ارمان ہی کیا کس طرح نظر آئیں ترے حسن کے جلوے غصے میں چلے آئے تین وہ قتل کو بیرے</p>
---	---

س) ٹومار تھے شکون کے ابھی حضرت برم
وہ آئے تو کچھ رفتہ حکایت ہی نہیں کہ

<p>وہ چوپل سے خسار انگی بیٹھت ہی نہیں کہ اک جان کی لیواش برقت ہی نہیں کہ کچھ موہنی ظالم ترمیٰ صورت ہی نہیں کہ یکیا ہو جو ہر روز قیامت ہی نہیں کہ اوہ گوہر نایاب کی تیمت ہی نہیں کہ اچھاگر بیوی بھی تو عادت ہی نہیں کہ</p>	<p>جو گل تھے وہ آج آپکی صورت ہی نہیں کہ انہماں خیالات پر نیشانِ الہم و درود انداز و اناز و گرشنہ بھی بلا ہو جب تھے ہو گر جاتے ہو تم حشر کا رعده جو اشکان آنکوں سے گرا ہو توے غم میں کیوں گھر میں نہیں کو ترسے جانب سے سہر ہوں</p>
---	---

کہدیتے ہیں یہ شرط محبت ہی نہیں ہے کیا دختر روز صاحب عصت ہی نہیں ہے والش روہ بسیار محبت ہی نہیں ہے	جب ان سے بیان کیجئے ملکیں جدا ائی رسوا نہ کملے بند کر وحضرتِ واعظ جز ملک دریا رہو اکیر کلا طالب
---	---

حکایت ہے کی ادو نہ تھے نہ	جب روز اذل ہی سے میں مرشار ہوں تبیدم پھر پنے کی تاخیر ضرورت ہی نہیں ہے
------------------------------	---

تحمین کو جیب خدا چاہتا ہوں تخاری گلی میں رہا چاہتا ہوں غبار درست غلطے اچاہتا ہوں الی ترا آسر اچاہتا ہوں	ناپوچھو کہ میں تھے کیا چاہتا ہوں نے خواہشِ رم کی نے پڑائے حنت ہوس کیسا کی نہ اکیر حپا ہوں نہ دنیا نہ اس باب دنیا کو چاہتا ہوں
--	--

جیب خدا تم کو اون کو تبیدم خدا جانے میں کیا کہا چاہتا ہے	
---	--

بلبل اجوش طلاقِ میں مٹا جاتا ہے جا چکے عبر و سکون لے تو ای شوق میں ہجرتِ ہر کششِ دلکی بھی او ای تاشیر دل ہر سرور کر حضرتِ دار مان نکلے	خوب ملنا ہر کر دریا سے ملا جاتا ہے توہی کیون خاؤ ویران میں رہا جاتا ہے کہیں ہر کششِ دلکی بھی او ای تاشیر یون تو تبیدم کو افاقہ نہیں ہوتا غش سے
---	---

	یون تو تبیدم کو افاقہ نہیں ہوتا غش سے آپ تے ہیں تو کہہ ہوش میں آجائا ہے
--	--

کلیم خیر سے کیا آج جباونہ بگاہ میں ہر دو
 بجاوہی جو بجا آپنی بگاہ میں رہ
 نبھے تو شبح مرادل تری بگاہ میں ہر
 سنبھل کو جائیے کہ آنکھوں کافرش اہ میں ہر
 نسبت کروہ بیدار خواب گاہ میں ہر
 یہ تیرگی جو مرے نامہ سیاہ میں ہر
 زمانے بھر کی سماں تری بگاہ میں ہر
 کوئی ہر زینت منزل تو کوئی راہ میں ہر
 جو ذر سے میں ہر وہی جلوہ مہروہ میں ہر
 اسید عخوہ مگر حشتم عذر خواہ میں ہر
 ہمارا نام غم جیب پیک آہ میں ہر
 بسل پیک چیز ہر جب تک تیرنی بگاہ میں ہر
 میرے لئے تو میان بار کوہ کاہ میں ہر
 کر آفتاب بھی ذراہ میری بگاہ میں ہر
 کر ملی سے بھی تیرسی سوا گواہ میں ہر

خوشی کے ساتھ تجھے بھی کچھ نہ لگا وہ میں
 نہ کوئی مہر میں خوبی نہ سن لیا میں ہے
 چرانہ آنکھ نظر پار کر میں دیکھوں تو
 ہوئے ہیں وہنیاں کشتیگان حضرت دہ
 میں سوراہ ہوں تصویر میں پہلے میان کر
 کسی کی زلف میں ہوتی تو حسن کھدا ت
 میں عدد ہر میں ہوں جیابی ہر شو خیان بھی
 میں کیا تباون تمھیں لے فرگان عدم
 تعلیمات سے گذرمی تو یہ نظر آیا
 ہزار کرتی ہر ماہیں لے رخی تیرسی
 اثر ملے تو اوسے دے کے اڑیسا کسی
 برادرها تو حقیقت ہی کیا مردی دلکی
 ذرالیا کبھی احسان تک گئی گردان
 کسی لیے نوز کے پنلے سو لڑکی ہر نظر
 وہ کہہ ہے میں میری دلکی اضطرابی ہے

ناہر حضرت بیدم نے آج توہر کی خوشی شویخ میں ہر دہوم خانقاہ میں ہر	- در دار دار
---	--------------

اک تظرد آبے تو یا بوندھ جہرا ہوئے
اوے دعی وحدت یہ مادمن کسان کی
میانے کیا کماہر ساغر سے بہک کے ساقی
پڑھ رہی ہی شکست توہہ کی گفتگو ہوئے
کس لانے پر بھی ابک مجھے میں وفا کی بوہر

اہم اونکے دہنڈے نے متن خود گمراہے میں میدھا
اونک ماسٹر گویا اینی ہی جستجو ہے

لہر سے نینٹ ایک تباہ متفقہ ہے
ہرست میرے پیر مخان کا مرید ہے
اک توہہ قفلِ حمت حق کی کلید ہے
اوے غفل اب یہ کامے کی قطع و برید ہے
یہ کس نے کہ دیا ہے کہ منزلِ عصید ہے
میخانہ ازل کی یہ پہلی کشیدہ ہے
گردن اسریہ خلائقِ حبلِ اورید ہے
وہ دل ملابے جسین دو عالم کی یہ ہے
یہ روے پاک ہے کے کلامِ محبید ہے
یہ خطا جوابِ خطا کو خطا کی رسید ہے

شیخ سے کامِ سندھ بے ارادت ہے جام سے
کسی سمجھی سے نسروش کا بیدم مرید ہے

کا کیک بچوں اوسی کھاتر می کایاہ میں جو
جن خون رہا اُن ہر تھوڑت وہ ہی سماں میں ہے
میں وہ کس سدھئے یہ تاشیر جس بگاہ میں تھے
خیں تو آدمیں کچھ تباہ دادا ہا ہیں پورے
یہ ایک بالکا ساپرہ ہے جو جلوہ بگاہ میں ہے
میں بھگنا ہے میں تعریز براس گناہ میں ہے
کہ اسماں و فماں اج قتل سکاہ میں ہے
عجیب شیخ کی تاشیر اس بگاہ میں ہے
تمہارے ساتھ کوئی اور جلوہ بگاہ میں ہے

عدو کے بچوں انکی یہ آبر و نجماہ میں ہے
وہ ہی ہر دل میں جو کرہا ہے میرے دلکوتیاہ
بلے سے اوسے گراتے اٹھا ہو سست کرے
اپنے دل سے بختے تو شعلہ کہو شرارہ کہو
میں جیسکے ہے کاش لذت دیوار
نہ بھر کر خطا گیون خیں ہلی مجھے
آہان میں غیر بولا و منہ سالہ موجا
اس کو مل کے کیا زندہ تو کسی کو ہاں کر
خیتم کس سے خافض بہترانی گو

اجنبیل کے منزل الغت کو سٹ کرو بیدم اکہ قخرہ انشیطہ صادقہ بکامیل راہ میں پورے

جیسی کافر سے حکم اور کسی دینی ارباب نہ
بافت الہمہ نہ کر جاؤ ایسا ارباب نہ
مشکر در پتھر سے انتقال یہ کہا رہتے
سر جو سولی یہ جڑی پاٹتے وہ کسی مزار بے
لیز، وہ بکھر فہمیت پھر فہمیں نہیں رہتے
سود فر لڑائے میں اس اسیں سوبارہ نہیں

لبسو کے کبھی مانع رخسار بنتے
اونکی بغل میں جو سپن ن تو گئے قسم بغلے
بڑیں پیاریں رکھا رہتے سا غریب عن
قدرتیں ایمان گم ہو دیں یا جاہے تبت
لے اپنے کے سرشار بنتے کم دیکھے
پھر رہ مشق و محنت کا ڈپ پو بیدم

لشکر میں پیر عزیز مولانا شافی

بے کی سنتے پی سہم پڑتے گے ایوں روت سوت
شتم زلفتے کی کی آگڑا الدی او بھن
پرخون روواری ڈر ہے کسکی پیر سن تپون
بکا پکیت این یار کب اتفاق نہ ہے بھن سنت

برنگیب بر قب خالق سوخت مشت استخوان من

در این حسرت اور مان سو بے آبادی غربت	سرای غلکی سورت غلکی چشتادنی غربت
دو دکھ وقت ہے خشن مشریل با دی غربت	فرا دم مکیں بے آشنا در وادی غربت

جاستہ ہر کے اڑ تہ بان وہ سر بان من

خیان لف من جب بیٹے بیٹھے جی مرا اد بھا	تو پڑھ کر دم کیا سینے پ والیں ڈان گستی
بسرگ دشت غربت میں پا ڈو کر طرح شابا	بزرگ آؤ آتشیں وگری ہائے خوش بآ شا

نیا کس بے پے کش سوز بھان من

اخنا تو گئے سکنے - اندھا فطا و ناصر	ڈا کر بے بٹال بے نبات عزیز کے طبع
امہ بی بی رات بیکستان بیں تھا کیا کروں آن	ڈاؤ اڑہ جرس نے نقش پاڑہ ہوں نما

اگر بنا بیٹان یار لے نام و نشان من

مری غربت پرخون روائی ہے سید ہم سکسی	اوہ اسی دیکھ کر سکتے میں تک آرزوگی سیری
غرفی پیرانہ دو دالم ہے نہ دگی سیری	مد دیا حضرت خواجہ حسین الدین پیری

امیر کشور عرفان سترہ ہندوستان من

خدا دو جہزادیں مسون گلزار دکھنے صحن	حکم ملک زار دکھنے صحن انہم کو
-------------------------------------	-------------------------------

فرد اوس کو پھے کا بڑی نظر غلط سر خیکو یاد آئے کے ترے گیو سے پر ختم مجبکو ساقیا جرنو منے سا غزہ غزہ مجبکو تختے رو اکیا اے دیدہ پر نعم مجبکو پیش نہتے گردش ایام کوئی دم مجبکو تو نہ جو بس میں وہ جنت ہے تہم مجبکو میں ترے غنکے لئے اور ترہ غنم مجبکو اسکے ہوتے ہوئے کیا حاجت مرحم مجبکو اب بجا یعنے ایسا دن مالم مجبکو	خسر و دکشیاں ہر لامے در دست اوسدے یعنے ہیں پر شان مکہ دی قلن میکدہ نعیہ در مسیکہ دہابہ اکرم مدتوں ڈھینے رکھا راز محبت نیہار پیغمروں یاد کے کوپت ہیں فراہ مریخون بیلے زار کوبہ ڈل کے تھن ہجہ نکار ختمہ دوڑا ہون شب ہجہ گلکھل شکر رختمہ دکے لئے کافی میں سان دانشتر اگر تو جن لئے جاتی ہے ملبوہ مدنخے
--	---

شیخیہ جیٹھا اسے، والارینے سے حاصل کیا در

پیریں سنا دیتے ہو انسانہ بیلہرہ حشم مجبکو

نہ سامان فروہ کی پیمان پر غنم بنوک نہانت جبکہ سفر دشمن	نہ پیش گئے جو ران جنت پر اس کم نکارہ بیاہن تو ان شاہ عالم
---	--

اب شفیع اوسے تو سری فروشم

عرب دا چم کیسیں ہی سخن ضم اسیں کیا جو بھنا اسیں آگر	اسیں کیا جو بھنا اسیں آگر پکارا اسی مرن دل کی طرحیں
--	--

بیت قفس بال و پمی فروشم

درستی بنا ہے دوستی ای کئی مرتبا پوکر	اور دوکھن بنا خاتم دروگی دواہوکر
تکڑہ نیون تو قلدر تھا پر جو تک پونکا	پولی خدا جانے پھر تو گیا سے کیا پوکر
جوابا اور یون جاؤ رہو ٹھکر خفاہوکر	جوابا اور یون جاؤ رہو ٹھکر خفاہوکر
آبیدھرے دیکن دروالا دوا پوکر	آبیدھرے دیکن دروالا دوا پوکر

الظاهریت ہو کون نہ مجکور حرمت ہو
وہ کرے و فارسیدھم باقی جھتاہوکر

دہی تصریحی گھنڈا رہی ہے جو دیوار نہیں جو کو کچہ بھی نہیں
بھی دیکھنے ہے شل بیمار بھی ہے و دیکھا رہیں ہو تو کچہ بھی نہیں
وہی دل دہی دیدہ عقل و خرد و تی حسرت و ماسی اسید و قلمق
وہی گردش لیل و نمار بھی ہے جو قرار نہیں ہے تو کچہ بھی نہیں
کبھی سکتے کیا کبھی آد و نغان کبھی درد جبکہ کسی سوز خان
دل نہیں اور نغم بار بھی ہے غمزو ار نہیں ہے تو کچہ بھی نہیں

وہی تخت تجلی میں دہی مراتب باہ و حشم
وہی تصریحی دربار بھی ہے سرکار نہیں ہے تو کچہ بھی نہیں
وہی بیدھم خستہ جگہ بھی سی - وہی شل کیم نظر بھی سی
وہ ہی طور و دہی طومار بھی ہے دیوار نہیں ہو تو کچہ بھی نہیں

سہر غیرست شادی جنم ب اوی محمد ابواللیث صاحب این شمس العلما غفاری

حضرت مولانا شاہ محمد اقبال نے سچے سجاویں خانہ مقصودی اور زیریں محفلیں

جیسے بھائی توزیب سر قران سما
کیا ہی اپنے نئے توزیب کریں ہمرا
باغ و لے با غصہ لے ایک دنک سیمان سما
و یکلک آن ترا صدر حسرہ مان سما
جیسے جو تاریخ سفر کنیان سما
خسرہ حسن بے نوشاد تو در بان سما
کیش ہوئیں و سعادت کاسان سما
سر کلا آتا پڑ جو تاکوست دامان سما
شادی پیش کاہت سلیمانیان سما
ہوساک کے سیاح خوب جیلان سما
لامے ہیں گھشن فردوس کریں والان سما

نخ نوشاد یہ تو سایہ میز و ان سما
ماہ چہرہ تو خدا سے مرتا بان سما
کنٹو ہیں لاٹی میں بچو اونکا بور پار مان سما
تم ریان عمل علیے عمل علیے کنٹے لکین
صدیقے کر دیتے زلیخا کلیخ بان غریب
نظر دیدہ بیگن کوچ بھال کے
پر کے گو خدا ہر اک بھول پڑو بارہ
کیا یہ ذمہ کے سرایا کی بیگن رے کا
یہ پکنا نہیں بچو اور کاہو خمر کی نشاط
باذب بیخا ہی تو شمس العلیا بکافر زند
گل مضمون کا تو اک ہار بانے جیدم

سہبہنگ کام نشا طابلہ عنده عزیزی نتی محمد نعت از زمانہ سما دار فی بن
عزیز و لہا جناب مولوی محمد امامت شرخان فنا و ایشی عزرا پوری کو تو وال شہزاد

کیا اتراتا بے اش کسی سما
سوئی اور بچو لوئی کرتا ہر نجپ دار سما
ناز کرنا بے ترے سر پہنچ کر سما

نعت اندھی نجپ کرتے سر پسرا
بھری جاتی ہیں لڑیں ہیر کی خسرو پسرا
بدی شانے پھن پا دین دسپر غازہ

زیب دیتا ہر کہا پیا ترے نہ سہرا

ایسے میں یہ دشمنوں کا بنا کر سہرا

چاند ہے تو تو ہے جھوپا نہ کہا پا لاسرا

نہ س کے نوشاد نے شرام کے بہا اسرا

اس لائے تجھے اللہ تعالیٰ نہ سہرا

چھپ کیا یا نہ جو ملکع سے نکالا سہرا

گوہر نہ سم کہا ک تو بی بنا لاسرا

ذہن ائمہ نہ اس شان کا دیکھا سہرا

پھولوں جا چڑا نواز کا گونڈ پا سہرا

و شعا میں نظر آتی تین ہیں یا سہرا

پھولوں کی سہ سے چڑا نظر کہا سہرا

شادی اڑائی میں سیار کہا فدا یا سہرا

گویا نور دز ہر کیسا یک کھڑی سہر کی

نہ دن کسی نہیں ہے اڑی سہر کی

چڑا نہ کہا سہر سے لڑی سہر کی

آج و کھلائی ہے جس طرح سہر کی

بڑی یہیں دیوار کھڑی سہر کی

مشعل ٹوڑ ہے ایک ایک لڑی سہر کی

جسے دیکھا تجھے خوش ہو کے بلا حین لیں

ماشین پہاون کا لائکنی مگر دم سیدم

تو اوزکہ ساترا مالم سے نہ اسرا

مالین بازہ کے جب بگانہ میں مہار کہا وی

لغت اسر بنے حضرت وارث کے غسل

الدراثہ تسبیتی ترے سہر کی شاد

موقی اور بچوں کو اسے میں بتے ہید

لغت اند ترا ہر وہ انوکھا سہرا

دشہ اسکا نہ پشم خدا میں ہے

سہر زر زربت یا اہ شب قدر ہر رخ

خون لدارہ ہیز اُل ال نظر کی آنکھیں

چھپنے احاب سہر کی سکی دن عار ہر سیدم

باندھا نو شرے تو اک دبوم ٹرمی سہر کی

سراء لخنا ماشین نوشاد کر نہ مہانے کیون

پیا کے نوشاد ترے پانچست خساد دن

برہنی نوشاد کے بیٹے نک فدا دن دکھا کو

نظر پر سے بچاتے کے لئے دوام کو

دیکھنے کے لئے موسمی کی نظر ہو ہیدم

چھپت ابھاٹ

سوئی لام کے رے ہر ہی ناگر یا ہورا مان رے ہوئی لام کے سہری
پیا بیدم سوتیں اسی جھی لین - پھلوں نکلے رے ہر ہی نیج یا ہورا مان - سوئی

تھرے کاران نے سچے جسرا ہورا ان
 نگ کل میلی سب چرخ بھین تے۔ کافی کہا وے رنگ سندھ جسرا ہورا ان تھرے
 سیان لے لیں بھے ہمری انشیان ہورا ان
 پہ ہوئے بھے ہمری ہوپتے لے نندھ جوڑیں ہمری جسرا ہورا ان
 قدمت آؤں تے ماڈن تھور یا ہورا ان جنمت آؤں تے
 پکڑ بھین دو انکیان فیڈی رجھ بھیں موسقیں جسرا ہورا ان
 نیان لامگے بھے ماڈن کالا ٹری ہورا ان نیان لامگے بھے
 اک توٹلی دو بھے باڑد کا حسرکی گھاکھلیں سے وادھ ناہر ہورا ان نیان
 ڈولت بھائے رے ہتری ناہر یا ہورا ان ڈولت بھائے رسے
 نیک کیا واس کی بھی کیون بارے سندھ اٹور یا ہورا ان - ڈولت
 ہم کے لہجیا کاہ سوا ہورا ان - سیان کارنوان - ہم کیتھ جوگیا ہم
 بیدم درسن بیکپا اٹنگے - چھ بھردھوان بھوان ہورا ان - جیا کو کارنوان
 ہمری دوچ ہنا نہ سرا ہورا ان بن سا اوزیا ہمری دوچ ہر
 ہمرے چاڑ ہم ہن اپیر لے - کا یہ ہوتے او جسرا یا ہورا ان - دین اندھرا
 سیان گئے ال ہرے بسو ہورا ان - او گھنے بونوان - سیان گیلی
 اوڑے اُش پیت جرے اس شما نندھ دھت گھیہ ہورا ان دوین یا
 چوڑیان چوڑ چوڑ کا جسرا وان دھوئیں بیدم کاہنے اسے ہورا ان کئے بکریان
 سیان گئے ال ہرے بسو

اے مختصر	
دہم نست و دام تکرات وال	اور او کسے بسکیں ملت عالم کی مل
س سکب اپ کر کریں بیدم	و پنی بیتی ہل آپ ہی سے کہ لیں بھم
ذہن نے ذہنیتے ذہنیتے دارم	
دیت دل کر گوری محب فتنے دارم	
سچان اللہ تعالیٰ بیوہ تھا ابھی دم غیرت ہے۔ ہر چیز نام بھی جو دم ہے اور دم بھکا بھروسہ۔ اور	
و دم اور یہ دھوئی۔ بخشش ابھی ہے اب اور بیس قطروں سیاہ نایک دم سکھن۔ دل غمبوٹ دل	
پتھرین اور پڑھاڑ کر شکر کوں کا بہن ہے۔ یہ بے شرار اگ اور بے وفات کی خیالی ہے۔ بنت کا	
دم بھرتے ہوئی کیا زہن میں آئی ہے۔ ندا خیر کرے پر وقت کا روڑا اپنا نہیں بیان تباہے کا سامان ہے	
سنانیں کس دل بجٹے کا بیلن ہے۔	
غفل از من بہل آیا چو گوری نام از مس	
کہ ناگ جان من ہم ہانکان من بہوں آیا	
کیوسکرے غیلاستہ پیا ہے پیارے نعمتے دندانہ دش اگزادانہ نیاں مظہرتوں کا سماں خوند بدوست کی تھیں	
خیار و اغذیہ میں رُق دانہ لیٹھا مل ہے۔ مل کی بات ہے کہ جیسا جسے منور بر کی گاہی ایکل خیر نہیں	

ملائے نکال بکار نہیں۔ مجاہب نہاد میں خشام تھی کہ جلد و دکھنے تھے ہو۔ وہ تو راہت میں ہو گئے تھے تو غرب
جوچ پر ہو دی صراحتیں ہو رہیں ہیں۔ اعلیٰ نوت آتے لالہ نہ شان ایسا ہو ہوا فیض یہ سے لاتھیں اسوزدہ اس
بڑا ٹھہرے۔ اگر تریخ پڑھیں تو وہ سوچنے کا ویحش و ناز نہ اس ستر ہے۔ کیا یہ حق اُن نہیں۔

	نماز و فوایہ مشتملہ نہادیں داعی فتن
--	-------------------------------------

	آئندے ہو دم عباد نہستوناہ کرنے
--	--------------------------------

نہاد سنبھالو قتل۔ کہ، تھات کا تباش کیجئے۔ پہنچتی ہے بیان کی کوئی مشتملہ نہاد ہے۔ وہ ایس پر کافی
ہوتا ہے یہ دنیا کا ایسا اپ ہے۔ قریباً اس تھا۔ ایسا ہو دکھنے اور اس بھان نہیں کی فودو یو دکھنے۔ اس دم
اصحان سخن سخن ایسیں ہے تھے۔ خود ان لیے چاندنی پر ایسا دکھنے کیم ہے۔ میر گیتیں
کے نہاد کی سستی ہے۔ وہی سماں سب بستی ہے باقی خود بستی ہے۔ لگانیں اس سستی سے کوئی
نہاد ہو گئی نہ ہو۔ اور اس سستی فنکار اور نہاد نہ کیا گا۔ تو

	بستیت و بستیت بستی نواز
--	-------------------------

	بکھر سو۔ کبھی اندر گمراز
--	--------------------------

پہنچتے ہے دیکھتے ہستے خروج ہو۔ گریج کی انتیا بکے سامنے صراحت ہو رہا۔ ذہنیتی جیعت تھا رتو
تہذیب میں۔ ذہنیا باغیل تھا رسی۔ ذہنیوں کے موجود ذہنیا میں کے بکھر پر کبھی بچل
اہم اور بجا و ماسے لگا م۔ اس کی کوئی تزیینا ہے کہ اس صاحب اختیار و قدرت نے اس سیمیوں
کو اپنے دم بعنی نعمت من دی سے غصت بجا اس عنایت فرمایا جی اس کھام بے روپ معاشر
کو غصہ اور معنی کی درج سے خند کر لیا۔ کوئی سمجھو، وجاوٹ اور وہ قادر تریکم ہے۔ گریج ہوں دور نا۔

تاتا بول کا وارث اور تقاضہ ہے مظلوم ہے۔ اوسی کے بعد وہ سپر جودت علیٰ بکھاتے ہیں جبکہ کتنے
تیس اور سیکانگ کھاتے ہیں نسلکم و یا شرا و سیکانام میں گے۔ اسی سے پائیگا اور یکو دنائیں وہی
کراہ سے قبول فرمایا تو گفت حصہ اور پیرا پا رہے وہ یہ چھوٹو نشول اور کو شش بیکار ہے۔
گھونٹ پر پڑا بات ر حق صحبت اور کفیت درستہن جو بہتر ہے خودت اور
وہ سہ تاک سکوت کیا تا نہوش رہے۔ آئندہ دل کے پھولے میں ہو چکے ہے۔ ذہن اوری سے کام
ڈھونڈن آں کا اہتمام ہے۔ اُنیں سیدھی چیزیں ہی ہے۔ مگر انظر ہیں کی مدد و مددی ہے۔ ہو رکھتے
ہیں۔ کوہ ہر صنعتی طبیب و نقشبان سے معمور ہے۔ لیکن اعیاب سے یہ اتنا س خرد ہے کہ میری
گفت وہ ماخی موزی کو ہناظر اتفاقات والے خلذ پر کسر و سو سے دیکھ دیا ہیں۔ فقہا

	لکھنؤ ناگ نشیں کایا دیگار ہو نہیں ماہوا سانشیں سر بر زار ہو نہیں
--	---

} فقریہ سیدھی وارثی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمدی تعالیٰ عاص

تو کمال بدنکال ہے تیری شان بل جلا
 تو دلو نکا، اتفہ مال ہے تیری شان بل جلا
 تو نہ آپ اپنی شان، حیرتی شان بل جلا
 ہے دیکھہ موہیاں ہے تیری شان بل جلا
 تو تیری زد و ہم و فیاں ہے تیری شان بل جلا
 تبے دیکھے کل بمال ہے تیری شان بل جلا
 قبیل امریکاں ہے تیری شان بل جلا
 میں دیست تیرا مسل ہے تیری شان بل جلا

تو فونگ من و نال ہے تیری شان بل جلا
 تو اسید گاؤ سواں ہے تیری شان بل جلا
 بمال، دیکھا تیر مکن ہے دجال، ہرگز توبان،
 تیری لمیو نگو ہے جسچو تیری قرویں ہے گنگو
 تیری شنگ کامی تنسیز بمال ک کول نتا
 تو بے یار جلوہ مت، ہا کنسیز ٹیوٹ پرا جمال
 تو نکائے نکو فرش پر تو بیو ایسے انسان کو خڑی
 ہے ددکی ندا ہے تو تو بہریں کل شخابت تو

تیرانہدہ پیغمبیر کے کس سے جا کے تھے ہوا
اُسے دے جائے اسکا سوال ہے تیرنیں بل جلوں

نعت حضرت سردار کائنات فخر ہو تو دادخواہ محبوبیتی الحصطفی علی چھیت اللہ تعالیٰ

از سردار پانور بسم مصل اللہ علیک وسلم
رسیت خالق فخر بسم مصل اللہ علیک وسلم
حامي فخر من نوح و آدم مصل اللہ علیک وسلم
سردار من سردار خالق مصل اللہ علیک وسلم

او و دخشاں تیر انظم مصل اللہ علیک وسلم
سے ہے ہی کیا کل کے سرو بہرہ سی ہی ترہ ترہ
ذوبیت ہو جوں کو تھے اب حادا بکڑہ ہوں گوں تیز منودا
ربے ہو کر سبے اعلیٰ سبے فضل سبے بالا

ہنچیان سما عظیم دافت بخوبیت بیعہ م
نام رخو تکوہ عصر کر مصل اللہ علیک وسلم

خسل کر بھار دینہ
و وہ اپنی ہے اپنے تا بھار دینہ
میں سو جان سے ہوں شا بھار دینہ
و وہ بھوبہ خالق بھکاو دینہ
جوں پر میں یار ب فرمادینہ
جو ایر سکھ دیوار دینہ

را جا میرا بھا دینہ
کھڑا ہوں اکیلا میں انبوہ فلم میں
سبارک تھے بخدا کے دو چینوں
الہی دم را پسیں سانے ہو
نبھے کردش پرنگو پسیں ڈالے
دل بیگنا کے نہ کانے دے پوچھو

کمال باغی خالق کی بیسہ میں ہو ایں

کمال وہ نسیرہ عمارتِ حیثے

<p>اُن انت جسیں سخے لئی ملن نگل بستانِ خوب سرورِ یاض ملن مر جما عزمِ خوشی و خوبیں الٰہ طینی قہوہ نور پھے پا درست بے قتنی بے نگین چھے آرہانِ عشق لئینی اے شمشاد و کرم شیر پیغمبر کے دینی</p>	<p>انظر اوال من اسے جنتِ عالم زدن خاتمِ نبیوں مل شمعِ سجلِ صداقیں کششِ شست شی مل یا اسال یا کیوں نہ رنے کو ترسے نور ملی نوکھیں موتی دن ان ساریں کی تکب پر صدست بندی مقام کو محروم نہ رکیے لات</p>
<p>سل سختے ہیں تو یہ کیا سختنے کیہے راہِ یادیں ہائسر سکتی ہیں غرور ہیں</p>	
<p>اوہ دلکی دو بھال میں مٹی خراب ہو بوہاں میں بے نحاب تو پر کسوڑا بہو کسک ہماری ہنس میں مٹی خراب ہو منظہ میں ہونداشت کامیں میں جواب ہو</p>	<p>یاربِ شہیں میں مشقِ رسالت ہے جو ایوہلِ ایمیں فیروزے پر دیمیں وہ ہیں صدتے میں بو تراپ کے لیے بولائے مرد ہوئے گفتگو یارب کوئی سوال</p>
<p>دیر و مردم میں ناس کے بکس شنے دیر ہیں بیہم ہوا و دیارِ سالِ تمام ہو</p>	
<p>پر اس ائمہ پر بعثتے میں ہوت اسے دینے میں کی کیا ہے دینے کے دہنی تیرے فرزینے میں</p>	<p>= پس ہے ہوت اچھی کیا مزا ہر ایسے بھینے میں اکیلا میں ہی کیا عالم کو جو تو چاہے دے ڈالے</p>

<p>کو محیوب خدا کا نام ہے میرے سخنے میں ذپکہ کہا ہے ساغر میں نہ پکہ کہا ہے پئنے میں چاپ کے ہو گئے تم جائیں گے اب کہ بینے میں تمارا نام ہے ہر غایم دل کے نئنے میں</p>	<p>متی شش کو گرداب اور کا خوف ہی کیا ہے کہ اپر ساقی اتیرے پئے کا کام سستہ بنا وہ اب شوقِ ثبوت کا لجاؤں دل کو سمجھائیں س ابے ہم پتہ پر سلامِ حسن زمانہ کا</p>
<p>تمارا نام لیتے لیتے تراوم نکھل جائے بجز اس آندو کے کیا ہو محبوبِ عرب کیتے نہیں</p>	
<p>اسے مرے ہوا امرت سر کا دیکھو تو سی اپر کہیا امر اخیمد پار دیکھو تو سی جلودہ فرماں میں سے اپر دیکھو تو سی گھر ہے میرا مطلع انوار دیکھو تو سی آہبے ہیں احمد تمدار دیکھو تو سی مکدر ہے میں شالیں دیکھو تو سی اسے میرے مولا میرے غنوار دیکھو تو سی</p>	<p>صرہا ہے ماشیں بیانہ دیکھو تو سی کخشیِ انت کے کہیں باہم دیکھو تو سی با ادبِ نیزہِ محبوبِ عفضل میلاند میں آنکہ اس مہر العجی شمسِ المفعی نہمُ المدقی خروجتے تھے جبریل اُس میلان میں لہو کیا ہر بُجھ پڑا پ کو شانِ کلیم کیا فضیب ہے آپ کا کلام کے ہوں درد بُجھ</p>
<p>اوں گل گھر ٹر سہمان کی رہت کے طغیل بیسمِ اب رنگتی اشعار دیکھو تو سی</p>	
<p>وہ خل عالمفت ربِ زوالِ حسن میں ہو گلِ برادر میں پہنچوں گی خوشید</p>	<p>بُو طغیلِ شکر وال مادِ پتمنہ میں رہو مشامِ اہل جانہ میں پہنچوں گی خوشید</p>

خباہیں کے دیا رشہ زمین میں رہے
اسی نہ صستے اپنی عمر پر قریبیں ہے
جو اہل مغل تھے وہ اپنی زمین میں رہے
لہل سے بدلے ہو تو ہاں ہونیں ہیں ہے
ڈاکٹریل زیادان وابروں میں رہے
وہ منظر ایسی جلا زمین میں رہے

جو خداک بلکہ ہو رات میں محبت ناہ مرہ
رہتی جنگ بہار کی تھی دوسرے نے خلیفہ
چنگاہ بن گھصہ دیکھ یہ دبوائے
پہنچاں سلسلہ الف اعمی ہم سے
ہیں کیک مذکوہ سرتاہیں فیر دشرا کانجوانہ
شناکرے کو ہائے جس سب دُنیوں میں رہے

اوپر میں پڑتے ہوں یہیں ہیں شل پڑا نہ
بو شست بن کے جو ہم نکیں ہمین میں رہے

لیکا ہے ہمین یہے اپنیں ہیں کا
کیا نہ ہے بھے اپنی غریب الہمنی کا
نہ بھت سے اگرانگ عقیب ہیں کا
شاہ ہے سرمازی نازکیدنی کا
نادار ہوں لیکر ہوں مجھے نازبے اکیر
ہوں مغلیں دلکان گرفتھ سے غنی کا

لشیہا ہوں ایں سے منہولہ لہ لہ کا
کافی بے نفعہ نزل مقتنی میں ترا نام
رہنگیشی دن والی مبارک کے مقابل
منکورہ نہ تباہ کش سا یہ بھی ہونا
نادار ہوں لیکر ہوں مجھے نازبے اکیر
ہوں مغلیں دلکان گرفتھ سے غنی کا

اوکے بہر گین کی شناکرتا ہوں جیدم
شہزادے جمال میں مری خیر سخنی کا

سیبیں کہ یا آئے سیبیں کہ یا آئے
سنایں دو ہالکی شہبک کے جندا آئے

بخار نہ آئے زینتی ارعن سما آئے
محمدیات مترمل بولاک لدا آئے

<p>کریم ایے گنگاروں کو جاگ رکھتا آئے بیلے دن مسے گھری نیام ختم لانا بیا انہوں لیاض وہ میں مسجد مہر سے ٹکلوں تبا آئے مریے نیطن ہو کر لگرتواے سبا آئے</p>	<p>سمی ابے کا بخشی دولت دین گیرہ تو سکا زمین پر گورہ نے مبارکبادیاں کیں ہر ک غنچے کے لب پر گند تو حید جاری تما غیر گیوں سلطان غوباس بھی لئے آئے</p>
<p>شیا سریں مانیکا صد کلکیا بیدم گئے فرشتہ میں گورنر کی زست بڑھا آئے</p>	
<p>بھیبندادونوں عالم کے وال ترے باہم وہم و گاں سے بھی مال تیرے ہاتھ برخاستگی و بھال تصدق میں نبغیں کے ہر رات کال ترے قدر پرداری گئی بے مشاہ ترے ہاتھ بے گنج بخشش کی تال خبر لے مری اپنی امت کے وال ناہیں درے سے سائل گیا کوئی خسال بے میں کرم تیرے روشنے کی جاں تم آئے تو پہلی بھاں میں ابھال چمن کا ہے کس گھل کے نبوں ساماں</p>	<p>تو اعلیٰ ہے اور تیری سرکار مال تہ آشیاں عرش درکر سی سے بلا تو سروفتہ میر منٹی قدرت تیرے ن کے صدق تھیں ہر ہزار دش تری شان مال پر فعت تصدق تو ہمچا ہے جس کو عطا کر مسند خبر لے مری اے غربوں کے داش جو آیا اے دولت دین عطا کی بڑھے ہڑن پتھر رست کے حلے اڑی نلکتے کفر کا نور بن کر بنکس کے دروازے پھر بیل دربائیں</p>

بھی بھوم اور میس من کے نام نہ	شنسیں آکے داؤ د سجن بڑا لی	
	تسرت ہے تید ہم کو مر جاندیں روکر پکڑ کر جوئے میں رونتے کی جالی	
نظرم عن رائستہ		

بُو شَب وَ سَلَّ مِنْ سَطْنَتِيْ مَلَّيْ جَنْ مِنْ ثَمَانَ كَعْشَكِي
 قَوْزَمِيْ سَهْ وَ شَرِيْ بَرِيْ تَلَكْ هَرَلَ شَنْ بَكْ كَرْ وَ شَنِي
 بَنْزَارَ خَوْفَيْ وَ لَبَرْمَيْ دَهْ بَهَارَ كَاهْشَنْ سَهْ مَيْ
 بَوْ سَوَادَ اَپَنَے بَرَاقَ پَرَكَے جَيْ بَهْ جَهْلِيْ پَكْ لَجَنَيْ
 لَغْنَ العَالَ بَكْمَلَهْ كَشْفَ الدِّيْنِ بَجَالَهْ
 مَنْتَ بَعْدَعَنْصَارَ سَوْ عَلِيْ دَالَهْ
 شَبْ شَرِبَ تَرَبَ عَنْكَنَ كَيْ كَے تَابَ ہَوْ کَرْ ہَمْ سَرْمَيْ
 نَهْلَوْنَ مِنْ تَرَیِ سَسْ تَازَهَ كَنْ زَرْ بَنْگَهْ دَوْ زَرْ بَهْ تَازَگَيْ
 شَشِیْ پَسَنْ یَادْنَوْ کَهْ جَبْ یَادْ اَسَسْ بَیَارَمَیْ سَادَگَل
 تَرَامَشَلَ كَوَلَیْ بَرَانَوْ تَرَسَ مَدَتَتَ جَاءَوْنَ مِسْ يَا نَبَیْ
 لَغْنَ العَالَ بَكْمَلَهْ كَشْفَ الدِّيْنِ بَجَالَهْ
 مَنْتَ بَعْدَعَنْصَارَ سَوْ عَلِيْ دَالَهْ

وہ نکا دست جو دیکھ ل ہوئے سست زاہد و پارسا
 کوئی ہ لا بھسکو سنہایو کوئی بولا الجھو کر میں چلا
 اس بیطرت وہ سرخوش او ا ہوا عازم رہ کر رہا
 در آسمان کا جو پت کھلا تو کھایا ہوروں نئے بر ٹلا
 بلع العلی بکمالہ کشف الدینی بجمالہ
 صفت جمع فضلا مصلو طبیہ و آله
 جہاں آپ آپ ہ ہوندے وہاں کئے گام دوئی کا کب
 وہاں ذکر و مصل و فضلا کیا کر جہاں خوکوئی دوسرا
 وہاں آپ آپ سے وصل تما دہاں آپ آپ سے تعاوندا
 بجز اس کے اور کہوں میں کیا کہ وہ نور نور میں جا ٹلا
 بلع العلی بکمالہ کشف الدینی بجمالہ
 صفت جمع فضلا مصلو طبیہ و آله
 کہیں دہوم آتی کر دہ آگئے کہیں شور تاکر کہاں کہاں
 کوئی نورہ زن تھا کہ ہیں کہہر کوئی کہہ، تھا کہ ماں سیاں
 یہی نلفند تاکر ہاگاں سر بر ج خوبی ہوا عسیاں
 جو نظر ہے ستر انہ وہاں تو پکارا بیدم خستہ جہاں
 بلع العلی بجمالہ کشف الدینی بجمالہ

حستِ جمع فصلہ ملودیہ والہ

غزل و نتیجت حضرت امام الطائف سیدنا اسد اللہ الغالب و اعلیٰ کرم اللہ و خواجہ

مقصود ہیں آگر ہیں شر انتا عمل
پیدا ہوا نہ گا کوئی دوسرا اصل
ہو اما مرے امام مرے پیشو اصل
مقصود افرغش ارض و سماں
ہنام جی خدا کے میں نامہ مدد اعلیٰ
دریافت کیا تھیں اسے میں مشکل کشا عمل

دستِ الراکیوں نہوں خیر نہ داعی
بستر جا یک دوست نہوں بیٹاں
جن دو بھیں نہیں کہ اوں اس کو نایا ہوں
ارشاد پاک نخیک نفسی تے یا کیا
دیوار او خار دیندا ہے دیشتے
بندوں کو اونٹ نہ رہ صاحب کو نہ فت کیا

بیٹے ہم ای تو پا پائے ہیں مقصود کا نات
غیرِ انسانیں و متن سلطنتے نلی

صاحبِ تاجِ بُلْ آتا تم ہو
منظہرِ شان کہہ بیا تم ہو
میں کہا یا علی کہہ بیا تم ہو
من کی کشی کے ناغہ اتم ہو
اور انتہی بیان کیا تم ہو
یا علی اوس سے بھی سوالِ قمر ہو

غیرِ اکیا کمون کر کیا تم ہو
مسدیرِ ایا تھا، می دوست
میرا منہادر تھا، می مامی
سب سے پتھریں کے پار دہیں
نو اسکا ہوں ہولا کستا ہوں
جتنا سمجھا ہے اور سمجھوں گا

کیوں نہ تم پر نثار ہو سیدِ م
مرے وارث علی نس اتم ہو

حضرت محبوب سیمان قطب بان شیخ غوث اعظم سلطان محبی الدین ابی محمد

سیدنا شاہ عبدالقدوس جیلانی شیخ المذاہع

رسول اللہ کے جانی محبی الدین جیلانی	بخاری شیخ زیر دانی محبی الدین جیلانی
فائدہ غوث صداقی محبی الدین جیلانی	اسیرِ دام الغت ہس گزناہ سبب ہوں
ائشی قطب بانی محبی الدین جیلانی	ذہ کا دلت ہے مشکل کشا کے لاڈو اے
تسیں زیباد ہے سلطان محبی الدین جیلانی	اسیر و صرسردار عالم غسر و خواب
تمارے درکی درباری محبی الدین جیلانی	جیسے دونوں جہان کا راجہ مجاہد ہمہ تھائے
بسے محبوب سیمانی محبی الدین جیلانی	ذہندستان میں تسا او بیسے بنداد باؤ

ترنابے یہیدِ حک کرتے کتے مر جاؤں
محبی الدین جیلانی محبی الدین جیلانی

مئی غوب سیمانی کے صدتے	مشیر اقبال عرفانی کے صدتے
جناب غوث صداقی کے صدتے	بخاری پوستانِ مصطفانی
کل گلزار زیدانی کے صدتے	معین الدین ابی میری ۃ قربان
محبی الدین جیلانی کے صدتے	

جس اپنے پیر لائیں کے ساتھ بنا ہے سینے گزارہ غلیلی	قصہ نہ جو انہیں پر زمانہ رسول اللہ کے بانوں کے ساتھ
--	--

فَاجْتَمَعَ مُلَكُّوَنَّ
رَسُولُ اللَّهِ كَبَّلَهُ

صَحْنَتِ مَنْدَلِ الْأَصْلَمِينَ سَلَطَانُ الْكَلَمِينَ خَوَاجَةُ تِواجِيَانُ
سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا خَوَاجَةُ بَعْدِيْنَ كَنْجِيْرَقَانُ
سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا خَوَاجَةُ بَعْدِيْنَ الْمَدِينَ كَنْجِيْرَقَانُ
سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا خَوَاجَةُ بَعْدِيْنَ الْمَدِينَ كَنْجِيْرَقَانُ
سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا خَوَاجَةُ بَعْدِيْنَ الْمَدِينَ كَنْجِيْرَقَانُ

تمہاری نسبت ہر ہم والدیت ہو سلطانِ المسنون غریب نواز زیرت و افسوس والدیت ہو سلطانِ المسنون غریب نواز اک بام ہیں جی عنایت ہو سلطانِ المسنون غریب نواز اک بام ہیں جی عنایت ہو سلطانِ المسنون غریب نواز	ظہرستِ بانوں سلطانِ المسنون غریب نواز کشافِ معانی پہنچانی مددی طریق غداوانی محرومہ رکھ پیا دے صاتی اس دار میں اک ہر ہم باقی گھنیکی نہیں بلکہ سوی مشور تو ہوں بدعتیزا
---	---

بَعْدِيْمَ نَجَّاهَهُ بِإِيمَانِهِ
مَبِّئِيْنَ آتَانَ نَفْتَهُ سَلَطَانُ الْمَسْنُونِ غَرِيبُ نَوازَ

غزہ

خواجہ خواجیان دوہائی ہے سب کی تیرے یاں سنائی ہے آرزو بس کو کیونچ لائی ہے	جانِ ناشا دہہ بن آئی ہے خواجہ مسند الولی غریب نواز میں جی اسید وار آیا ہوں
--	--

<p>رہنا و تہ نہ سائی ہے آپ کے قبیلے میں خدائی ہے</p>	<p>و مقصود سے ہوں کھوسوں دور آپ جو چاہیں جس کو دے دیں</p>
<p>تیر بیجیم بول تیرہ ابردہ ہوں ابس تھیں تک مری رہائی ہے</p>	
<p>زبانِ نہال کیجئے ہے نہل ہی کام کا خواجہ کرہ جائے زبان بازوں کے ولیں و مصنوعات کمی ہے خیل خروجیں تیریں بالکل ادا خواجہ خدا کا توپ اور ساری خدائی تیریں یا خواجہ پہن ہوں سختِ شکل میں مرے مسلکِ خدا خواجہ ترے ہوتے ہوئے لکھ سے کردیں اسی خواجہ</p>	<p>کھوں لا کر تصدقِ روضہ اندس پر کیا خواجہ شکل آپ سے کیجئے ہوئے تین ادا خواجہ ذانیں اکنہاں اونکی عورہ نہیں کیے سمنی سرکار ہے تیری جسے ہو پا ہے درے ڈالے مرد کا وقت ہے العذابِ سرمی مرد کیجئے ترے درکاگہ اہو کرتا محتج کلا کر</p>
<p>تمارے نامِ نامی کے سارے پر جایا بیم مرے ہی کتے کتے باعینِ امدن یا خواجہ</p>	
<p>مع حشرت بدۃ العافیہن سید الشارکین شماج الواصلین خواجہ جو اجگان خواجہ طبا این بنجتیار کا کل قدس الشدیدہ العزیزیہ</p>	
<p>خدائی کی افادا بے تعجب میں سلطانِ حقیٰ کا جہاں و فضیل بے تعجب میں سلطانِ حقیٰ کا</p>	<p>زمادِ عمارتے قطبِ دین سلطانِ حقیٰ کا بشر کیتے لکھ اس سر زمیں پر سجدہ کرتے ہیں</p>

وہ عالی حوصلہ بے قطبہ بن سلطان میشی کا کرمیانہ گلابی بے قطبہ بن سلطان میشی کا تکف خالی بے قطبہ بن سلطان میشی کا الگیا بے مرتبہ بے قطبہ بن سلطان میشی کا	عنا کرتے ہیں نہ انگلی ہائی دولت فتحرہ نکو شرب ختنی کے پنے والے اُنکے پل باری نیس کی ایکے قدموںی دولت زیب ز نیسے ارشک ہوتا رہا بے بصیرت سے کھل پونے
--	---

فراہٹ جاؤ اپنارہ عاگئے دو بسیدہ مم کو کر جوں اس بارے بے قطبہ بن سلطان میشی کا
--

سعی حضرت شیخ العالی مسراج السالکین اغیاث مہذفیت کجھش خانوادہ جشن
 صدیقہ نور شیر مسند خواجکی خواجہ شیخ فرمید الدین کجھش خانوادہ جشن قدمی

مسدد اویا فرمید الدین گان جود سخنا فرمید الدین میرے گلگون تبانی الدین تیرے در کاگرا فرمید الدین تیرا مسماج یا فرمید الدین ب کے ٹھککشا فرمید الدین	منظر کرسی یا فرمید الدین معدن لطف و معنی احسان خواجہ خواجکان کجھش خانوادہ کمیں بترے بادشاہوں سے تیرا بندہ ہوں تھیسا ابردہ ہوں کام آبامری مصیبت یں
--	--

تیرے دروازے سے کمال جائے بسیدہ مم بینوا فرمید الدین
--

مختصر سلسلہ الاداریہ کیا میں
حلہ بستان خیمن کیا پر میدان تحریر و تغیریں کرو دن
چشتیہ بن الشاخ خواجہ نظام الدین ولیا محبوب الہی ندی کی نوش قدس سرہ

فرید الدین کے پیارہ مرتپ صدقہ شان محبوبی	نظام الدین محبوب الہی بیان محبوبی
خدیو جیشان فخر خوبیں محبوبی	میر لکب خوبی افسر مختاران محبوبی
نایاب ہے تیری ہر ردا اگان محبوبی	پلکتی ہے سرای سوتے کی شان محبوبی
نظام الدین نسیرے مقطوع دیوان محبوبی	سونجکے چاند نے لڑکی عنوان محبوبی
سرپا معدن مہم بست کان محبوبی	درتابیں مہم مصطفیٰ پشن دل آرائی
اوہ بھی اور یہ شہزادک پیکان محبوبی	تناہی کے دل ان پیارے نظر کا نشانہ ہو
تمہیں کیا چاہئے محبوبت سان محبوبی	سرپاسانچہ نوبیت میں دل کا اہم ہو
خدا کا عرش اعلیٰ ہے تیری بہت محبوبی	پیارہ مدد ہے ماں لئی قلم قہست مراتیے

مرح خضرت انتصار الہا صلیم مصلحتہ بیاہ میں امام الٹکریں جس سبائیں سماوں سے ہم بیان کیا ہے اپنے المیر
محمد عالم میڈنات ایشیت سیدنا علاء الدین علی ہمہ صاحبہ کیہی قدس سرہ العزیز

علی احمد بن الدین صاحبہ پیر لاشانی	دُبُّ بھرِ حقیقت نسیرہ بیان غمدادانی
مرا دعا شتر بیان ذہنہ نبوب سجنی	گل بستان محبوبی سرایں مجن نوبی
بیاطن الہمی صورت بغاہ شکل انسانی	شیم عطر توحیدی گل بستان تغیری
تماریں کاکہ ہر روٹی میں ہے مکہ نہاداں	بزرگان کی مرتکہ ای کپسہ پا نہیں کےتا
بناتیہ میں بدولت غیرت گلزار رہا ای	دیکھ کر نسبکو خشت ہو کتا تما اک مالم
تجھی کوڑہ بندی سچر لی میں تصویب روان	مری امینی تکی امینہ فانے میں حسیں ہیں

اُس سر کا باری و کنے مڑو نکلے پا ماری
کمال بامنگی بیدم پہاڑ کے صہیں دہانی

من حضر قباد کا بند و م شاہ عبد الغوث قادری کی المعرفت میں باہمیت و شہر لفظ قفس شاہ

<p>لہب بن ابی طالب رضی دولاۃت مدحے الدودی شمشیر لطفیں مسندین شہزادیں بذوقیں ایک جمہوری ایت و دعے ایتیت مدحے بیکراست مدحے</p>	<p>حافی و دین شیخ شخص ہایت مدحے الددی شمشیر لطفیں مسندین آن تاب فلک عز و سرہ بی شرف امہ زبرد ترشیہ دوارہ جمال</p>
<p>ذکر غربا پشت و پناہ بسیدہ حم مخزنِ جود و عطا کان سخا دت و دعے</p>	

عن مددوح عالم عالیاں حسنوا ماما الولیا حضرت سیدنا فوادیہ آرث پاک اللہ خرمج

<p>سر و دریت مسندین جان مصطفیٰ و ارش دوہریا میت نیت نیز بریج سخا و ارش اہم تردار یہ پشتیوں کے پیشواد ارش اعلیٰ مسین داہت امام الولیا و ارش نہ اگون ہر تیر سوا توہیں بتا ارش</p>	<p>بھار بائی نیز برایا دگا مرتشی و ارش شہزادیم فیک تاج بر اولیا و ارش ویز کے بہن شیر کے دام بند کے وال سرپا این الہیت فروں شمع عرفانی لندیں، فوج خلیل الغرض فریاد دنیا میں</p>
---	--

میں تسلیم کا حارس موقع پاکے کھلیت
بونجائز کیسے تکمیل ہر سے باورہ وارث
عالیہ ایسا ارجمند تھی اور
نہ تباہیں کافی دوسرے اپنے تھیں

تجزیتیں ٹھیک تھیں تباہ کے کھلیت جائے

ترسیم تراویہ تسبیح امین وارث

کس بندے کا نہ سے جب کہنے لگا کہ میراث
تو ہبھتہ سمجھدیں کہ اسیم کے باوارث
میں صدقہ نہیں کشی روز جزو وارث
صعنی انہیں ہی آوازان ہے اداشت
اگر کچھ جانتے ہیں میں تصرف اتنا کریا وارث
مراتق مرامبو امراوی میرا وارث

علیٰ وارث خوبی وارث ہو اوس کا خدا وارث
کوئی بنتیں نہیں کہ جو اگر کسی نہیں انا وارث
میرا ہی تو اس بڑی لگادے اپنی تسبیتی
ریتیں تک نہیں موتون جلوہ ہی میرا وارث کا
وقتیں ایتکو ہم شناس سے واقع
تو اپنے بزرگروان خلیج توجہ کیں اے کا

حیاتیہ جاؤ ایسا پاکے جو عرضے اون پر
حصقت میں میں بیدھن پڑا اب بخوا وارث

نکاو ہم لعاۓ وارث دل دنگر سبایا سے وارث

؛ بان سبے وقت خود کے وارث ایس سے میرا زندگی وارث

خپول اور شکر سے عابر کمال کی قتبیہ اور دل کیا

نہ نہیں کیا تو کیا کہ دصرحت سیوا سے وارث

فدا کیں بان شاکوں فرمیتے کوئی کوئی منقوص

بادیا

بے ایتھے پر ترمی صافریں ماقی
بے ایتھے تام قبر ایل غمیں ماقی
خوب دنستہ زکار کام دن نصیں ماقی
گناہ نکر دنستہ اور دشمنیں ماقی
پاسہ باندھ دنستہ خدمیں بزرگیں ماقی
پاہے بندھا پاؤں کے بھی پڑھیں ماقی
لئے بندھے سوچتے جو کسی میں ماقی
ترمیں بندھے تکھیں اونما دشمنیں ماقی
پاہیں بندھے شراہت نصیں ماقی
نشاپنگیں ہے اگر کیہاں نہم تیریں ماقی
چمکتی ہے پہاں ملکتی ہے جستے یہ ماقی

فرمیدا اور دنستہ ایڈن ماقی
دو گان فردوس میں ایڈن ماقی
ایڈن عالم فرس آیڈل بے پتے اور دنستہ
ایڈن پاٹھے خوشیں طلب ہوئیں ماقی
درستہ حکم الہ ایڈن بے ایڈن ماقی
ایڈن کے پستان و نر دنستہ میں ماقی
پنلا بسب دوڑھا عکار کا توہین بے پتہ ماقی
جنارول مکتے بزرگیں بزرگیں مارڈا لیں ماقی
نادل بھگ یہیں بھر خاص کرڑا از
انہوں پر ہے فرق مدد ایڈن بے تائیں کرڑا
زندہ بزرگیں بہابھی انزو فریڈا کوہ بہر مکن

بے ایتھے بے ایڈن میں میں ماقی

جیس کیا ہستیکا فرہیں جتاب شفی کو کے
نذرست بیان کیسی دلی وحدت ہیں نہ سکے
بیس میں ہیں بیس میں ہیں بیس میں ساتی

شہر کے اونٹے اپنے ہیں نہیں نہیں پل پتے
جمیں میں انبیا مسیح اور شتر کا رسیں ساتی

خدا اے اے کے تو ہوا اور میں ہوں	دیکھو آرزو ہوادو، نہیں بھی ہو
مرغی بیان کوئی کوئی اور میں ہوں	آرزو سست میسا شست ہو تو ہوا نہیں
ہوا س دشت ہو جو اور میں ہوں	ہواں تک تو پیدا ہوئے شست
تو ہوا آپنے رکو ہو جو اور میں ہوں	نیکیں نہیں آئے آنکھوں میں سوت
پیا لامہ جو ہو جوادو، میں ہوں	لئے میں با تھوڑی ہوتے ہو تو ہو
کھال نکلنے صدھو ہو اور میں ہوں	اوہ نہیں شکر نے مغلیں ستریوں

کسکی تینا برو کہ رہیں ہے
کہ سید وہاں کو ہوا، میں ہوں

اوھوں نے ہستکیز، ڈیکھو جو اپنے ہو جائیں	کما ہے کاریں لیکر کوئی کوئی ہاتھ لے لے جی
چڑھے آپنے دیکھے تو میں بیاں کے سرو پر جیں	قدم لے پینے دیکھے تو میں بیاں کے نیکر
مدد و مدد کے پندرہ رہے اتنا ڈینے بیاں	تمہاری میں تینا برو کے بھاری کما نے کا پھر کے
بیاں دھار جا بیس میں دھنیں گل غصہ دنار	نیاں دھار جا بیس میں دھنیں گل غصہ دنار

اجھائیکھ جا سکو جاؤ سچے ہے نے مطلب ہے

نہا کے گھر سب تھیں دنوں کو جس دینا بھی

بہل باتے رہیں سانچے تراں کی نکلی نہیں	بہل باتے رہیں سانچے تراں کی نکلی نہیں
تومان تھے جس و ماقع دیتا تھا نہیں	تومان تھے جس و ماقع دیتا تھا نہیں
خوش تھے میاں کوستہ بکھری نہیں	خوش تھے میاں کوستہ بکھری نہیں
بیٹے پڑیں ہیں لئے میں لادیں نہیں	بیٹے پڑیں ہیں لئے میں لادیں نہیں
لئے جائے پکاریں مرگر والوں اشکی نہیں	لئے جائے پکاریں مرگر والوں اشکی نہیں
بہم ایسا شدائد نہیں پیدا نہیں کی نہیں	بہم ایسا شدائد نہیں پیدا نہیں کی نہیں

اپنے بیٹے نہیں نہ دیسیدہ

خون لئے کی زین کے بخانیں نہیں

کرنے نہیں سلیمانی کی ایش	سر بیجہ دہلی میں تین کاش
ایسی ہے جسیں کوئی تلاش	اونکے وصال پر اسیں ایسا
جیشم بیا، صنم نزدہ باش	سیڑھیں کر دیئے نہ دگو.
لیکہ جی کروں میں اتنی شا باش	آڑیں ایڑیں دیوار طلب

بیسہ میں واپس آتا در غش

دھرمیاں کلندہ تباش

لہنی تندوں میں دیکھے اکابر ابروں میں	یکناہی ستر تھا اپ اور دشمن کی بیویں
لکھ ہوں ہرہ، لکھ مگریں دلمیں سلپوں میں	غیب میں کسی کی زندگی شاہی کہلاتی تھے

اُر بیانِ اپنی ہے مگر تو عشق ہے جاؤ
جس ہیگی کوئی نہ ہے امور کے ہے سہ ب
دھنی اپنے کھنڈ پر اپنے دل پسناہ ہے کسی کو سی
کسی نہ اس بیانِ عالمیتے ایک چشمیں
دھنست احمد سے خوفزدہ فرمائیں یعنی قوب

کھلیں و دھن جوادت پیشے میں دہمیہ حرم
پہنچ لیکی جیلے یہ دنہ تک کی خوشبو میں

غزل

بنتے زندگی ہوا باس جاں اوسے اپنے زینت سے ناد ہو
بنتے ہانپریاں لوثیں اوسے کہے سبڑہ فراہ ہو
ہو جو اسے شوق وصال میں بے اپنے ارب خیال میں
و زادتہ کے کیسے ہار غم بے سر جی نداش ہے باہ ہو
بھی آرزو ہے کہ جان جاں ہزاہم فیضت ہوا مردوں
خیر کے کہے میں نہ صلی گر تیر میں رہ گندہ میں مزاد ہو
بھی اس طرف کو ہر آمیوں تو خیرم رفت سکتا یو
مرے حال زادہ پائی کرم کیں ایسے نیم بھار ہو
وہ مرے گرماٹے اور فیرت میں بیدم اور بیسے سانتے
جلے کیوں نہ مہیں دل مرار اسیں کیوں ذنگا رہو

غزل

وہ نہ بنتی یا بنتی یہ بنتی بنتی مانی اور وہ فی
وہ بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی کی
بنتی
بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی

بنا بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی
بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی
بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی
بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی بنتی

مردی کی فیض دل سے نہ رکھتے یا میری دل
کیلئے کیا غیر جید و مردے والی پریشانی

اپنی بنا دیتے رہے لاج بیا ہیں
مرد سینے نہ سے، اپنے میری پا ہیں
دست شوق کی بیکاری تو نکال دیں ہیں
اپنے اونٹ کی بیکاری تو نکال دیں ہیں
اپنے بیل سب خرگ کے تکلیف ہیں

تم بخوبی دناداری جانتے صدر ہیں
وہ قل دل جانتے پر کہتے ہیں اور ہر
یاد ہے شرب و خود میری ہلاں نہیں کیا
کیون خداں یاد ہے چھوڑ کر جسیں تھے
اپنے بیل سب خرگ کے تکلیف ہیں

جید ہم اسی و نی پر دلائل چھبرت مو قوف
بلے بخار کوہ تیشیں اور زندگی دیں آہیں

تو گویا ہے دل میں ڈایا پر شکریں ہو
اکھیں اس قریش کی بے وہ خواہ بکھشن ہے
وہ سرگزیں تھے نہیں اور وہ برازخ نہ کیں ہو

شب دریں اُنکے دست مانیں پریق دیں
نہیں تو دلیل سے لئے ہیں بیاس لئے
انسیں تو سلیل ہو فیر دل کو مکرم قتل دی دیں

قصد ق دیکھیں کے لئے ن پہنچا ہے پروانہ
از بر قریب خوب ہوا در بیکت شہزادشن ہو
اور ابھی اوٹھا نامش نے پر پی نقی قسمی

پر کہتے کہتے بدیدم کشتہ وارث نے دستی	اُنس کے کہتے چنت نشانیں میرا مفہوم ہیں
--------------------------------------	--

اُس سرداہ پورا سے تو بتاتے پھر کون اپ کو بنا کے مرادیں سنلتے پھر کون اک پانی تل لکھتے تو بہبہ فڑھ کون پارا ہوا ہون ہو تو بکایا کے پھر کون	تصفت بیانات بڑا و تباہ کریکر کون خلوت خاص میں تو صہ نہیں بالذات لیا تو عول اہمیت نہیں آبی حیات روزست بروزست کہا تو کون تو شکرانگی
--	--

بے پے پر سکے بیدم ہو تو بوب کیا ہے اپ میں پیش نظر ہو شہ میں تھے پھر کون	
--	--

غزل

X اوہ بہت سیدہ قہر ہے نگے لے میرا کوڈ نگے ترمی ہر روز اک خلیل ملز مسلم نگے بلا بابے تھے اون کل اپنے افر نگے ہماری سیدہ ہے تو نصیر نہ بندی نیا نگے گراب کی کریں بیوہ جیں دیکھا نہ ہو نگے کر غلر دھوہ میں پسیرا نصفت دُرم نگے	
--	--

مزارت اوصاف تو میں نہیں دیکھ بنائیں جزوہ جزوہ پھر فیاضتے مرا لے ہوں خیال پا تیرا لہرے دل کئے کوئی اے اچھی کی بات بے ڈون کل ائی باسیدھی تو نہیں نے تو سیکھ فیر کو جہاں تک لکھا یا تھے ستگردہ ستمگر ناتاؤں آشنسے ڈالوں پر	
--	--

دل پر غم نے غم کرنے میں بیدعہ وہ مزا اپا
کہ غم نکھلے تو ہم نکھلے ہو وہ نکھلے تو غم نکھلے

گلزار شمن کو جسی دارب نازار محبت ہے
سر انکھوں پر ہے جو کچھ ہو گھر تیر میں جو لٹ ہے
اپنی تلمیز میں بیٹھیں وہ لکھنے کی تیر ہوتی ہے
ند کل شن میرا بات کہتے ہیں شکایت ہے
تو اب فرمائیے کیوں نکر مریض غم کو حست ہے
جس سے کوئی ایسا بونے سب سے کوئی حست نہ

بلانماں بیویوت آئے ستم نوئے قبضے
بچے پر واہ نہیں سوہا در ہواں جہاں ذلت ہے
وہیں والی تکڑا ہے لس تراور و فربت ہے
علان شکوہ ہیتاں ہائی بیاں فیروزے
وہ اوس نے اخیر پر اکھاں نے جسی ہنہوڑا
اب ایساہ لمحہ اُنکے قدر لے اکھاں پاپ

نہ دل لکھوں اُنی ہیں نہ ازاد ہو بیدعہ
نہ دل دکر کہ اُنی تیریں طرح پاندھ لفت ہو

غشنزل

وہ جس سے تھیں کہاں صورت پیاں بنوں
شہ نفضل ہوں کہی اور کہی پر وادن بنوں
مود جبار بول رعنے میا نا نہ بنوں
خاک بھی بھوں تو خبار رہا صینغاڈ بنوں

سنا تھاں کے توبہ ہاتھ سے ستانہ بنوں
لے کر پڑ دشمن سہاں کہیں قیس عربیں
سر سے پانچ لفڑ شوق کی پتل بن کر
وہم را تکفل میاں مدد اپر نکلے

بن پچھے بندہ بت حضرت میر علام اب کی
اسکو پیٹھے بھی سکتے کہ بھوں یا نہ بنوں

غشچل

اولی یاں تک مئی آندر کو جذبِ صحت کا حل میں
 کوں لیاں کی بجہ نو قسم ہے لیاں کے محصل میں
 طریقِ صحت کی دشوار را ہیں کوسر کا لے ہیں
 کہ پتھر آتی ہیں لا کروں مترجم اس ایک مشکل میں
 یہ دوری بھی ہزار کا سر کی دوری ہے عاشق کو
 کوئی نہیں صادر باں ہوا دریں لیا ہے محصل میں
 بے آسان نسیں انسان کرتا ہے دشواری
 نسیں مشکل نسیں کہ کام آہ میری مشکل میں
 ہوا عالم میں اوس کا ذریح ہونا حشر کا ہونا
 سک آتی ہے عطر نہ کی خونِ صن دل میں
 طریقِ عشق میں لا حاصلی کو نہ محاصل بے
 رہے وہ رفائل میں ہوا اے فکر حاصل میں
 شبِ رقت میں بے نہ اہنی اہنی راہیں بیدار مم
 رہ آہیں کام آہیں اور نہ نالے میرتی مشکل میں

برائصہ ہنسا کیا ہے کیا سنو کے پا تسلی میری	ہپتا، ہیسا آپکے کیا ہر بان بڑا ہیں میری
ہست بلدمی نبڑی آپکے اے سہیں میری	ہوں سوزندیں سے ناکے بلکہ بڑیاں میری

کم س کہ بھی ترکیں کی جنے کا کو میال مرگ
 نہیں کہ جسے بہاں ہاتھ میں بیکاریں مریجی
 شد امارت کے نیبا میں تو نبودیں مریجی
 خدمتے کمال نیبا میں کی جیہاں میں
 لش بانیل کو ادا دست جان کاواں مریجی
 ترس دستے چخوں سے کیریں دھنیں کیاں یعنی
 فتحہ دھیر کر حاد رہا ولدار یاں میری
 ہر قن سی خطا پر کافی جعل ہر بیان میری

لئے دفعی اور ناداں میں لے جائیں
 دھنے دیے دستے مون پر تدوں عین نہ آئی
 نہ اپنا لیکھیں بلکہ جانے دیتی میں
 دیواریں لکھ کیا اصل ایسے کو
 اخراجی دیکھ کر دیکھتا ہے کہ کیا جانا وہ
 ایساں میرا دھیریت فخر میں دستے ہے
 شب دوستیں قلم لیا جو سیہ میں خرا مشق
 ٹیکل تائیں کی جائیں جاؤ پہنچ

وَرَبِّ الْمَلَكُوْنَ كَمْ يَرَا بِنَاهُ لَهُ سَبِيلٌ مُّبِينٌ
 دِبَاتٌ هُبَّرْتَهُ رَبِّيْنَ مَحَايِيْلَ مُرِيجَيْ

غُشَّر

غُشَّر کیں غُشَّرے ہیں یا اس میں ہو ہے
 تو پھر بایران مرے چین میں ہو ہے
 سعد بخاری صورت ہم اسی چین میں ہے
 تو پیچے شکر ہم تو کے پیسے ہم میں ہے
 سغَر میں غُشَّر اور آب و دلن میں ہے
 اقبال غُشَّر اور بہبہ ہم سخن میں ہے

اولاد ناٹ بکھنی نہیں کے پڑے پڑیں
 اہم کشتیں مارٹس موسے آنون میں ہو ہے
 شہزاد شہب زید انجمن میں ہو ہے
 شہزاد اف سپر اگر آنون قیس در ہے
 الی عزم مولی میرم ایں فیض میں ہے
 زار عزم چوہنالا جزیرہ سیدا

اُر دیرے بعد مرا ذکر انہیں میں رہے ستم ہے ہم ذہن کر گئیں میں رہے وہ شش بیٹھی قیوینی انہیں میں رہے مرے وہیں میں ہوا غر کر دیں میں رہی ایسے گھوکے کسی زلف پر شکن میں رہو جو داہم لف کر جو نے چاقون میں رہے بھار آپ کی راچکی تپن میں رہے مشلِ ملیں بے عالمانہ انہیں میں رہو وہاں تجھی پریں بستک دیکن تھیں رہو اسیں خیرے پر گھونڈنے کرنے میں رہو	میں بزمِ حق سے کچھ لیں نہیں تھے غرض سے اس نے رہن کا لفڑیا ہے میں بزمِ شکستے بلدارِ م شب فرت ملامِ ذکر میں تھے ریکی میرنی ہے چاقون سے جو اے بیش نبوات میں تماہِ مرامی جیع و تاب میں گھر تھی قریب کیوں مر جائے آپ کے ہمراہ لگن گھونے دیں باغیں درگاہ ہیں زبانِ صہنِ حبیک تراہی نامِ رثوں کئی مشعلِ شمع سر زبر کے خغل میں
---	---

نخل کے میان سے خجڑ کہا نے کا جو ہر
 مژا میں ہے کہ پیدمِ سخنِ ہم میں رہے

غزل

کو تھرت آرزو نے کچے مل گئے روت ہوئے محبتِ اون توں کی دینا دُنیا کو کوئی ہو میں حسرتِ ہری محرومی قسم پوری ہے کو دیکھ آپ نے سر کارا لفت ایسی ہوئی ہر	کس بکریں کی جلت آج اس دُنیا کو ہوئے اپنے بھو نہیں پانا ہو جیکوڑ بولی ہے جانکیوں کے وہ غیر کے پلو میں بیٹھے ہیں کہیں میرا طیحِ اونکو ہوئی دل اسے تو پر کھوؤں
---	--

<p>کس تحریر لفظ اپنی لائیتھے بھی جو حق ہے نمیت کیے ہوئے جنے بہت کمیں ہوئی ہے زیرین شرحتے نہتے مل کر اکاٹے جو حق ہے بُر سُر کتو اسے قاتا ہے بُر جمیڈہ بیانہ ہے</p>	<p>نہونا خال کا اُس ماں غش روشن ہے کیا منی وہ اونچا سارا ہے پہنچنا اٹھا رانست ہے وہ کاشت نہ کام بنا شاداب کرنا سل سمجھے ہے کہا لکھا شعر کسلی نہ کرم اور تکر سخن نہیں</p>
---	--

ہشہ مان مری عسیاں کے آئے الی بیدم
سیاں ہیں نامراہمبل کی اشکو نے ہوئی بُت

نگہ دھو بانا غر نزل

<p>جو حضرت کو وہ بھی تو قدمت ہم کو دل کلیہ میں کی کیا با خستہ پہلوی ہے کو خستہ کیا ہا لب اُزد کیا پیزیوں ہے کس کنھتے جال ہے کس کنڑیوں پر مری ترہ امنی کب شیخ کام کا فردی میوں ہے</p>	<p>شب غر کپ نہ پوچھو کیسے کیسے ترہ بونی آر کوئی میساہو افراد ہیں مدد دل سلاتا ہے خود میں تب نہ کوئی تو پر کیا ناک بیٹا لے جہت از رسنیوں کی محبت خستہ ناسع انہیں کیا فرم ہے ہا اصریں نہیں بُتتے دُبھا</p>
--	--

کم اچنے دلکھا تھوڑا سا خدر بھوڑیں بیدم
نہوتا تما سوہا ہے نہولی تھی ہوہوئی ہے

<p>ترے اول کا کو دلت کو نہیں مانصل ہو محبت پیچہ دا ہکر جس محبت خدا نزل ہے کس کیزیوں خواں قری کس کیزی شہر عالم ہے</p>	<p>بُتے تو بل کیا وہ کب شنشاہی کہ ساری ہے ساری کوچہ لف دا ساکھ سنت شکھ ہے پر شکا ہے اُن غریب غریب کا نام سنتے ہیں</p>
--	---

<p>پڑھتا ہے تو فراز مریں بنسکر پیپل دل بے پھر اسکا پونچنا کیا ہے کہ تا کون تاکن بے تو گیر کر پکارا وحش امری لیلی کامن ہے</p>	<p>بنے دکھا کے سیاہل وہ پنگی سر ملتے میں بھائے ہوں مجھ لینا نہیں جب دارِ محشر سیاہ رام پنے نیس نے کجے کو بب دکھا</p>
--	--

وہ بھبھیں میں لیتے زانہ میں تو اکرمیم
زادِ بھی جی سچا عاشق میں توجہ کال ہے

غزل

<p>اپنے قوت پر دار اگر کرتے میں اب جوان خلش دیو چور کرتے میں بکوہ سوا درست دیدہ عرکتے میں مشتری دل ہی سختے ہیں مرکزِ قمریں</p>	<p>ہوش پلے بخدا فنکی خبر کرتے میں مرکی میں تو دیہاتے ہیں سیدِ سریں اپ کو اپ ک غولتے کیا ہے ہم مشق اور مشق میں پلی خروص پرستا</p>
--	--

آن ہوئے ہیں توکل یاد کرنے بیدم
اسی امیمہ ہیں مر بسر کرنے ہیں

<p>بنتے ہوئے اکتے اس قابل ہوتے اویکی ہم ناس میں وانع ہوتے شمع بے سرتع کیں ناتال ہوتے بنکے لیلی صاحبِ محل ہوتے غصہ گرد کاروان دل ہوتے</p>	<p>دل کے جب اونے ہم سکل ہوا جب تصور کر کے انگریں مند کیں ذخیرہ بے پڑھ ہوتے ہی کو تھی کثرت بھول میں تھے سحر انجدو شوقي نے کی رہائی عشق میں</p>
--	---

گل بیوں نہیں ملکا پر ہے اس سب کے

خدا کے نام سے دارے ہے

اس کے پیغمبر نے خوبی کیں بولتا

جس بخش سے دیکھنے والوں کا بنائی
اوہ ناشن اور اوچھے کے پڑھیں اپنے ای
خواک والی اور خواں کے والی
زمانے سے تیر میں اداسیں زوال
ترے بندہ ہے جن بیانے ہیں خان
تو پرہزادہ کی کہاں خواستھانی
تھلی بیٹھو کر کے ہزار خیال
تو دے اپنے اتھوں سے جو کہاں پائی
تھس سو مری زندگانی کی مقصود

بندہ بیوں بیوں فی بیوں فی
بندہ بیوں بیوں فی بیوں فی
بندہ بیوں بیوں ہے ہیں سو ایں
بندہ بیوں بیوں ہے ہارے نفیں
تھیں ان کی سختیں دلائیں
بندہ بیوں بیوں قایقیں قایقیں
تھیں بیوں بیوں بیوں بیوں بیوں
مرے دخترے نشہ مرنگیو ہو ہو
تسس سو مری زندگانی کی مقصود

بیٹھ اُن زمینوں پر لکھنا ہے بیوہم

نکلے کوئی جن میں مضمون مالی

اغرل

تھرے خیال پیا اتری آنہ دیکھے ہے
جیکو مدد پسند ہے جیکو تو پسند

خواہن نام میں نہ میں آہ دیکھے
ہیں جیسے اپنی اپنی پسند اپنی شوق

<p>نہ کوئی خدا نہیں دن آنحضرت پر پر ورنہ کہیے کہا ایسا ہوں ہدوں پسند</p>	<p>خشن آپ کو سود کو شریعت حاصل کی عین آنحضرت پر نہ کہا دھم پاٹے سے کیجئے</p>
<p>بَيْمَهْرَانْ قَرْبَتْ بَيْتَ هَبِيبَ تَوْبَهُونْ بَيْمَاهَهْ بَيْتَ يَا كَرْبَلَهْ بَيْتَ</p>	
غزل	
<p>اب بھائیں ہب انس بخت دا بانگی قسم بھجوے یار میں چاک گریز بانگی قسم آنہوئی قسم سب راہیں کی قسم شہزادگانی کو خدا منظر بانگی قسم</p>	<p>بے مشق میں خاک د جانا گئی قسم خوبیے آجتو بے پر زاد کھادے ہلوہ تھے پرستے کو سمجھا ہوں حیاتِ اجسی تیرہ بھنی لے سہر دسل سر خروہ کما</p>
<p>تی او جتا ہے خدا کیتے لفونگا پسہمال اپنے بَرِیم کے تھے حل بیٹھ کی قسم</p>	
<p>بیال کیسِ اللہ کہ کر قم پڑا جائیں مری انکھیں تباہیں مزدومیں سما جائیں کر لکھ تو آنکھ جو آلیں تو کیا جائیں کو پاہرا کر پڑے ہیں جلوہ دکھا جائیں</p>	<p>بُسْ أَنْتَ وَرِبْتَ سَاقَ إِشَادَةً تِرْلَانِيْكَ يَكْبِكْ دِونَ پَے كَارِوں كَيْطَنَ آزَدَى سَهْرَانْ زَهْرَانْ كَهْتَهَارَسِيْ وَضَعْدَارَسِيْ نَتَّ سَأُجَاتَانَهَے وَدِيمَكْ بَرِتْرَجَسِيسِ</p>
<p>یہاں تک جست پورتے پہاڑیں بے کردیدم گر کو جاہیں بلا سے آپ لیکن اسکو پا جائیں</p>	

غزہ		
اپ کو کسے لگن نہیں جائی پر وق شماریں لئے تو نہیں جائی ناف دشکست کی مدد پر نہیں جائی ایک ارنے ملے کی تزویہ نہیں جائی	اپ کو خوبی آزادی ملے جائی الطف نہیں بوانہ پولنوا جائی بزرگت کی مدد کی مدد کی مدد میں جائی مغل، قشیر، ماریتے پر کانٹھتے	
بیلیتے جس سوالی مید ماس تو قیچ پا ماشفل معاوق کی آپ دیسر جاتی		
ہوئی آئی بے دد کا لگتا اوپنی آئی بے لہریں ماریں خوبیتے نور کی بر سات ہے لئے اللہ فیض پیسے بیڈا	ہوئی آئی بے دد کا لگتا اوپنی آئی بے لہریں ماریں خوبیتے نور کی بر سات ہے لئے اللہ فیض پیسے بیڈا	
- حادثہ دندگار بیدھ آجھے کو ددابر کرم لیاں نہیں جانیکی ی خالی گت	بیدھ آجھے کو ددابر کرم لیاں نہیں جانیکی ی خالی گت	
بے ترقی فرش کراے میرے خدا پہنچیں اب پہنچیں غاک اڑتے کے سو کچھ بھی نہیں بلیوں نہیں اب بھر شغل بکا کچھ بھی نہیں اپنا توابیں ہے تیر سو اکچھے بھی نہیں	چور بی جرفت سے مجکوہ ملا کچھ بھی نہیں اگر تو انسہ درلاتی ہے سبیں باور بدار خساد سخت کیا کہ رب آئی خزاں توہی توبے کعبہ دری و محیا عین مقیم	

توہی تھا توہی رہیگا اور آفر پرے تو تیرے آگے ان حسینوں کی اک پر جنمیں	غرنہ بیان فہریں فنا باقی ہے تو باغِ عالم کی بماری جانخرا کیسے جی نہیں
---	--

انھے لکھا سیما پستک اس تریاق کو درد پیدا کی بچنے کی : اک پر جنمیں
--

غزل

سوں کس حن سے ستم ترے کر ستم کے سنتک خونیں
میں دیکھوں خستہ و نتوال مراب و روزہ ماں تھوڑیں
نہ تو پڑھے مری گمات میں نہ قریبے مری تاک میں
بجز ایک مرے نصیب کے مریا وہ کوئی حد نہیں میں
میں غوطہ زدن تحریکیا وہ سبیل پاکیاں دوں کا غسل ہے
جنمے سیدھا کہ لیں نیال میں کہ بھاں پشیر یا وضو نہیں
ہمیں کیا ہبہم سے وہ ہوتے نہیں کیا میں جو ہو، ہو
ترے کے کہ نہ ہوئے نے سے صافی میں لطف، جامِ پیغمبر میں
ترے چپتے ہی مرخوشن اداگی لکھ رائیدھم بے نوا
ہوا چاک دامن سہر وال کہ جہاں یہا سے رخونہیں

غزل

نہ خوف دوئی نہ شوقِ عبنت میں وارثی ہوں میں وارثی ہوں

نجیبہ برباد ہے سنجو انت میں وارثی ہوں میں وارثی ہوں
 زدن قدایم ہے توں بیان میں اناکن کا زور میں خواں
 ہی بے اگ اپنا ہر جی گیت میں وارثی ہوں میں وارثی ہوں
 اسیر و علقة گلوش الغت اذل سے آزاد گیش دست
 نبچو چوہا عظومی تحقیقت میں وارثی ہوں میں وارثی ہوں
 نبچو برجے دی و کعبہ بر جن دشنه و کبر و قریسا
 زان سے نہست زوف نہست میں وارثی ہوں میں وارثی ہوں
 سزا مبتیدم فیاض ہوں میں نلام سنا و سنجاز ہوں میں
 ہے کوئی ڈار میری بنت میں وارثی ہوں میں وارثی ہوں

سہرا	
بندہ دے قیسا پنے سما۔ نسل کے سہرا	رکسا سے شوق شہادت خبرتاں لے کر سہرا
مباک نور کامیرے ہے کامل کے سہرا	تبلیں بہال دے بانتابہ و فائزہ
وفاداری کا باقاعدہ عشق نے سبل کے سہرا	روزب تین قائق کے گھر میں بیتبلیں میں
بندہ دے گورہ مقصود کا سائل کے سہرا	امام الاولین اپرے خزانہ میں کمی کیا ہے

جن پر ہبوں کی جایا بید میزخم کافی ہیں	
بندہ پتھر و فاکا عاشق بیل کو سہرا	

سہرا

اور اک باندھ دے اس سر کا رپہرا مل ماشیت کی طنی ہوتا ہے مختصر سرا اپنے جاتے سے جو اجاتا ہے باہر سرا رہ گیا لوگوں کی نظر وہ میں ساکر سرا جسونہ لورہ کھاتا ہے پاک کر سرا لکھ پوتا ہے دلمن کے لئے زیب سرا اس لئے تیرے قدم لیا ہے چمک کر سرا	مُر بابِ سما کا بنا کر مرِقا و سرا بو ر لینے اور ترے چاند سے خسارہ نکا فرط شادی سے نہیں جاتی، ترے اک کل بن گئی مردم، یودہ ترے چہرے کی خیا پشمہ سی کی تنجی ہے، ری انگرے نہیں رن نوشاد سے بڑا یاقی نہ تو نیر کر کے اور تو بے سرا چنے بڑا کر ہر نواز اے اے
---	---

مرحبا صل علی خوب میں لکھا بیدم	جو تم تہہ مہدوں میں گئی سنگے منو سرا
--------------------------------	--------------------------------------

تفصیل برقطحات	قالل دیر نہ ہم مغفرہ بیتہ جم
---------------	------------------------------

بندہ کاشق میں ناہد نہوں کم پر ہم قصر ہفت چ کنٹ کوچے بارے دارم	ایک کیا لاکھ میں پونچو تو جوں کھوں جم قائل دیر نہ ہم مغفرہ بیتہ جم
--	---

ترس دوزش نکر رے نکار جو دارم	ترس دوزش نکر رے نکار جو دارم
------------------------------	------------------------------

یا میں دیوانہ ہوں بیدم کہ ہوں ٹیک محرا آنچوں ہوں رہ تھاے جمال بیلا	نکب ماشیت میں کہ پیچن ہیں بہاہوں صدا دیدہ مشوقی ٹیک ہوں کہ بہنخوں دا
---	---

رہن رشب جشن سوئے نادیو دارم	رہن رشب جشن سوئے نادیو دارم
-----------------------------	-----------------------------

دیک	دیک
-----	-----

<p>ذخیرہ بیٹ پہنچی محو خود کجھی طماری بھر اب تر کیسے سے پریشان دلرمی</p>	<p>اے گما ناریت تیر کے جاں داری بی شوئی ترمی اللہ سے ترمی حیدری</p>
<p>غزدہ خاص بھر کر مسلمان دلرمی</p>	<p>وام کیوں تو شیرے بے وغزدہ کیا قصہ کو تاہم ایسا ایسا کی نتے تفصیل</p>
<p>بھر بروں من صورت نہیں</p>	<p>بھر بروں کا انتہا بھر بیسیں</p>
<p>مخمس بخڑک فاطمہ</p>	<p>نہیں بیان ہوایا بائیں بیان بیان قمریہ نکر کے اور ہوایا بسم کی تاب تو اس قمریہ</p>
<p>غزدہ ایمان دل جو جانصر سخن بھاس قمریہ</p>	<p>ادھر بیل کا فخر ہے اپنے قمریہ کی ہے گوئو تنا ہے مل شناق کی نکل کوئی سپو</p>
<p>بتا دواخوند کے اپنے نتے والوں کاں قمریہ</p>	<p>چوہل بتوہم بیل قصر بیان وہ بیل ہو نثارا پتے نصور کے کہ بہراہ صل جاں ہے</p>
<p>بھاس قمریہ دل ہم بیں جال ہم بیں دل قمریہ</p>	

<p>نکاح پورتے ہو، فرماں تو کے ایں نیچے نیت ہے شب بعد گھری جو کے ایں نیچے</p>	<p>دل باتیں بونتیں مر رکے ایں بیجے بیٹھو بنتی کی بے ایچہ بھر کے ایں بیجے</p>
<p>حکومتے خدا جا رے کیاں قم وں کیا تھے</p>	
<p>لیت فائی کر کیا راہے شہر میں لا یق نیاد مشرت بیدار خود تو آپ کا شایق</p>	<p>بنے پھر نے میں زیاد میں جوڑاں لیق نا یق کروہ مکہ سریں خوش ہوئیں پانوں صدر نا یق</p>
<p>وکر نیوں تو سب کتے میں کنٹھ بیان نہ ہو</p>	
<p>جھنڈا کا</p>	
<p>• تعمیر</p>	
<p>ہوتے کوئی از بیت رسے ہوں کوئی بھی ہے پر تیت رسے ہوں</p>	
<p>دیوال اجرت پر کوئی آئی دیکھا جسرا وکیت اندھیرے ہو گئی ہو یہ ریواں تھیر</p>	
<p>دین و سرم قن من دہن جو کا اک سند اس پست رسے ہوں</p>	
<p>تمے ناٹب بیک پھٹو تو کہے کا ہوئے اوہ نہ نہ سوہا بیس اس نیس کا رسے</p>	
<p>ہر ہال بیت پر میں ۔۔۔۔۔ مبارق میکر کے دہاں کے بیت رسے ہوں</p>	
<p>وہاں پھر پھٹک انکی کنپی کا ل سر کا نے سول دیں بورستہ پاں</p>	

حسن سین شسر منصورا
کر کے بھئے قمیت رہوں

کرناگزات ملیں کمن پول نام پیدا مصروفہ بیال اڑاپ کریں سکاں

ان کرنے کو جاہا ہے لیکھا
بادوں بار توری جیت رکھوں

جتن

بہا بست کشن است ہا ف
بہ کے لگے پن جانت سانی

سُدہ میں ہی پُرچ کے ہوں بور بور
ہزار پھر پاہونک لوں کرس کھاں ہوں
ڈوب مردیں کبوش میں ہائی

اے سور کھنی پاورے سور توڑ رامگی اار
خین میں بست بڑا ہی کے ہوئے بوری سچہار
ابنی لان ہمری پست کھوئی

یہل ٹوٹکے داریں پئے سیں پڑھو
بھوہ بھوت کلاں کے آورے جرکھ پرو
کرم لیکھ دھوئے نادہوئی

آپنہ امرے الگنگ سو توڑی بیال لوں
موری بست تھاڑ کو سوجوانگے ہوئی ووں
ہمرے پیاے ملن کب ہوئی

ٹانڈلا دکے چل بھئے سو پتھر پھل رات
ذاؤن کو کر گئے ذمیکارے گئے رسات

اس کیجئے کہاں نہ سرسے کوئی
بہت شیوں فرستے جانے سنگھری ملت اپنا۔ دوست دوست گھل کے سوانحہ بین دن
بیوں اس کے لگ کو وردی

بہجت

اے من اے من وادٹ پیا۔ اے بیس بیا اپنی فرمی
کوکت ہریں نہیں توڑے درس بند بیالجہت بندہ نورانی کھی
پہنچا سے بہت کافری و اور سے چاند چپے کا جو رہی اے
خوبیں مرے وہیت ایمپت بیوں موے سو جستہ دنیا دنہ، فی
بیوں بیوی مرا خداں ایوں مرے وہیارے پیارے بیوہ کیو
ہم سے سمجھو بارہیں بھرو دیو اے بہمن تینے کھای کری
مرے اون ہن بھکارو تراپنے کے اون بیا درو

نہماں تسری نوری بیا ہیتے ایتھیں تھاںیں ہیں بیوہیں بیک

ہریں بی بیا پاکارہم میں ہی اپ سے آپ فی بیوی
نہماں ایس پوتھاں بیلے میں ہی اپنی اگن ما آپ حمل

بنہرہ

بہرہ لے بنہرے وادٹ کی بھاری
بھاری تیرے وادٹ کے بھاری

متوہلی نووت بیانیں کی مجب چنپاں اسے پایا کی
سیس اور گھٹ کو تکروالی کا نہ کانو، ہا۔ کی
سر یا لے نہ سے وارث کو بھاری
انہیں اولیا پے پر اتنی غوث قطب
دین بند جائے، آ، وارث بیویم تو بیٹھ رہی
بھرما سے تیرت وارث کے بھاری

عمری میریں

اب مورے ساتھی بھر کے
کامیڈ جیا مورا دیسیر دیسے
اون بن بنام، انہیں جادے رہ، بکرا میں ہوک اونچے
اب مورے ساتھی بھر کے
دلت دلن فہر و قشیں میں انہیں می بھی کا صور پرے
اب مورے ساتھی بھر کے
کیوں کا درس دیو وارث کو دتم بن بے بہت درست
بیویم داس ہیز مورے جیا کی
بن وارث کو میٹ کے

شاد، چھوٹی

یا غوشہ اغفران طلب بانی

ق عین غوب بندان

کب ہیں نے سر کھاؤ جو کی باست

تین تین کے لال بنی کے بیان

یا غوشہ اغفران طلب بانی

بستے پتی وارثہ نہ نویا کو پار لگا

بستہ دم کے داتا مہا ای

یا غوشہ اغفران طلب بانی

غیری

پنجمہ بار بی موری تباہ کرنا تو سانوارے کرمی بانی پریشان ہامتو بارست

کیسے پار لئے پڑا بستہ

آن اہ بیمارہ سانور بارے

پنجمہ بار بی موری تباہ

کارکر

غمیسا دبو جو می

اوے اس کارکر مسدود می

مانت پیغمبر سے پنچ سالوں

کوئی باری نہیں تھی اور میرے دل میں

دشمنی کا شکریہ نہیں تھا

انہیں اپنے انتہا تک دے دیا گیا تھا

کوئی باری نہیں تھا

کوئی باری نہیں تھا اور میرے دل میں

دشمنی کا شکریہ نہیں تھا

میرے انتہا تک دے دیا گیا تھا

میرے انتہا تک دے دیا گیا تھا

کوئی

دشمنی کا شکریہ نہیں تھا

میرے انتہا تک دے دیا گیا تھا

داورا

ماری کڑیا گھاے کے خواہی پیا رہتے تہب تو فریں
 اسے ہن سے خواہی پیا رہتے تہب تو فریں
 ملائی چوڑی دہر صب سرو کر کے کریا صدیں محب تو فریں
 ماری کڑیا گھاے کے
 محب دکھا سے پنا جانیاں ہمیں لیں کریں چب تو فریں
 ماری کڑیا گھاے کے
 علی و بی بی تہ بے جانیں مہدی
 سے آئیں جس من محب تو فریں
 ماری کڑیا گھاے کے
 ہمنہ الول سدا پیدا کیں بیان ہے ان میں محب تو فریں
 ماری کڑیا گھاے کے

داورا

وارث لا جلت او جلا
 جلت او جلا لا جلت او جلا
 جو گیا ہس کیونگیا نے کاغذ کشل لمحے مرگ پا
 جلت او جلا لا جلت او جلا
 صفت دوکان نومات کرو جو کا دیکھو کرے متوا لا

جلگت او جیا اجیکت او جیا
 کئی زرکن داسن کوہا می اس کمیرے تھیں کمیرے کوہا
 جلگت او جیا اجیکت او جیا
 بیہم را دامست یا هر پہا و آرٹ توں نبی نبڑا ہر کہا لا
 جلگت او جیا اجیکت او جیا

دوا را

کوریا دیکھ لے دکھا لے پچھوئے پیا لے
 کوریا دیکھ لے دکھا لے
 توں بنے بیک ددھا و آرٹ اس سودہ بیا
 کوریا دیکھ لے دکھا لے
 ترکیش صائس میں برا بیس دری وہن بگت دیجا لے
 کوریا دیکھ لے دکھا لے
 جونست چال خلیس ہر و آرٹ کو و سبکے متوجہ
 کوریا دیکھ لے دکھا لے
 بیہم سمن سلو نے پاے کاری کافروں لے
 کوریا دیکھ لے دکھا لے

دادرا اردو	
------------	--

تم تے کیے نہت نہاں
 یوں کئے کہ تو مجھ میں ٹوکا بے کر پہنچو دیکھو اسکی تھاری طرف نظر
 ٹولی پڑیں ہیں تمہرے نکاہ میں
 دل منڈاے وہے نگیریں ٹوکنے پا ڈاول سے ایدھ کو نمرتی نصیل میں
 کرتے کرتے نکے ہستوا ہیں
 کیونکہ جو اس ہو ڈز بے کیوں نہ افطراب دل سے نیت دیتا ہے فتحیں مہماں
 سمجھو خود ورد میں نہستا ہیں
 رُجَّعِ بَدِيم کامبیال بستہ ہو جاتے سختیں سمل ہوں سمجھتے جو ارت ہوئی
 شہزادہ اُر آپ ہیا ہیں

رُنگ لہوار	
------------	--

میکاہیت سے سبھ کھڑاں
 آؤ کھلیں سنی رنگ رلیاں
 چدا سیک نئی کھردتے بھر گئے ہلین لکھن نویاں
 میکاہیت سے سے سبھ کھڑاں
 دوسرا سیک مل کھردے سے چمکیں یہ تو کھڑاں
 میکاہیت سے رے سبھ کھڑاں

تیرہ بیگ خواہن کھبرے پھوٹے گلاب کھدن ایکمیں بھیان
نیکما بہت رے سبھ کھریاں
دارث لئے امرت دس بہتے جس موئین کی لڑیں
سیکھا بہتے رے سبھ کھریاں
بیدھم نور کے بڑا پھانے بہست زخم ہٹھ بہتے یاں
نیکما بہتے رے سبھ کھریاں

طہارہ بروگ

کمل رنگی تین بیرے مرت پریک بیرا رے
کمال رنگی تین بیرے
پیرے سرداک سو بھا پھے سے نند سوہاے ہے
نیہر انچاے بن ہونوں کپے سورا بیرا
مرے پر دیک بیرا رے
بن بیان نیہر انہ بیرا نا میں بن باقی گھر رے
کوسانوں کی چوریاں ہنا رے کو دیوے موے پیہر ا
پیرے پر دیک بیرا رے
آموری میا کے گھر کی اوجھیا بابک انکھوں کی جوت رے

تو بن جمادت بجوں اس کٹھی جو جو بہا بنا نگ پیسا

مرے پر دیسی بیراءت

تند کا بکپڑا ہے سکان دیس دم اوہ کرو پنچے
جس کے جیوں گا شوہن بنا کا جانے لے پیدا

مرے پر دیسی بیراءت

دیکھ

سکھی بن سیناں ہو نون

کھسے باہر بنت دوا

سانون آئے چیا گھر ناہیں لئے کو اولے کر سیو ۱

دیکھ د کامہہ ہندو دا اک لہریں جیسے دلیلت پور دوا

سکھی بن سیناں ہو نون

دو اکی گرج بب ریاک قدم تیم سے دیکھ کے جیسے دا

دا ذر مور کو بیا گھرے پیپارت کھیدا

سکھی بن سیناں ہو نون

چھائے سو گک کی سو بیا یوسرا کے کے رچاون مندا

کلید کردن سنگھماہین بیدم کوپڑا اور دن پیا یوسرا

سکھی بن سیناں ہو نون

دارا بھجا شا

بیوے باشی کرشن کہنیاوا بٹا جد کے اور بھائی
سیس او گھر لئے کہ دل بھانے ہوئے کام کوئی

اوے باشی

سوائی اشنان کے پیدا ہو جائے ران ویڈ بست
سنند و پتے بھجھتی تھے ہم تو اسے جیسا ری

اوے باشی

نسن نشکھ پاگھن نہ زوا کر دن پاگھن
کو گرد ہر گوپنہ کو سایمن موسہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

اوے باشی

بیوے اسے نہ
تم بہت ہم تیر کہتے ہوں می دیکھو شاہ بائی

اوے باشی

باقریہ نصیریہ غفرانیں

نہ سے جی قدم کی ساری اون ہر گھنٹیں
بادی رات بھی کت بھی سیکیں نہ وہ درجنیں
فیض صبح کل اندھہ بھرتے ہیں گھنٹیں
بلیبون نے بھی در بھی کیسے بیچوں گھنٹیں
تیڑی سے آن بچہ غیر کی بست گر بانیں
کہ ای کرچکے ہیں کوچھ پک پک گر بیان میں

خدا رکتیں پہ نہ پہ بقیعن امکانیں
تمہیں کیا جاؤ گا پہ ایا اندھہ تانیں
بیٹیں کھو گئے تھیں اسی میسر بے
بیٹی کے لئے تم تیر کے دل کی لڑت
تملو نہ امریکی دیوار انکی کو ہو دہ دہ بیا
بھریں پکیا ہے ناس متوں کیت نہیں کیت

ابھی باقی ہیں کچھ رسمیاں مہیں گر جانیں کہ اک ان تھرتے ہائے کام کہہ سرانہیں	نوکر ہے دستِ حشمت خلدِ باری ہے ترا ن سمجھے لے یہ بنیاد کجہڑا لئے داۓ
---	---

جس بھالم سے پاگردی گئے بتھے بیدم	بکایا ہے جنون نے تو حکیم کی شق کو ٹھوٹھیں
----------------------------------	---

اے دلِ تدبیر جانا نہ سمجھ کر وہ شن ہے جتک مراثن نیعنیں سمجھ کر کمیا ز جب اک پتے سوا یار نے کوئی سنتے ہے شب بھر مری اپنا نہ سمجھ کر جانہن سبی تو شاد کہ جی سینا نہ سمجھ کر کتن تھا تعالیٰ تدبیانہ نہ سمجھ کر اے شن جانا اپنے پرداخت سمجھ کر ساقی تراورہ بار امیرات سمجھ کر	سچوں کی شیر بس نہ پروائے سمجھ کر کولا کہ جو ہے کوئی پدا نہ سمجھ کر دیکھا ز جب اک پتے سوا یار نے کوئی سکھ کیا سکھ کیا طلبے و شستاد ساقی جرم دار سے سمجھ کوڑن کیا اے شن کیا سکیا کیا طلبے و شستاد سو ز دلِ شن سے ترا نامہ پر درشن لے کافی دل سکیز دن طلبہ نہیں ایں
--	---

اے بیشیار بین سبیدم اذیں دیوانہ نہ سمجھ درانے کو جاتے ہیں جو درانہ سمجھ کر	اے بیشیار بین سبیدم اذیں دیوانہ نہ سمجھ درانے کو جاتے ہیں جو درانہ سمجھ کر
---	---

قصہ ہوئی ایسے بیسی بہرے یہ اتفاق رکھوں آپ ہیں مجھے بدلہ ان بہرہ العمار رکھوں آئے ہیں کیوں خیال سن کرتے ہیں جیسا رکھوں	پکھ تو ہیں جو ابھے اودلِ بقرار رکھوں سمجھی ہیں دلوں لاٹھ سے الیان سمجھ جائیں پاسِ حیادِ حرم ہے اونکو تو پردے میں ہیں
---	--

<p>میکشی اخشدیا کی تمنی ہوں گواہیوں دل بے پرانہ دل سکھن جسیں اٹھدا کیں</p>	<p>غرض کیا تو غشیں مشکلہ نہاد جو کریں غشیں غبکا اگر آپ چکپے نہیں اثر</p>
<p>بیدم نان ان خراب مکاروں دیجئے وہ حضور کی بآپ ہوں سو گواہیوں</p>	
<p>چھ میں بھو لئے دلوں کو مری دے بے تے سے پاندھیں گوہیے کے ہر آڑا دے بے نکوکی شاربے باکل ناشاد رہے وک دی دل بے کو جس لیٹن تھیں اورے ناک ہونے پھی کم شق میں براوے جی میں کھٹ کھٹ کے کانا کے می فرید بے اور دراد کے یکنا کہ مری یاد رہے تیس کاموگ ہو پھر ماہر فرید رہے</p>	<p>اویگے پلتوں جوہر اول نشادست سر ویکر رب بالورت شرت دے بے تم سماست ہو گدغیہ کا باربے آنکھیں ہاں گیں دیکھا ہو جنگموں نے تے لے بالہ ہو صبا اوکی کلی مے جس کے نیک آہن ہی ڈانٹ کا سست دیکھیں لے وقت نزع اون ہا آی دین دل مر جوم کا اوٹھ جائے جنازہ گوست</p>
<p>راس نہیں دل کالکانا بیدم</p>	<p>سر راس نہیں دل کالکانا بیدم بچھو جب تک ہے اس غشن میں براوے</p>
<p>سر پائیں جنباڑن حیرت ہو تو ایسی ہو جھپٹھیں گھر لے دان حررت ہو تو ایسی ہو جو وہ آئی پھر تو ایسی ہو جو فریت ہو تو ایسی گو</p>	<p>دو اکلن بے نقاب آجائیں دھیت پوکیں نظر آپا کے تیرن سکن میں دھر لی دت بلکہ بہنہ ہوں تھوڑن سے لکن ہاں نوں ال</p>

<p>کسی جا بزرگت کو نتاہت ہو تو ایسے ہے خا</p>	<p>تھری پیکمٹ چھر گلکنیاں نکٹا دئے ہے کسی کروت کسی ملہنہ آے جن میدوم کو</p>
<p>کسی کروت کسی ملہنہ آے جن میدوم کو ترقی تحری اے درد محبت ہو تو ایسے ہے</p>	
<p>سابے عالم میں ہے شرمنگاں سب نور حبشہ میں و سبط بول میری عمر فاجب تری صریحہ میں ہے پانڈل جڑہ کھنی تشدہ دیا کی پھر شدہ بی</p>	<p>مر جما اے گھل گھنزار بول آس بل جان حسینت ہے درد مال تھریواڑت نبے نہا جون کوبے مانگے ملا کرتا ہے ایر د جست ترے تریان برس جا اکر</p>
<p>مر خدا ہجرے بیدی محکم خادے مدر اے میرے ماں جان میرے طبیعتیں</p>	
<p>ما د خوشی بھی ہن تھل رباۓ وارث اگر کئی کام کھیتے میں اوائے وارث پھر اکیرہ ہے غاک پکت پائے وارث کرتے کرتے ہی مرد ایتھن خائے وارث کیوں ان غیر میرے سراپا میں اہب وارث اسچے مازانہ میں کہ ہر بھی ہیں گلٹے وارث اوھن اکھمودت والیں اترائے وارث کون تھا ای اے ہیز جوئے وارث</p>	<p>کو رہتے مانگ فیر جیجن فیلے وارث مل کو زخمی کیا غرے نے خدا شاہد ہے کیساں کہ میں نہ مال سے کام جب مانگ مزاں کو اسی جیتنے میں ہنچا تو ہر شیعے صورتے زرہ ذرہ مال و نہ پاس خپڑاے زرہ مال میں پار ہو باز ہے آئینے میں جس سچ نکلا کام ناکہ موں کے آئے جو خوبون کی سفی</p>

ایسی آنکھوں کے نتھیں وہیں نہیں بیدار
دہسا دیکھ نہیں جو ہوئے دارث

سرما

مطلع صبح سعادت سرما پا سرما
سچن امید ہے ڈین تو اور جالا سرما
شعا صور ہے یاخش تجھلی سرما
مزالت ہیں ہنگیون آج درد لا سرما
بندہ کیا سہ کے ہے اک تاریخ نہ کہ سرما
اچھے نوش گوئے پا جنے اچھا سرما

پاندھے اُخ پڑے تو کہا ہا اسما!
سو رو ہو نہیں کہا تو وہ اتنی ہے
ایقون توربہ یا مشعل زیر مر عرضت
تو زبیں وہ بندہ اس تجھے جسیں کے سربر
ڈر مشہد اک ارزویت ہے ملکا ہیں پور کر
ڈر تجھے نہ بھومن گل لا اور مری چاندیں

بی نذرانی ہے نیستاد کے پر بردیم

مر سے کرتا ہے انا النور کو دوسرا سر

مناجات بدگا و قاشقی خاتما

رسسم کرد کیمہ میراں بنیہ
کھل کیا عالم ہے تو خدا سلیم
حاجت عرض معاکینا ہے
تو سعیج و سبیج ہے افسر

یا غور اگر سیم یا افسر
کیا کھون تجھے اپنا مال سترم
تجھے یارب ملت چپا کیا ہے
تو عسلیم و خیر ہے افسر

نا تو ان کا دشمن گیر ہے تو
 اسے سدا بے تغیر و نہ میں
 اولیٰ محتاج میں تو شامنہ
 ہے تو اکٹ ہے کہ گردوا
 بندہ پیسہ ہر ہن دری پر
 ہن ہی کیا اور کیا بسا ماری
 تو اگر جاپ ہے غرے پاؤں خیڑتے
 اپنی مثانِ بال کا صدقہ
 باغِ وحدت کے پھول کا صدقہ
 کھل تہیستان کر بادا مفضل
 اونکے قدموں کی ذکر کہا شد
 نورِ حیثیمِ عین کے بعد ہیں
 قلبِ پند وستان کا صدقہ
 پیارے خدا و مکاریں کا مفضل
 سرِ حیثیمِ صفتیں کا مفضل
 فتاویں دایمِ قدیمِ مرے
 رافعِ رفع کر جیسے دوئی

یا حسدِ افادہ و قدریتے تو
 نیزِ آن کھوئ تیزِ ایں
 میں ہوں نہ تو مصائب کے دھو
 کھوئی سدمون نہیم مرا
 حسُم کرنے والا المیسیہ پر
 چن ہی کیا کیا ہے ایسا مادری
 مجکہب کچھ بے مجکہب دات کی بات
 اپنے عز و کمال کی صدقہ
 اپنے پیارے رسول کا صدقہ
 چاریان باصفہ الگیں
 حضرتِ نوٹ پاک کا صدقہ
 خواجہ بندہ الاول کے صدقے ہیں
 خواجہ خواجہ گنان کا صدقہ
 خواجہ مجہوب اللہی کا مفضل
 مرے واشت کی خاک پاہنzel
 در تم کر مجھے چاہے گریم مرے
 وحدادے دے دل کو گیسوی

ناتوان ہوں المرسیہ ہوں
اپنے ذرے کو ماہرو کرنے
جو مجھے چاہئے عطا کرنے
جو ترسی یاد سے ہے معمود
مر ہوں گئے یاد بیٹے میں
نجکو سجدے ذرے بھی کو سلام
ہر کھڑی یاد وارثی میں کٹے
خود بھی کھو یاؤں جس تو من ذری
ذرے در دارے سے سینکھے ہوں

شیخ کر دیدار کا نبیہ ہوں
کافر اور زور امیر بھر دے
نیزا دامن مراد سے بھرے
فرست کر مجھے دل مسودہ
تجھے مرنا ہوں تجھے میں
آب بھرا کے اونہو کچھ کام
عمر حرامی بھی میں کے
تسری ہو عمر آزاد میں ذری
تہرا پسیہ گم ہوں تباہی دش ہوں

اتحہ بھیجائے ہے ترا متاج
رکھ لے اس اتحہ بھیجنے کی لائج

قرآن نظر و لذیز روتار کجھ بیٹھ کر ذریعہ طبع عالی حق تعالیٰ و مختار آگاہ عالیہ خاتما
یہ معروف شاہ صاحب مسیح اول مجدد ووارث اعلیٰ الحرماء دین و تحریف ضلوع پاریں
حکایۃ اللہ عَزَّ وَ جَلَّ شرائع الکتاب

بجز الک اللہ فی الہ لار بخ خدا

می سے پیارے پیارے کے پیارے کے پیارے بیدم جزاک اللہ اشارہ اشارہ حافظہ
چشم حاسد انہیں میں سے مخفی نہ رکھے۔ چیزوں کا انتقال ہے۔ کہ تمارا ایسا شکستہ خیال ہے

اجھی کیا سن۔ کیتے کے دن ہیں۔ لیکن اس ساتھ پرندت کی ترتیب ہے کہ مرنے والا
۔۔۔ سیدہ ان اور فرزد ناپیرزتے اور بیشان کیا کیوں ملیتا ہے۔ وہ مسائل جنکے لئے درکن کی پیشہ، بخوبی
گریاداری صاحب ختنیا بہادر خیار ہے کہ اسکی زبان سے تکھوا کے اور ہاتھ سے کھوڑا۔ کوچ باب نماز
بین رشتہ بذوقی کو تقدیر کے پہلا بابت۔ یقین مسائل اور باریکے نکالتے ہوئے تو بالآخر ان کا
جواب پہنچا ہے کہ ہر بات ہیں ہر ہر بات والے جسکو کامنے دیا اور ہر بات کی
انکوں لوٹھتے کہا جائے، اس محنت فرمایا ہے ڈکھنے کرچپ بنتے ہو۔ بس خداوند پسکتے ہو

لکھوں سختیق بیس پر دو ڈالکوہ میں ہیں ہو

پہنچتے آزادا نہیں۔ نہ اپال۔ صورتیاں مرد گھنست۔ مانندانہ خیال ہے۔ مگر شک کی ہو اور سخت
کام گھنست ایک دن خود خاہی اور مشہور ہوتے ہے۔ ہر دل بیاس سے صورتِ عمل نہیں
ہیں بلکہ بیان کیلی کپڑے دین طلب کئی۔ لقچول

و چمد کے کخواہی جامنی پر تھی من الماء قدس رہی خاصم

ہر کوکہ صرخ اپنی دلخیں نہ رکھ جس خوشیات بخوبی میں ہو، اب ہے۔ جو ڈال نیوں کی بات غصہ
ہے اُراسست اور اُونکہ بیان عالم ہے غصہ یہ دیوانہ ہے با منہ میں کا کہہ سستہ۔
محشری محبرم ہے۔

تمارا یعنی حصہ کے اعشق ہے اُنہوں نے ہمہ پرستے۔ والوں کے یکلر میں ماسہر ہو۔
تمارے نے فصل بیا کی تین یعنی شب در ڈیسان انہیں بیک جکر سوزہ والوں فریاد کرو۔
اپنی طبع و دعویٰ کو جیسی ہر یاد کرو۔ ایک تائیج بھی شامل تحریر ہے اگر پیدائیتے پڑپ جائے

بانِ ماکبِ مکو دارین میں خوش رکتے اور اپنی محبت اور جو عنایت فرمائے۔ وہ صراحتاً

شیخ مشهد ہوں کہ وہ بیدم شد اڑ دل زیر کر شغلِ عہد نہ من	اوی افت نہ از چین گئن قطعد نار سخ غیر تجہ طبع عالم حساب نکرو خوش خیال میتوں پارگا و مسحہ جنہ
باکِ اندھہ لایم بیدم شد اڑ دل جدت قهر کر دستم	باکِ اندھہ لایم بیدم شد قطعد نار سخ غیر تجہ طبع عالم حساب نکرو خوش خیال میتوں پارگا و مسحہ جنہ

قطعد نار سخ غیر تجہ طبع عالم حساب نکرو خوش خیال میتوں پارگا و مسحہ جنہ
سید عینیہ شاد صاحبیت نہیں اور ایں القادری بدھنہ

لے پیشیں لکھا بیدم نے کیا سلا پاوس مہن کو شہر شعر تسلیم ذکرِ سال زیان و صحت پاہستان اندھکی محبت ہے اوپیاں افت	ہر لفظ صفات جو کے ایسے ادھے ہر بہت دست پر دخننا نہ طلب ہے وہ دونوں فرشان نی یعنی سبی یعنی نزولِ رحمت کہ ڈرامبی
پیشیں میں جو فدا کئٹ ہو گئے پریم کے یاد رکھ رقصت اندھے یہ نفت لہ ہرین بیلے سو بیا اندھے انگار تجہ	لے پیشیں لکھا بیدم نے کیا سلا پاوس مہن کو شہر شعر تسلیم ذکرِ سال زیان و صحت پاہستان اندھکی محبت ہے اوپیاں افت

<p>اُن اولیا کو تھمن بہ جمال وہ ہو میسے دوسرا ایک شہر بن سے رینج، خروجی میسے انکل مراد طالب ہے تو کہا جائے خود شیری معافت یہ تھوڑی فتنے سے</p>	<p>بان اُن جو نہ بہت جاتی ہے ان تو یعنی جو شیفت ہوں اگرچہ ہم نہیں کہے ذمہ دار کے بال اس بہترین دن میں سن جیوی تم اسکا اے جنہیں کہہ دے</p>
<p>قطعہ نامہ سچ غریز ارجمند میان محمد نعمت اللہ خان لفعت ارشادی ملکہ عمرہ خانہ الفتح برادر میں جناب نشی مخدوم امانت اللہ خان حسناواری کو تو وال شہر عازمی پور</p>	<p>جہذا دیوان ہسیدم وارث اثر درتب بر خدا رخوا جہاں از سر آرشاد لفعت زادم بہ رائش ہے سپر مغان</p>
<p>قطعہ نامہ سچ از فتحیہ فکر نوہنال حبستان نامہ بخیال ملیل بستان خون مغال عمریز میان سجاد حسین من شخص پسچاد و آرٹی اٹاوی برادر صفت</p>	
<p>کہا خوب دیوان رائے مختبہ کہیں پہے نسب رسول کرم زہے لمع مال دنکہ سلیم کہ کرتی ہوں نکل سرسن نیم</p>	<p>جزاک اللہ جیدم مشاہدار کہیں صبح مولا کہیں جمہر حق رہے یہ فتن افسرینی شرق میں نکریں وصال میں موقع</p>
<p>میں سمجھا کہ کہی ہے شجاع دشمن شہن میوہیں کحمدے فیض غلطیہ</p>	

نقل مکتوب

خستہ و مخفف مذکور

تیریج یہ ص ۱۰۰

وہ بیت ایڈل شاہزادی

اندازہ

قہت ہے تو ان پر اسے بیانی قسمی تحریرات لے دیا جس میں اسی بحث کا اپنے
تسلیم کیا جائے گا۔ خیز بحث بہتر ہے قلم ہے، صحیح حالت شناختی
کچھ ہوتے اور اس پہلو کو جمع کر دیا اور اسی اور اس پہلو سے ہماری کوئی
حالت پندرہ تریب لواز نام کمکراہیں نہ ہے، انہیں داشت کا آپ کو اختیار ہے
جیسے مجھ پر کچھ پہلو کا اختیار ہے اسی پہلو سالہ ہوا کے بھی ایک دن تاریخیں خوبیں کرتے
باکس کو اختیارت دیکر جپائے یا اسی پہلو پر قلم اپنے اس دکٹ میں جسب ملکہ اپنے ہے
آپ اسے اور مجھ پر کچھ کے بخوبیں ۵

سیدہ میرہ ماں خولیش را وہنی سائب کرم دیش را

عمر ساں ملائیج باشہ دلیں زیادہ زیادہ

۲۴ - وہ بیت ایڈل شاہزادی تحریری

الْمُكَفَّلُ بِالْمُكَفَّلِ عَلَى الْمُكَفَّلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تصریف از تصنیف شا عرب دیلمانی افسوسی سید امیر حسین
امیر خلlef کی برشی محمد عبد الرحمن صاحب حنفی بلکہ

بسم اللہ الرحمن الرحيم

محمد عالم وہی واجب الوجوہ ترکیب کی ذات مکنے آدم کی سمجھو جو اگر
سرکلام مسلم حقیقہ کا نام نہ لیا جائے تو سرا یا کامن موزون اور جزوی نہ ہو
کم مضمون باعث پڑھو اس نہیں کہ تبرہوت بڑا و سکھ طالب ترجیح سے
شتر فتح میں پڑھتے درست نامشیجی مان گفتہ از بیخ زمینیت
و چشتی مان گفتہ ماز بخودی مستہ اقتضیتیا نست کر نام گفتہ
الصافی چنان گفتہ ماز بخودی مستہ یعنی جس عبادتیہ معاشرت
المدار بیدست و پائی کریں ہم زنا پذیر کیا۔ عکر را لی کریں اندیہ المکام
فیضیمہ سے نام آمیر اس کوچہ تحریر کرتا ہوا درہ طالب اعلیٰ پر مروی ہے
کہ تصنیف الکتبہ مطلع نہیں تو اخراج ضرور ہے اخراج میں بھی
اگر کلام ہے تو ایک بدت الکلام ہے حضرت شاہ ارٹھیا حب
جنکی نہادی مانی ہو اور میڈان بستی گویا سیرت ہوا کشہ
و صروف ساکن مجذوب یہ صفت اور مجذوب ساکن نامیں جنم
شاہ شجات اللہ قده سر وال عربیہ رجو افسوس فیض کے تھیں وجد اپنی
کے ساتھ ایک ماسٹ کر کے انکا سلسلہ برداشتی ہوتا ہو کیونکہ آپ کے

صرشد غاصر نجح و معاالم ولو حق دم غافی هرین رو و هر زمان شاه نجات
 قادر لغشیده سی کو هرین زین بگ نهیں کرد و او منی و مطلع یعنی کو صدیقان و
 شفیده هرین طیسا بنا پدر شایسته احمد فخریا بانیلا کسرا و کویی بیزین
 آنکه صدیقان کشت رکونه آپ بذات خود اون سب کار خوار فراموشان
 اور نه آپ کو شریین حمل کیا امام و رستان و پیا بنا سکه شیاست کے اعزیزین
 بھی مردی بکو تعداد تو بڑھی ای میں سئون سال کو بزریین بی بیون و
 آپ کو نهیں بہت نجح آیا ہی کو شفیده ان ور سبکید و نہیں خوش بار و کویم
 و عظیز بنا بسی مدد و نیاز کیا کیا کسری یعنی بیوی شیر مسٹر ملکین
 نعلی بارہ بیکرے میں فی غرض بیکری ہوئیں رہ فرمادیاں ملک کو تو
 ریکھ کر بادشاہ وقت کو ولیم یا کل وہ جسم را ایل نہ تابعیان و داعیہ بھر کر
 اپنی بیان شد و ما شارا بند الفرقان بیت شایسته کیت
 میں فی غرضی کچھ ہوا درک و سرخ و مبارک آن عرف کی ذمالم قمع کیا و حما ای
 دوستی و فرمکنیاں میں کت کمال و بتوحیر و عقیدت کی بیان بصرخ و مدد
 کی مشکل و دن و میز و زدن و زن ایضا و رحمت کی خوبی کو کا اعتماد
 ساری قی خدمت ای دم و کام و قی خدمت بان ہو ادیکا کو قدم بیسی و موح عصیده تھیان اور
 قیتا ایضا و میختی ایضا و میختی و محبت و میخوب و میخوب کتابت شرخ و بیان کیا
 کلام و محروم کیتے ایضا و میخوب کی میخوب ایضا و میخوب ایضا و میخوب کیا
 بخیر ایضا و میخوب کی میخوب ایضا و میخوب ایضا و میخوب کیا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہی نعمتِ محمدؐ کی باری
 دیکھائے جو اس طبق طلاقت
 آل و اصحاب پیغمبر مانش
 کچھ بیڑے ادا دو نکلی خبر ہے
 کچھ تو سرخی خواہ شوندیں کیونکہ
 دیکھوں کیستی پر عین قوت
 کہتنی صورت دنی تجھیں ای
 ہر جا پڑا جو بول بالا
 سادھی ہے بول جیاں بھی
 بڑے حکومتی سخکی کھاتے

بعدِ حمدِ جناب پارسی
 لیکن یہ کام تاب طلاقت
 سفر درود حق روشن
 اسی فکرِ باند توكیدِ حرہ
 اے ذہنِ صاحبی مدد و کمر
 اے علمِ دیکھا دے پتی تیوقت
 پھونچی ہے کہاں سی سائی
 اندازِ سخن رہے نہ الا
 رنگیں کرنا نہ شال اپنی
 رہستگی رنگی در آنے

پس پر کل کبھی نہ تو اور آتا
ملوٹی تیرا بھی بول جائے
بُشُر بُنے چھری کنای می
نشتر کی طرح بگر میں پہ بہا
بُشُر بُر جو سمل ممتنع ہو
جو ہون الفاظ خوب ہوں ہے
بُشُر جو خوش فماں عدو
بُشُر نویں جو عجیب نسخہ

جوابات بُر سمجھ مردی بتانا
جب آئیں سخن دکھائے
آگے و دخن میں آبداری
بُشُر اپنی وہ نوک نکھائے
مشہوان وہ آگے مجتمع ہو
بُشُر کسی بگڑ پہ بُست
ایسی ہوتی تلاشِ عمدہ
رکھلو غشی اور خریب نسخہ

تہیہ

باجھیں میں گھل ہوں قلمکی
آبی ہوں دروں نیلامات
یروشنی کی طفرے کے آنی
آیا یہ کہانے نے بلودہ طور
کہ دو نہیں کہای اثر ہے
وہ میں اک نیز بھی
دنیا میں اک ہوا نے آگاہ
ایمان کے قبلہ دین گر کبھی

کسی ہے صرت اس قمر کی
آنی دو اسات میں کلامات
بنتی ہے سیاہی رشتائی
صفحہ کا غند کا بھی ہے پر زور
دل نے کہا کچھ نہیں چبرتے
وہ میں اک آننا ب مالم
یعنی دارث مل نہستاد
پیر و مرشد جہاں مل ہو دو

مشهور زمانہ ذات نامی

افروان تحریرت کیا الات
کب کیا اونکی خرق عالمیات
بامل کی طرح فلک بہراون
رکھتے دینہ میانش مانی قیابو
وہ نہ کرتے کوئا قتاب کر دن
ان لوگوں نے میں میں علا
جگنو اونھا کے ما وکر دن
ہر وقت ناز کا تھیا
مرور ڈھینے پڑے سب اتفاقات
کہنا کیا اونکے معان بن کا
کر کھانی سے ہے کہی بدن کی
طاقتیں ریاست اونکی بزر
دوستیں گئی ہوئی قدم سے
جیسا دندانی کی رات اور دن
خیاں بر کا نیشن خیال کچھ بھی
جزت اونھیں گئی ہوئے جلووا

بھی وغد صفات نامی
بیرون تقریر سے کرایات
چھوٹا منہجا اور ہے جسی آیا
دریا کی طرح نہ میں چہرے موج
اوٹکا ہے دو جہاں چے تابع
قطر سے کوڈر خوشاب کر دیں
کمل کو جھویں تو ہور و شالا
جنھلا کے گما کو شاد کر دیں
کعبہ میں بھیا ہوا مصلح
مشتھور حضور ترک لذات
تے اکبر طوافت دل کا
ذیتے ہیں نہ کوہ جان گن کی
ہی نفس کشی جھاہ اکبر
ہی فقر کو خراو نکے دم سے
بہرہ مرہتا ہے شفیلیں طحن
کچھ کستہ نہیں ملال کچھ بھی
سماڑی اونھیں کا ہی کرشما

بہترین میں بے طوراً و نکا
 بڑا بند کسی طرف نکلی جو
 ننانگ فرشتہ نہان کی
 دم آنحضرت اونھیں کا بعندا
 بہ بنا کلب اونھیں کا ذرا
 انکھوں ہیں پرست اونھیں کا تھوڑا
 سروقت رہے اونھیں کا سودا
 دیوانے رہو سدا اونھیں آپ
 دو ہوں شوق تم ہو عاشق
 دار غبارتی سے محبت
 سرو مر جزو دیش شوق کلام
 وحشت ہی رہو سوار سر کے
 دے در دیگر پھٹی قفر
 در دم سکرات کامرازہ
 تک کوہ جھی دو رکی نسروتی
 خداں خداں ان ہو جن جنیں
 بخدا ہرگز نہ زان بخشنگ

بخشوت عیان ہو تو راولنگا
 اگر پیر بستو چاہتے ہو
 ہنکاں جو نہ ہن آسمان کی
 اداشہ کھرد مرد نہ کر نہ
 کرنا پڑے تو جو تجھے دو قات
 ناطرین ہے اونھیں کو تھوڑے
 ذرا سات رہو اونھیں پیدا
 سو جانی سی موقد اونھیں کی
 القدت ہے ولیاں فنا صفا و
 سلسلہ ہن پھر جو تجھے
 آئے نہ فرا ترار دا رام
 پاؤں ہیں ہے بخون کا پکر
 بیچیں رہا کرتے ملبدیت
 دم آنحضرت نکل رہا ہو
 یاں خلدیں جو روشنیوں
 راتوں بکو کرد نہ تکت پیری
 لوگ کیا بوس کے عابد شک

عاشق رہوا و نکلے جو ہی خوب اک کوز بھیں بند و جہاں کے ہر موجہ زان تو میں غست قلماں سیار ہوں یا کہ ہوائی بٹ	ساکن خوشبو خون مجذوب بوجا ہتے ہو وہ ستپان ہے اک قتلے میں بجے عالمی طام ذر کو میں سب ہیں
--	--

وصف عشق

گرم - قدار جا دم عشق غائب رکنا تو غصب عشق بیکروں میں داعش جو عشق ہے اپنے دین و اہم رشک کعبہ ہے دی عاشق دکھاتے ہیں رنگ عشق ہو جائے ادھرا دھرن ہوسات نلک پہ شیر عشق موسون جو جاتے کافی عشق دیسا کا خراب اس سے محمود جو ہو نکلے وہ کھانے	ہر ز مر پوست بادی عشق سکے بتر جے مشرب عشق خ نو تیس سنو قسم دعشق مکا فرنہوا درخوا مسلمان ہی قابل دید سیر عاشق چو عشق حقیقی یا مجاز کی ی عشق دکھائے گرتا شتا بانے نہ فدا کو غیر عاشق پاٹر کو بنائے ظاہر عشق تیرنگیاں عشق کی ہیں مشہور عشق اپنا اگر ستر دکھائے
---	---

کسر تقار

کاغذ کی ناوجہل رجھی کو
اُس بھر میں کھا ہی تو غم تو
دغدھوں کے ہو گئے دھمے
میں نورتی نور سرخ تایا
تشیع خود چوگی ظاہر
کچھ چو انسان کا کوئی خلا
پکے کثرت میں نور وحدت
تصویر اپنی کھجاتے آپ
اب ہو ہمہ تن اسی میں صور
دیکھو مری بیقرار نیں
ناہلے دو چاریں سے سڑا
دیکھو اشکون کا میرے دریا
دیکھو جانہ کی کلائش
تقریب کو کر رہا ہوں تکریب
صورت میں درگاہی حقیقت
کرتے میں فرشتے جملوں پیدا

تمدنی ملک عروان بھی ہے
اب فکر کار سی ہو غولے
تصویر کے بغے میں نہیں ہے
مرشد کا لکھو گے کیا سراوا
تنزہ سی برجوب آئیں ہر
کھوا و سو قت آک سراوا
بیرنگی میں نگہ کی بیوگست
مرشد سے کہو کہ آئے آپ
کر دیجئے اور شغلِ موقوف
دیکھا چاہو جو رقصِ سُل
گانا نئے کا ذوق اگر ہو
سیزو ریا کا ہو ارادا
بنزے کی اگر ہو دل کی نوٹیں
دیکھو اب کچھ مری ہو تصویر
انسان بنے خدا کے قدرت
ہے ہو اوس آدمی کا پیلا

شان سدرہ کا جب تکم جو
اوہ مین ہرگز نہ کر کے دکاںت
ٹھوپی میں لگی آڑ کوئی شان
کر دنگے ہم اوسکو خوب سیدیا
گڑ جائے جو دیکھو رفتہ مت
قائم رکھے او سکو ختم عالی
نکو ہر طرف سے یقین سمجھ
پڑھ لے قدر قامت الصافع
ہی خرش خدا اکا ایک یا
سائکو خدا اکا نور کیے
ہر نور ظہور جس کا سایا
گویا خط استوانہ وار
ہو جائے عمود صحیح ہر
اوڑ جائے تمام ہر فنکار کے
بس صحیح منافقون کی ہویا
دشمن کی سڑاکو کیا تو کہ ہر
انکو ایسو قوت دار پر کھینچ

و صرف قدستہ تبت قم ہو
جو کچھ لکھوان مو راستہ ہی
کہیں کیونکر نہ کی گئی شان
کر سو کچھ بھی سر نکالا
ششادکی کچھ نہیں حقیقت
ایمان کا الف ہے قدوالا
قامت یہ نہیں ہے کہنے نہ ہے
اتسی ہی میں آں لے دن بجا تاج
کی سارتبہ بلند پایا
اس قند کو جو سخل طور کی
اشد نے وہ شجراں کیا
دنیا کا قیام اس سے اظہار
ترشیف جو لکھری لاہیں
و شمشیر جامین کی حکر دنگ
جو کچھ ہوا تھیں دیکھو
محکمو اے قدر ترسی مہرج
دم اپنا ناظمار پر کھینچ

محشر کا قیام کے پیوند پوچھو
آجایے محشر کی محشری قیامت

و صفت گریو

اندر از خرام چڑھنے پور جھو
رفتا رہیں آمیزب قاست

ہے پاکے قلم من سطح زنجیر
اعیانے قدم قدم پتھر
قلابے زمین فیض آسمان کے
قدیر کا بل ابھی ستایا
کرتا ہوا سرخ اینا سایا
اسے بڑ کر ہے کسکا نند
خیسے ہے مشام وحشیوں
خلقت مجنوں بنے ویساں
محبوس مکان نہیں لاکھوں اوسکے
پندیشراز مریداں
انسان کے گلے کا طعنہ
جمیعت خاطر پریشان
گھبلنا جسکا ہو حل منشکل
دولت دنیا کی باہ آجایے

لیسو کے وصف کیا ہوں
گرتا ہو قلم و پیچوا و پیچا کر
لب پاپیے خامہ کو مار د
خری و صفت جو اس انسان
اپر حصت امنڈ کے آیا
ہو سد نشیں جبا تو تیسر
ستکیں اور غیر عنی و کیسو
شیشہ ہو جہا نہیں سماں
دوالہ پہاں نہ لے کھوں سکو
ہمار کیسوے شیر افتاب
بر علاقہ ہے حاصلہ اعلیٰ
بنیج و حمر و تاب ذات پیمان
ہر خلقہ ہے اوسکا عذر دل
گر سلا اسکا کوئی پایا

خوش آئی اور دیگر پاستان
آئین نہیں فرق کب نہ
یاں بال کی کھال تکا ان
کیسی ماقات کی تلافی
اسکی نیتیں تباکوں نہ تند
اس سے کیا کیا باؤں پر ہجڑے
سیداں و خداوندی چاہ کرو
واریق سے پاگیا رہا فی

ولہماڑا سیر کیا میں شاوان
جو بات کہو نہیں اسکا ورنہ
بخود نہیو بختر کو ختم عالی
آجھی نہیں اسکی صفا
زلف نہیں ہے جو شفی
چھوٹی چھوٹی مخلوق ہوئے
بڑھیں ہیں کے آگے اب
جس تھنھر نے ہمیں اٹھائے

و حصفہ سر

تخریج تباہے سر ہیں گے
ہو جائی ہڈی ہم سری سر
سر و فخر حسن دلبری ہے
از سر تباہا ہونا در و نظر
چاروں قتلہ لہا اونکی ہمیزی
اسکیں کچھ شہر کو کچھ تک
ذیں در کو جہان ہیں کے کاریج
محفوظ گز نہ یہ تہیش

اے کے خامہ در مریٹی مکر
کھو باڑا اگر ہیں حیثیت
سر کا توبہ و حصفہ سر رکی
ایسو اشارہ لکھی پر غفران
و کیوں کسی باب میں ترقی آ
ہی عرش خدا سر بارک
سب سے کوئی نجاہیو اسکا زیر
درست اسی لیندی ہے تہیش

قبیل ہے زینق آسمان کا
یہ ہے درج قدر دخشن
یہاں شرف میں اُنہیں
ہے موج حدوٹ سو نیالیں
واحد کا تجمع سے تاملہ
اس بھید کو تو ہو جانتا کہ
اباب انا نست ہتا
اور سو شرق ہے دماغ کو
حمدت کروں یعنی قیمت
قدرت کیا خود اپنے کیا
عما معکی کچو نہیں ہو جلتا

سر جو سر تاج دو بہمان کا
یہ ہے اک بسح مہتابان
ہی قطب شمال یا جنوبی
اے بحر قید جباب پہان
اس مر سے سر جو انہو دار
مفرد تکب سے بنائے
اس سرین خدا ہو کا ہے سودا
ریشن لکھ کر حسیر غزوہ کا
جن لوگوں کے دمیعنیں کی تائیں
ہر دم جو بر بہ سر کو پایا
اس پیغمبرین تاج کی ضرورت

و صفتیں

تیر اس انہیں کے فی کا جسم
اک لیکھ ہو لفظ نور اسین
پیشانی کمال کی تشاںی
اعلمی تکہ سری ہوا سکی
صورت قصود کی ہمیں نہ

اتے خاصہ کراب نہیں ڈیہ
ایسے محکمو دکھامتھاں
پیشانی کمال کی تشاںی
اعلمی تکہ سری ہوا سکی
صورت قصود کی ہمیں نہ

ویسا پہلے گھنستان قدسی
روشن پیشائی سربرتے
گویا نور و رُزگاری کیا
حدت کے بعد دہمی کھانی
آئے بکھری کسی پڑسے
اوستکب ہوتی نہیں سالی
امن خنوٹ یہ جمیں ہے
سجدہ کو غرض نہیں جمیں کو
شکتی ہے یہ علم کے علی
ہجراۃ کوں پکڑنے والا

سرنامہ بوستان قدسی
ماہ کامل عروج پرے ہے
موقع لپ جشن کامیابی
خوش ہو جیے جسخ نہیں
ہر قلت رہا کریم
لاکھوں کرتے ہیں ہیں
تمدن شکر کرنے کے
خواہش نہیں مل کر نہیں
لکھی ہوں کاتپاڑا کی
جو کچوچا ہا وہ لکھی دالا

وصحف ابرو

کیا تین قلم میں آگئی اب
کر کر دکھ دیکھ کر اغیار
جسے اندھے ہے نجیمان
کر دیں جسی قتل عالمگار
لکھرے ہو جگر تو دل جویا
لوبنا جانون کام اتنا

وصحف ابرو میں لہر دنیا
لکھ وہ آبدار اشعار
یہ دو شیرین وہ جران
مگر آئین سان سے وہ باہر
کر دیں جو کبھی فردا شارہ
شمیر قضا ہر نام اتنا

اگر کچھ جانے دیں تو جسی کہ میں
 تکلیف نکلی تیر ہو کے بنا شد
 اول کو آرام روح کل پین
 فضل دلماے بستہ غم
 موجود ہے یا ان کا خوبیت
 ہر جا چہ بجائے بندیاں
 حرف کرن ایک اک شاد
 دل میں پیدا ہوا ہر کہا
 رشتات کی کچھ نہیں حاجت
 جو کچھ ہونا تھا ہو گیا سب
 اک عید میں دو ہمارا ایک
 زیر محاب سے جھکاؤ
 طاعت بالاے طلاق کریں
 حصے ہیں یہ ہر جان ق
 کویا اس منحوم کی ہے بیان
 وحدت کثرت سے ہو تو حور
 و دشائیں ہیں شکل آندر کی
 او سکا ثراہ اوسی نے پایا

اگر کچھ جانے دیں تو جسی کہ میں
 دو فروہیں ہیں قلب قویں
 بخوبی ان جیوتے عالم
 بخوبی و نزخ کی کیا ہو شکست
 میں نہ مدد فستر مداری
 بر کام میں ہیں یہ استخارہ
 جسے یہ نوں تقی دیکھا
 انکار کی بخوبی نہیں خصوصیت
 یا یا کچھ یا کہ بخوبی یا سب
 ایچھو صاحب کمال نکلنے
 ذوق طاعت جو ہو آؤ
 ایک الگ شیات رکھے
 شوپیں یہ دو نجیب طلاق
 بیت ابرہیمیں یہ تجھے شان
 وہ یہ منصرع پڑا کہتے ہوں
 ابڑوں کی سمعون نے ابرہیمیں
 جس تجھس نے انسودل لگایا

وصف مرگان

خواہب دوست آب بخرا
خانہ مرے ہاتھ جھریں
و خود کشتنی پان کرنے
اگر میں نہیں کوئی احتیاط
سکے وہ کوئی انسے نہ رپا
سو تریکے کے پار جو میں
اویں رک جان کو شیرین
عمرانی ری سمیان انکا
کائنے دل میں جھر دویں
پر مردہ رکرے بیعت
و غارت کجھی پاک نہ میں

مرگا کو وصف کو لکھون کر
ظرفیت بھلو جو پاپ کی وجہ
و قیل باز ناگ کے دین
کر لیں ہیں جو ہر قسم امتحان
ایسا یہاں کوں آنے کے باز کی
مرگان کو بعد پر کوہ اڑویں
خجھے دشمنان اگر ہیں
لینا یا انوار کا بیان لکا
مرگا و جو شق میں جو ہیں
ابڑو دشمنوں کی حالت
اخواش آرام سیدہ ہاریں

وصف قسم

خانہ مل تھوڑیں جگیا میت
ستانہ چال ہے قلم کی
دو جامی می طہور کے ہیں
بچھے ہوتے ساقی انل کے

اکھوں کا صفت میں آنکھیا
لفرش کیونکر نہور قدمی
تجھے پر کی سی پر کر لیں
پھلکو غرے کچھی دہل کے

یاں تکھڑو تو میرے ہمہ خواہ
 بھروسے دوڑنے کا کہ کہتا تھا
 دوڑنے کا خلوٰہ درا کامہ پڑھا
 آفس کی روشنی تھی تھی نہ رکھنے
 شیر فریڈ کا شکار کرتے پڑھنے
 نہ رہا دوڑنے اس کو جلکی کھانے
 دوڑنے کے پہاڑ سارے پڑھنے
 اور کہاں تھے پہاڑ اپنے
 دینا پھر کی نظر سے کر پڑا
 لے ڈالیں جو ساری کی پائی
 ایک کھیل جے مارنا ہلاتا
 دتھی پری خیں ہو تو دکھانی
 ملتی خیں اک لفڑی کی سماست
 دتھری نگاہ دلطف دنکار
 جمع کیسے کبھی تو مادکرنا
 دکھنے کے ان انکھوں کو کر کے

پڑھنے کا تھا تو ملڑو تو جامو
 دوڑنے کی تجھت کا نہ سکوا
 دوڑنے کا نور ایکہ ہوئے
 دوڑنے آ جو سے میر دیں
 جو پہاڑ دیکھ دیا کہونہ پڑھ
 پڑھ دیکھو اسی سے انکی مچھے
 دوڑنے دیساں سکار پڑھنے
 کرنا جسے بوناہ اتنے
 دنکھا اکر کسی سے بھر جائے
 بیٹھی کوئی بھرہ سکھا امیر
 دینا ہر دی خصیں نہ پڑھ دلانا
 اسے نگری ااغ دل رائی
 کیا تکھے آیا خوار بخملات
 اپنے ہے حال عاشق زیر
 پایا ہے گر جھکوٹا کرنا
 اجھے جو کہ ہر چیز بے بے گے

کانوں کی صفت قلچو لکھے
 دلیعن سر کو کچوہ کھا ہی کچو
 یہ سعدان کو ہر شرف ہیں
 دو بیچ ستارہ مے نشانہ
 دو حسن سے پھر ہیں جامیوہ
 کانوں کا دوزیر لفظ ہیں
 اجھے نسرن نشترن ہیں
 آئندہ بڑے بڑے سخنوار
 تو سیف انکی بھی نہیں ہیں
 ادنی سی کانوں کی ہر خوبی
 پر گوکرے لا کھو خوش معالی
 خدا م کور حتم ہونا دیسر
 دیکھو کوئی اگر بنا گوش
 پھر جس ہو کچو کمال بھی ہے

و صفت ہیں

ہر ماہ میں خاصہ شمع کافو
 ہر حرف دکھا کر اپنا جوں

و صفت ہیں اگر ہو سطہ
 لکھوں لفظ ہو وہ روشن

ہمیں دو ات ہمیں ہمیں
 کانوں کی صفت نہ تجو
 بھر خوت کے دو حصہ ہیں
 دو ہیں سچ وہ دخان
 دو خوبی میں غرق ہو چکہ نہ
 تاریکیں ہیں دو چیز غروں
 دو بھولے غیرت ہمیں ہیں
 بھاگیں کانوں پہ مادہ دھر
 قصہ اوسکا تمق جو اوچ بل
 غیبت ہنسیں کبھی کسی کی
 قورا ہو جائے گوشائی
 باہر کریں کان ہی پکڑ کر
 آکے ہو سے اور چلیں انتی
 یہ بد رسمی ہے ہمال بھی ہے

نکھلے اوس کی موعِ اب بکر
جا کے اونٹے نصیب ہئی
نگر کے لگے جوے ہین پھوک
پیاریے عصاے سہیں
اک تیرتھ دو بنے ہیں فا
پایا بینی کو فسرد ویکتا
خود بینی کسی خدا دسکو بجا
چاندی کرو رق میں اک الفجر
دوراہ ہریں نیوں دوستی
اک رہاں ناک ہین گھٹتے
خوشبو جشت انسی سوچی

بے پیشہ ہر دے انور
آنکھیں جوہریں قریب ہئی
شانگھل تیں خلافِ معمول
بیٹھے ہوے ہین ملوانِ علیزا
حیرت کی بیگم ہے اس دنار
جب و فیرسون کو کیا دا
آنگے سکے ہے سر جھکائے
بنی رخ پاک پر محب شری
دو تو سوراخماے بینی
خوبان جہاں نہیں کپڑتے
بیکو کی نہز شت اس تو سوچی

و حمد لله رب العالمين

ہو شنوی سعدی کی گفتات
مخموں نیانی حکایت
جھر نے لکھیں پبلیں ہیں
برگ محل تھرا کر رق دو
دررات کی روشنی کے آثار

کر خاہ شناے روے جاہ
ہورنگ برگ سعبات
نکھنی شکتی ہو سخن سے
کاغذ جبی چوالون کا طبقہ تو
ہیں عسق تمرید و نور خدار

دیکھو کیوں نکر اب بادو تاپ
دیکھو دن خسارت پر نور
تین ملرقہ دل و دماغ کا ہون
دیکھو اور اون ترانی
بی شمی کی جمی آئیں یا ان
خسار و نکاح سے عجیب عالم
سار سو خط و غال و سکو سو کے
آئے ہیں جیول کرن پر
وہ میرے ایک جا وہ سڑک
ہائی سائنس ہو یا ان چیزیں تھیں
و نور خسار کو رے گوارے
حکم تمام زندگی است
پھر کوہ ایک شر و غم ملوب
پھر دنوب اپ بھرو اور
ہائی سائنس خسید و صریخ خسائ
حرثی پہم و خرو دروات دنقا

وصف غال

یکجا جو سے آفتاب پہ متاب
وسی کو دکھاو جلوہ طوہ
پر وانہ اوسی چیز غم کا بیٹ
لائے جو کہاں کی کہانی
خود رشکوں بھاگ بیٹھا قلن
محض و نین ہیں پیچھے کم
لعل اعراپ پورے پورے
اٹے ہیں حقیقت کسریں سے
سرخی و سفیدی تو جھرے ہیں
بزرگ شفق سفید و سچ
سرخی اور اور وحشیوں کی رنہ
عرفوں میں ہو لطافت انسے
اور ایک ایک بڑو کے ہوتے
و فراز حسن کا گھلام ہے
خال و خط سے جوں تیار
تھری ہو جسے حکمنامہ

کھو لا جاتا ہے فلانا سے
اک نقطہ پہنچی ترقی نے
کیا نقطہ اتنا بے نکلا
یہ نور سیاہ کی نشان
کہے اگر اوسکو نشان
خوبی کو نلک کا عقد پڑتی
میدانیں گوئے آپ تو
درین یہ کہانے پا گی تخت
سور کے شہیا وہ زوجا
و شمن کے سلنج کا ہر ٹکا
محروم کی تیہ مسکیج
او سکا کہنا بر ابراء ہے
شکم الفت یہ کرنے بولیا
جل بدنکو جان کھو کے نکلا
دل میں کے اس کے رتوں کو
تل کھو میں ل میں جو سوچ

اب کھتا ہو وصف خالق
ہر لفظ وہ عمدگی دکھائے
خال رخ لا جواب نکلا
انوار الہ کی نشانی
خوشبو کا ہر ظاہر متعاف
حکمر اشرف کا پھول شکیز
زکیزین سمجھے دیار رو سی
و کیسو تو ہندو سیہ سمجھتے
دولت پاکر جھی سمجھتے موہما
اسکا نہ پڑیگا رنگ پھیکا
یہ کیا محمود کھرمے ہو
جو چیز کہ لائق شناہ مے
میں تو اس بات کا ہوں یا
ذوداش سیاہ جو کے نکلا
پلی ہے سری آنکھ کی ہے
دو لو جائے اس سے نور پیدا

محمود اقبال صفت رئیس کمیٹی
 خانہ سے کہو زر ادب سے
 چڑیش نہ لگا نور ہے یہ
 الہبرد سکا بخدا بیان ہے
 یہ مرزا یہ جناب پرزادان
 جیسکیل یہ سماں تک ہوں اسی
 سکے کیوں اگر فردا و کھادین
 خدا ہم سے چاپے ماتھوں پھر جا
 تباہتے جو کوئی مال ٹوٹے
 یہ چایہں اوسے وہلیں راکر
 اوسکا خوبیا نظر سر زبان میں
 کیوں نکرزو وہ عزیز انسان

بڑی تباہت خ اور اولاد کے میتوں
 کلا غدر یہ ہر ایک سرف کھجع
 سمجھ دو دیڑا غ طور ہے
 یہ صحبت رخ کلا جزو دلان
 قرمان شفاقت مردان
 دستاویز اود کے باہم الی
 اوسکے مندوں کے دھوپیا دن
 دشیا سو آنکھوں میں لمحہ جایا
 ہر گز دو دھرید دن سے بخوبی
 رجھیں آنکھوں میں بھی پڑ
 آنکھوں کے نور کو بڑھایا میں
 بال و سکا ہر ایک ہر گھنیان

و حمد للہ

صفہوں نتھکوف کا رہو جوایا
 تحریر کا ہوش میان کے پتے
 تباہکی کہیں صفت نہ
 چپ پچھے لمبل سخن کو

و حمد للہ میں قلم ہے گویا
 لیکن میں دو داں ساختے
 جسکے چھ ہوش کی دو داں جو
 دیجے آقدمیں اگر درجن کو

تائید سخن ملکی کیونکر ش
معلوم نہیں ہے کیا عما
ہکود و نوجہ سان لمحات
دین اور دنیا ہوا کبھی جا
رکھنی میں لا جواب نہ تو
یا قوت کارنگ لئے پیکا
یہ لعل ہیں قسمی گھر سے
روئے ہو و نکوا بھی نہ سا جا
جام ایسہ ہو بالعبہ
جان بخشی ہے بہانہ میں کچھ

عمر نامہ توں والان ہولپر
بیسہر گھلا کبھی یہ عقدا
یہ اب وہ ہیں فر راجو بلجایں
اسو سلطے در ہجوئے یہ پیدا
ہیں برگ گلاب دنو
سبت انسے عتیق کو کیا
نادر کیتا زمانہ بھر سے
ان لمب پا اگر قسم آجائے
حاصل ہو جائے گرفتیں
سردے ہوئے ہیں انس زندہ

وصفِ مدان

ہر حرف ہے شفیق روشن
قد میں جو دوات میں ہیں
نقطرے روشن ہیں شلان ختم
ہر سطر ارمی ہے موچوںکی
اک برج میں بھر دیے ستارے
ہیں یہ درج شرف کے مولی

شامہ لکھتا ہو وصفِ مدان
مشمول و اشوک میران مکھیر
کاغذ کی عقل کیون نہوں
شکریہ سڑوا و نکو خوچوںکی
کیا مشہد میں ہیں دانت پیکاریہ
ید دانت نیچنہ فنکے مولی

و زیارت سر و نزد بزرگ اولی است
و کمک پیدا کردن آن را نیزه داشت که کس کا
کمک پیدا کردن آن را نیزه داشت که کس کے نیزه
و پیش از این میرزا فخر و شاهزادین نا
پایا که وتمان این تکمن جواہر این
پر جا نیں و سکن منحصراً میرزا پر

بنا کرد و اب بی خبر معمولی نیست
و زاده کے یہ حوتا ہے یہ جو جسکا
پیغمبر میں ہیں ہیں کو عجیب نہیں فرماتے
بدخود چوکر کے کوئی خطا این
گر کامہ بد کوئی نکالے

و حادثہ باز

جرات تو چو جعلے کم و تریا
کچھ منحصراً سے نکالتا ہے شکال
بنتی نہیں بات کچھ نہیں
کسر غذائی میں بیگ ٹھلانہ نہیں
ظلماً میں نوکری ہے پہمان
لہذا او سکا بہت ہے رشوار
اے طوطی خوش بیان کدھر
رو بیانے سوز دل مرسان
کھلپیاے صراحت تھنا
چھرتے ہیں چھول فرقہ تھر
جز سے دہنی چھنپا نسکر

و وحدت نہ بان فلام کو درش
لیکن ہے زبان ناطقہ لال
اویاں کہانے وہ زندگی لال
اک سنگ اہن میں زبان آفر
وہ ماہی سرخ آجھوں
لہذا او سکا بہت ہے دشوار
اے بلبل نغمہ خوان کدھر
شلوون بھی میں بھی تیرنی نہ
منجھوں پے کبھی تو کروا
حق نے دمی ہمودہ بھی میں
نہ جھوے گرامان ہو کھڑکے

و صفتِ قلن

یاں پاہ د قلن و انا یاں
چڑیم ہوا مسکنی نوی کا کنکا
کیا غوب تر بانع غنا کا یہ ب
سپر و بور اولے کے تھیت
جیسے پوان میں سیکھاں
والا ہے نقابِ شحر پر ہے
پاہ تھیب کہ جاہ کنغان
موجود ہے اسکے عین سوتا
اگ اپنی لائی ہوں بھاگا تو
خیلی شر ہر جا ہ آجیوان
انکو دل میں اُلرے بیں

بہ و صفتِ قلن بیں بیان
کچو تو بیعت میں قدم کیا
بچو بچے نہ قلن کو کوئی آٹا
دنیا بھر میں ہے جو تو فلمت
پوشیدہ جو شہر میں تھاں
تکو ای نکلا ہ بدنہ ڈالے
کیا ہ ذقلن کو کیا یاں
بھرے کا خرق ہے جمعِ دنا
جس تھے کوئی پایا سہ دو دنے
جس دنیکی بھاگا الگ رہا
بکری اسکے پانے پھر میں

و صفتِ کرذان

اپ خاںہ لکار مارہ دنیا کا
شیشہ میں ہر کوئی بیٹھتا رہا
بل پاہے کہ رکھی تھی دستہ
کیا تھی ایسے نا شفان ہر

و صفتِ گردشہن سرتیکا کا
مشہون کی تماشہ کر رہا تو
درجن گردشہن جب کلہ سخن
کی جوان تھب لٹھ میں ان در

کشمکش سیکر دن کی اڑان
کامے فرشتوں نے گھٹے کو
ہو گئی کیکی نیز منت
کھائیں جو پیزہ کیک او منٹ
سب کھتو ہیں لور کا گاڑا تو
نغمہ سے نہیں ہو کچھ کرم آواز
جسکے نشہ میں خلق جمع
جسکو کسی بات کا نہیں ہو
وامیں ہو بے دوش بیان

وکھاںے اگر وہ اپنا جو من
یخون شفقت جو وکھیتے ہو
گردن ہے باندھنہ مت
ہو یا سارہ جم صاف شفقات
انسان نہیں جو کام کا ہے تو
بنتا ہو نئے جسم آواز
ہی ہے میتاے با دل نور
یہ وہ حیاد ہے دل اور
رسنا ہو شمار طاہر عبان

وصفت

رہا ہو فلم کوچھ مٹا ہوں
زور باز و نبی طبیعت
کچھ کفرنے بھی دیا سہارا
دولت دنیا کی پاٹھ کے میں
کر دتے ہیں میں میں دنیوم
ناخن بھی گرد کتا موند میں
ناخن اب غسل کے نئے ہیں

اب ہاتھو و صفت لگھ رہا ہوں
تھیر صفت کی آنکت
اب ہر چھے آ کے ہاتھ کڑا
مضمون کیا ہاتھ آگئو ہیں
وہ ہاتھ ہیں دستگیر عالم
حکرہ حاجت روکا دل ہیں
وصفت ناخن نہیں کریں

اُنکھوں میں وہ سیکے مانگتے ہیں
لَا کھون دل اُنکھوں میں
سب بار انکھوں کے دشمنی کر
اوائیں تک کسی کا ہامہ جو یہا
کبڑی نجوت سے ہاتھ دھوکہ
ان اُنکھوں کو آگے لے پھیلائے
کیسے ان اُنکھوں کو یہ افہم
یہ طاقت خاطر نجی غانہ
وہ نریست سے اپنے ہاتھا وکھا
پھیرنے ورآور دن کرچے
ہم بھی نیا میں ہیجن ہیں
قوت میں مشاہدہ میں بتا

ڈیکھ جو تم بدستے اکاڑے
ان ماتون نے کام وہ کیہیں
نہ سنتے جواں جوش پر کوئی
اُنکھوں کرتے رہے تھنا
چھوٹیا بھی دستیع ہو کر
چاہے جو کوئی کام برائے
محترم اکمودا ہیں ورثاء
یہ قوت باز دے نہیں
انکا جو کوئی طبا نجیک کھائے
ان اُنکھوں کو ہیں ہر کوئی
پانچوں اٹھی کے یہ سخن ہیں
کوئی نہیں شریت میں نہ

وہ سینہ

جزوات سے ہر لڑتے ہیں
کیا جوش ہے کیا اول احمد
کاغذ آئینہ نکیا ہے
اپنے مکر سے کالا سبزی کی ہے

اب خامدہ چلا ہے جا تھیں
سینہ کی صفت کا جو حملہ ہے
مور حروف تو سینہ بیگیا ہے
تیرتے دو دا اولیہ ہر سی ہے

سینہ خدا کا ہے خزینہ
ماصل ہیں اک طرح کو مقصد
اکرئے ہیں سب عوت و قدر
خلمت کاتوانا مہری ہیں ہے
آسمیں کی خوشلہ جاگر ہے
آسمیں نہیں قتل القبض کیتے
و خوبیں جان جاگر کی تمقبل
سینہ سے شکر بھی گو ملا ہے
مرد مالا مال دوستون سے
اوسمیں اندیشہ ہے و سوکا
وہ میے خالی کدو رتو نے
خلقہ جو سکھیں ف کا ہے
تایہ دولت نجاستے باہر

اسرار کا اعلیٰ ہو دنیا
جو کچھ دعوہ دو سب میں ہے
کل بزم کے حسن کا ہو دنیا
اس سچ کی شام میں ہیں
آسمیں دل خودا کا گھر ہے
سب عیوں و پاٹ صاف
روشن اک مکھیں ہیں ہیں
زو انکی صفت جدا چہا ہے
چہ پیر ہے خاک انتونے
آسمیں پیچو کوک ہو کیہیں
چ لاپڑا ضرور تو نے
چ فضل خزانہ پر لٹکا ہے
اسڑا خون کسی پنٹا ہر

وصف کسر

تو بیعت کر میں محتاط کم
جسکا کچھ بھی نہیں تباہ
جو اسکی صفت کو سرہ دھرے

دل میں خاصہ کے بے تلام
او سکو کیا من کیا نتنا ہو
جو اسکی صفت کو سرہ دھرے

آسان نہیں ہوا سماں تھے
تکریب اسکی نہیں خلوم
اسکے پچھے کیفت ہوئے پچھے کم
ہے تاریخ کا ہ نہیں بھرت
پچھے دلخدا اسکا درمیان ہے
مخموں کرنے دھا ہوا تو
سچ ہے کہ خال نہ خواہ ہوئے
مازکہ رگ بیگ گلہ ڈافر بیٹا
بالغہ خر گر اسکا حال ہے
ڈھونڈیں کے اوک کو پہن
ختقا ہی کی یادگار ہے یہ

صفہ وون خبب کی ہو تو خوف
موجود کو کیسے لکھے معاشر
اسکا ہے عدم وجود قوام
مودے شرگاں خشم ہست
ہے جسم پہ مثل جانان ہے
اک رشته جان لکھا ہوا رکھو
یا اک معراج سراب ہوئے
بلدیت جو نظر سے بروں
کوکو زلفون کا بال کھے
ایسوں تھیں کہا نے الائیں
اخجو بہ روزگار ہے یہ

وصفت ما

کیا باتوں کی نے جا آکی
جھک جھک کے گا قدر نہ فرم
سر انکھوں چہ جا انھیں کے پا
بنکے قدموں کی قلک اکیر
صرد جو تو اوسمیں جان اجا

خاکہ کو ہے شوق یا بیوی
بھر گھر ہم یا سے اٹھے
ان بیویکی کیا کرے جدائی
ایسی کی سکو ملی ہے تقدیر
خصور کراہی جو کوئی کھا جائے

آئین بینا ہے مر کے جنکو
حاصل چوچب فراغت مالی
چترل مدعا کے ساکھ
صدماں تباشان کے دم کو
اویں گھر کو بلا منع چوتھی
دنیا پہ انھیں نے لات ماری
حمد وین چہرہ حکم کے پیون
دنیا قائم انھیں کے دم سے
حصے آئینہ سکندر
دیکھا کرین سید و چہارمی

ہے دھوکی قدم باذ لی انکو
ہاتھوڑے چوہاکی یا بیانی
یہ ہیں راد و خدا کے ساکھ
لغوش ہرگز نہیں قدم کو
جس کھیٹن قدم ہے رنجہ فرمائی
خاقت واقفہ ہر اس سلسلی
خلمان یاں آن کے یاؤں فیں میں
پوچھئے صفت انکی کوئی ہو
آئینہ زال تو وہ منور
کیا خوب لگی ہوئی ہو جہاکی

خاتمه سرایا

جیسا سنتو تھے دلیسا دکھا
لا ریگا کہانے الیسی آندرے
جوڑ کے بناے الیسی صورت
جیکی ہے صفت اونھیں تبا
جب او نے ملے خدا دیکھا
کچھ عشق کارنگ سمجھی کھاد

محوداب کھو جکے سرایا
ماں سے کچھی کیا ہے تصور
بیڑا دکی کیا ہے تائب طاقت
چاکر مرشد کو یہ دکھا و
پوچھوئے ہمسو کیا لیکھا
اب کوئی خزل جیں نہادو

پنکہ ہر لفظ سے محبت
ہر حرف سو آئے بوسکے لغت

اغز

<p>بلوں سینا پر ایک کیا ہے تھا نہیں ہر کی نیا ہے مٹھے کیا حاجت عرض دعا ہے ایضاً ایسی ہی اگر ترمی ادا ہے ایضاً بنت دل میں زبان پر فیضاً کیوں کہ تو میں لوگ مسوی عشق گیسو ہے اور میں گلے ہے دل کی مراونا مراونی ملتا تو ہے وہ مکر بدقت ستا نہیں عمال دل کی بیٹھی و منحر کے اپنے کبھی تو بولے الفت کر لجھے لجھے جیہر وہ باش میں کوئی یار میں کم جنو کچھ تھا پہلے کر عکے نذر تم اپنے ہمیں ہر ہیں حب</p>	<p>جلوہ ہر شے میں یار کا ہو تھا نہیں ہر کی نیا ہے مٹھے جھو حال ہے خود تو چانتا ہو ایسی ہی تو پس ایک دن تھا کہ ظاہر بالمن جلد اجده اکہ کیا اور سبھی کچھ ترمی سوا ہو اوکی رشی مرا نکلا ہے بھا صلی اپنا دعا ہے ہے یار چے دیر آشنا ہے کیسے کیا طرفہ ماجر ہے آئی اوس بست سے ایسا آگ کیا تمحی تھے اسیں کچھ نکاہ عاشق ہیں مزیکن یا چباہ اب آئے ہو کیا یہاں سخن جو کبھی درست ہے کیا ہو</p>
---	--

لبنی تقدیر پر ہن رشا کر
کیوں منع ہوا و مخفیتو کی
سماں عمر مان ہے لبرینہ
اطرح ہوا پئے جسم میں جان
ہو جائیں ہم ان چونکو پسند
اس عشق میں اپنی دل قشنا
جائے ہیں صاف کیچو گا
بھکر رہتی نہیں کسی بارس
مشکل کی نہیں ہو فکر محمود

تھے شکوہ پچھو گلاہے
پیری کا یہی توک عصا ہے
ساقی کوئی جام بھی جھوار کو
جھٹک جا بہ میں ہوا ہے
کیا کچھی مرغی خدا ہے
کھوئی ہم اونکا کیا گیا ہے
جو کچھ ہٹنے سکتا ہے
دنیا بھی محیب بیوا ہے
سوہن دلے مرغی مرتقے ہے

مناجات

پھونچا دو عرش کی حد میں
واڑو جاے درا جابت
رخبت دی اس عاکی تو
پر تیر کر لی خود واہیں
بیچا ہیے اب اور کیا ایقا
صورت ایسکی دکھا دے
رکھوں پھونچ کی خپروں

مانگو محمود اب دعائیں
یار بسترد ہی میری جلت
جرات دی التجاکی تو نے
کچھ تشریف ہو مری دعائیں
تو فوج کچھ کیا ہے وحدا
دل سے مرے یا کم تھا اے
رستغنا وہ د تو مکبو مولا

خو جادن فتحیر تیرے در کا
جزون شاد کشور فنا خشت
دل زندہ جزو اور نفس مردہ
بے او سکے کبھی خود گا زندہ
کردے سبکے سبب میا
او کوئی سبب در میان ہو
او سکا ہو عدم و ہجود کیست
بزم شادی ہو بزم ماتم
سرت چو دل میں ہر کو لکھا
لکھے چو صدقت کے دین یہ ہو
فانی ہو فنا بغا ہو بانی
چھر سے ہوں خلائق پر گل
صحیح کا ذب ہو صبح و ق
جذب تیرے نہوز بان چکہ فکر
دل میں ہو فنا تاریخیست
بیش و نوجہا نہیں تھیں ہی تو ہو
لارضی میں ہوں کسی نہ خدا

طامع نہ رجوان میں سمع کا
سریز مفسر قناعت
میں سیر جوان در خدا چبوتو
بر کام کو بیان سبب ہو در کار
لیکا قدرت ہو چکھ میں صوال
جوان پا زخمی خوب ہو دیساں
کار و بیان ہو بعیر آسان
کتنے دین ہے خوش ہو چو غص
راحت سو نجاح اب بدلتا
چند صرے پیپ دین چڑیاں
ہو دن منعن تغایر موابق
پسیل ہوا ریت چڑکل
فاسق نہ جوان نہ نہیں غاشق
محکموں کی بات کی نہو فکر
دو رخ کا خورد شوق حبست
چکھ اور نہ محکمو آرزو ہو
خوشیں ناخوشیں ہوں بلے

کروں یہ نم کی رے سے حکم
حصت کا اسید دار ہو نہیں
ہوں غلط ادا تھے خیباں
ہو باؤں خود کی را بی جو
دنسا اور آخرت بے کیا پیز
بکاں لگی بے سے ہوں لکانہ
و حدت کا مین کیوں کیا شا
و ہو ہوں قابل و رکن حق
باطن میں بھری ہے حقیقت
بھی نہیں ہیں ہے پچھر فرق
و کیوں نہیں جد صرتوں کی نظر
برائیں سب دل مطالب
حاصل ہو جائے اجھے کی
جو یاے دوا ہو جیسے بیمار
سلویں نہیں کہ تو کہاں ہے
اوے کی کر سطح ہو تسلی
چھپے کی جگہ نہیں بتا دے

مار و نق ترے خلاش کیتم
ہر چند گنا ہنگار سو نہیں
دنیا بھر کے میں کچھ نہیں یہیں
اب اُتھی غایت اُندر اکر
اتھی باقی رہے نہ تھر
حلہ ہونے کیوں ہو بمانہ
اوٹھ جائے فراود دل کا پروا
پندتے پڑدا جو مہربان ہو
غلہ ہر من تھے نہ یہ شیریت
بھر و حادت میں یعنی نہیں لائق
تو انکے حنویں اصلاح سما جائے
سلطوب جو ہو وہی ہو جائے
کہ تک مجکوڑی یہیں دوڑی
خواہیں حمال ہے ولائے
ستاق کیں تراسکان ہے
جو ہو متھے سکلے
مال اپنا تو کھو کر سنا دے

جس قیم نہونا کو اور رحلت
آسان امر محال ہو جائے
مرے پیشتر میں مر جاؤں
خالی دلوں رہیں سے ہاتھ
خلت ہوا دھرا و دھرعنہ
جو کام ہو رحمہی سے لینا
تمو جا میں نہ میرے اعمال
میران رکھی رہ پے کنارے
اوڑ جائے سفیدیو سیاہی
سا و داعمال نامہ رہ جائے

وے تو مجھے موت سے محبت
ہو و حمل اگر و حمل ہو جائے
جو کل کرنا ہے آج کرنا باون
نا قصر عوسمی تہو کوئی ساتھ
میں ن اور و فقط ترینی اے
کچھ عدل کو و خل تو نہ نہیں
پوچھے میرانہ کوئی احوال
موقوف رہیں سا بارے
کتاب نا دم ہوں یا الہی
لے تھوں جیں وات خاںہ تباہ

سلے مری اے مجیب عوایت
صقبوں ابھی ہو یہ مشا جائے

ستہ

وَسْطِيَّ الْكَامِلُ

تاریخ اسلام میں شاہزادین البریانی حمد سیرت انبیاء کامل
 پساد شریعت کامل مجلہ ندوی
 انسان دنیا پر مسلمان کے خود نہ
 تاریخ دوست علمائی کامل
 تاریخ اندلس
 تاریخ دعوت عزیزیت کامل مکتبی مجلہ
 تاریخ دعوت عزیزیت کامل مکتبی مجلہ
 حیات مشیل
 الغزالی
 شعر امیر کامل
 شعر الشند کامل
 فتاویٰ والی العلم کامل
 فطیبات علیگرد اسلام کامل
 فدایہ شیراز قرآن کامل مکتبی
 قریب ابن شیراز کامل مکتبی
 قریب القرآن کامل مکتبی مجلہ
 فطیبات بود و دی
 غواصت لوریت
 لذات القرآن مکتبی

دستور حیات مکتبی
 نجی و حضرت مکتبی
 نیکر و حضرت نسلی مکتبی
 رواۃ بادی

بکار نعمت اقبال
 آئینہ حرم مکتبی مجلہ
 دوستی شریعت کی سنتہ اربعی
 از خلود میاں

صفا و صفا منصال درود شریعت روڈ
 پیغمبر مسلم اوقاف ایکٹ اردو
 شکر و شریعت کامل اردو

خود مشیعہ کتبہ پولیگنی ہاؤس تھمل ڈاک خاتہ ایمن آپا لکھوڑہ اردو بی



کھنڈی شهر

فہرست ملکہ ملکہ

۱۹

خورشید کلید

اسی پس نزدِ کنان آئین آبادِ کھنڈی